ناول نمبر [illegible]

گلشن دریش نندن

[illegible]

ایک [illegible] ناول

جناب [illegible] صاحب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] چھاپہ [illegible]

[illegible]

دہلی کے خاندانی اطبا اور ان کے خاص تجربہ شدہ [illegible] دواخانہ نورتن دہلی

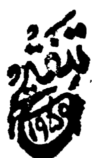
[illegible] اس دواخانہ کی [illegible] سے پوری [illegible] بیان [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] ہونے کا [illegible] دواخانہ [illegible]
یونانی علاج کو ترقی دینے [illegible] یونانی [illegible]
[illegible] کمال پیدا کرنے کیلئے [illegible] کوشش [illegible]
[illegible] عدن [illegible] افریقہ [illegible] لندن [illegible] سیلون
[illegible] اپنی [illegible] کا [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] جو [illegible] اپنے [illegible] ہونے کا [illegible]
[illegible]
صاحب [illegible] سے [illegible] موجود ہیں

استعمال [illegible] دواخانہ کی [illegible] ہوتی ہے

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] کے لئے [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] سے [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] ہیں
[illegible]	[illegible] سے ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible]	[illegible] مضبوط [illegible]
[illegible]	[illegible] بینائی کو قوی کرتا ہے [illegible]

[illegible] دواخانہ نورتن دہلی [illegible]

جلد اول



پہلا باب

شوالہ

سنہ ۹۹۸ بنگالے مین موسم برسات کے اختتام پر ایک روز اس سڑک پر جو بشن پور سے جہان آباد کو گئی ہے ایک سوار تن تنہا چلا جاتا ہے آفتاب کو ڈوبتے دیکھکر اسنے گھوڑا بڑھایا۔ کیونکہ آگے دور تک سنسان اور بے سایہ سڑک پڑی تھی اور خوف معلوم ہوا کہ جسطرح اس فصل مین اکثر ہوا کرتا ہے اگر آج رات کو بھی آندھی پانی آگیا تو اس بے پناہ جگہہ پر نہایت ہی دقت پڑجائیگی رفتہ رفتہ کالے کالے بادلون کے ٹکڑے شفق کو ہٹا آسمان پر پھیل گئے اور جیسے ہی کچھ رات آئی آنکھون کے سامنے گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا کہ گھوڑے کا لیجانا بالکل دشوار ہو گیا اور مسافر بدقت تمام فقط اسوقت چل سکتا تھا جبکہ بجلی کی چمک سے راستہ دکھائی دیجاتا تھا تھوڑی ہی دیر مین موسلا دھار مینھہ کے ساتھہ ہوا فراٹے بھرنے لگی۔ سوار اب بالکل راستہ پہچاننے کے قابل نہین رہا باگ چھوڑ دی گھوڑا اپنی مرضی پر جانے لگا اسطرح تھوڑی دور جا کر گھوڑے نے کسی سخت چیز کی ٹھوکر کھائی ویسے ہی بجلی چمکی اور مسافر کو اپنے سامنے کسی بلند سفید چیز کے جھلکے سے نظر پڑے کوئی عمارت تصور کر کے وہ زمین پر کود پڑا دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پتھر کے زینے بنے ہین اور انہین کی ٹھوکر لگی تھی یہ خیال کر کے کہ ہو نہ ہو کوئی پناہ کی جگہہ ہے اسنے گھوڑا چھوڑ دیا اور خود اوس تاریکی مین ہوشیاری سے سنبھلکر زینے پر چڑھنے لگا بجلی کی روشنی کی مدد سے اسنے بہت جلد دریافت کیا کہ جس سفید چیز کے جھلکے نظر آئے تھے وہ شوالہ ہے پھر تو شوالہ کی کھڑکی کے پاس

پہنچ گیا مگر بند پایا ہاتھ سے ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ باہر سے نہیں اندر سے بند ہے مسافر نے کسیقدر
حیرت اور تعجب سے خود اپنی طرف مخاطب کرکے کہا اس شوالہ کو جو ایسے سنسان
اور غیر آباد مقام میں واقع ہے اندر سے کس نے بند کیا ہوگا لیکن مینہ کی بوندوں
کی بوچھار اس بیرحمی سے سر پر پڑ رہی تھی کہ قطع نظر اسکے کہ شوالہ میں کوئی ہو وہ بار بار کھڑکی
کھٹکھٹانے لگا مگر [illegible] آخر مستقل ارادہ کر لیا کہ لاتیں مار مار کر کھڑکی کو توڑ ڈالے اسکے بعد اتنی
جلدی جرأت کرنے سے ڈرا کہ مبادا اس مقدس مقام میں اس سے کوئی بے ادبی ہو جائے
مگر اسقدر زور سے اسنے لاتیں ماریں تھیں کہ باوجود انجام بینی کے لکڑی کی نازک چیز برداشت
نہ کر سکی اور ذرا ہی میں کھڑکی کے بند کرنیکی بلی جاتی رہی کھڑکی کے کھلنے پر جیسے ہی یہ نوجوان شوالہ
میں داخل ہوا اندر سے ایک غش کھانے والے کی چیخ ماریکی آواز اسکے کان میں آئی اور اسکے
ساتھ ہی یہ بھی دیکھا ایک تیر جو چھوٹا جو اندر گیا تو چراغ جو وہاں روشن تھا گل ہو گیا آنیوالا شخص
بالکل نہ سمجھ سکا کہ شوالہ میں کون ہے اور کس دیوتا کی مورت ہے یہ نڈر نوجوان اسطرح شوالہ
میں داخل ہو کر ٹھٹھکا رہا اور پہلے اپنا سر نظر آنیوالی عورت کیطرف تعظیماً جھکایا پھر سیدھا ہو کر اب
تاریکی میں پوچھا اس شوالہ میں کون ہے جواب کچھ نہ ملا مگر زیور کی جھنکار سنائی دی مسافر
نے یہ خیال کرکے کہ پوچھنا پاچھنا بیکار ہے شوالہ اور بوچھار سے بچنے کے لئے کھڑکی بند کی اور جو کہ
آگ نکل گئی تھی خود چوکھٹ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر دوبارہ چلا کر کہا یہاں جو کوئی ہو وہ سن رکھے کہ
میں دروازہ پر مسلح بیٹھا ہوں اگر تم کوئی مرد ہو تو میرے آرام میں خلل ڈالو ورنہ خود تمہاری
جان کا خطرہ ہے اور تم کوئی عورت ہو تو کچھ اندیشہ نہ کرنا جبتک ایک راجپوت کے ہاتھ
میں ڈھال تلوار ہے تمہارے ایک رونگٹے کو بھی صدمہ نہیں پہنچ سکتا زنانی نے یہ سنکر
پوچھا صاحب آپ کون ہیں۔ مسافر نے متعجب ہو کر جواب دیا اس آواز سے میں خیال
کرتا ہوں کہ کسی ماہوش نے سوال کیا ہے۔ بیوی نہیں میرے نام سے کیا کام

آواز۔ صاحب ایسا ڈر گئے کہ کیا کہیں۔

نوجوان۔ پیارے میں کوئی بھی ہوں ہم لوگوں کا یہ قاعدہ نہیں کہ تم اپنی زبان سے
اپنے تئیں ظاہر کریں لیکن تم خاطر جمع رکھو جبتک میں یہاں ہوں کسی عورت پر کوئی مصیبت

نہین پڑسکتی۔

عورت۔ اب آپکی باتون سے ہماری جان مین جان آئی ورنہ ڈر کے ہم اتنک ہلاک ہوگئے ہوتے میری ساتہہ والی کو غش سے ابہی اچہی طرح افاقہ نہین ہوا ہے شام کو ہم اس مورت کی پوجا کرنے آئے تہے جسے لوگ شیاما شوورہ کہتے ہین جب طوفان آیا ہمارے [illegible] نوکر ہم نہین جانتے ہمین چہوڑ کر کہان چلے گئے ہمارے نوجوان نے کہا بیوی جی آپ [illegible] تی اور دلجمعی سے یہان رہین صبح کو مین آپ کو گھر پہنچا دونگا۔

[illegible] صاحب شیلشوارہ جی آپ پر دیا کرین آدہی رات کو جب طوفان موقوف ہوگیا جوان [illegible] کی آپ تہوڑی دیر تک دل مضبوط کرکے اکیلی بیٹہی رہیگا جو گاؤن نزدیک ہو مین جبتک [illegible] ن۔ سے چراغ جلا لاؤن۔ جو عورت باتین کر رہی تہی بولی صاحب آپ کو دور جانے کی کوئی ضرورت نہین شوالہ کا پوجاری پاس ہی رہتا ہے۔ اب چاندنی نکل چلی ہے آپکو بلکہ [illegible] ن اوسکا جہونپڑہ دکہائی دیگا یہ شخص اس سنسان جنگل مین تنہا رہا کرتا ہے اور ہمیشہ آگ سلگانے کی چیز اپنے پاس رکہتا ہے اوسکے کہنے کے مطابق نوجوان باہر نکلا اور چاندنی مین پوجاری کے رہنے کا مقام اسے نظر پڑا ہمارے مسافر نے دروازہ پر پہنچکر اوسے جگایا پوجاری خوف کے مارے بغیر اسکے کہ دروازہ کہولے اندر سے جہانکنے لگا کہ دیکہون کون شخص ہے خوب غور کرنیکے بعد مسافر مین کوئی چورونکی علامت نہین معلوم ہوئی اور علاوہ [illegible] مسافر نے جو انعام کا لالچ دلایا تہا اس حرص کے مارے بہی پوجاری سے نرہا گیا غرضکہ پوری اندازہ کرکے دروازہ کہولا اور چراغ جلا دیا مسافر نے روشنی لاکر دیکہا کہ شوالہ مین سنگ مرمر کا شیوجی کی مورت نصب ہے اور اسکے پیچہے صرف دو عورتین ہین دونون مین سے جو کم عمر تہی روشنی دیکہتے ہی گہونگٹ نکالکر نیچی نظر کرکے بیٹہہ گئی مگر جڑاؤ طلاوری [illegible] ہو۔ [illegible] ن سے جو اوسکے پہونچون پر چمکین اور اسکی کارچوبی اعلی درجہ کی صنعت کی پوشاک [illegible] مین جڑاؤ زیور خوشنمائی کیساتہہ شعاع دے رہے تہے مسافر صاف سمجہہ گیا کہ یہ کسی چہوٹی اور ذلیل قوم کی عورت نہین ہے پہلی کے دیکہتے ہی دوسری عورت کی کم قیمت پوشاک سے اوسنے قیاس کیا کہ یہ اسکی سہیلی یا خادمہ ہے اسکی عمر پچیس برس

کی ہوگی نوجوان نے عقلاً یقین کیا کہ وہ خادم ہی سے باتین کر رہا تھا اسکو اس بات پر حیرت ہوئی کہ کسیکا بھی لباس بنگالی عورتون کا سا نہ تھا بلکہ دونون ممالک شمال و مغرب یعنی ہندوستانی عورتون کی وضع کے کپڑے زیب بدن کیے ہوئے تھین نوجوان چراغ کو اپنی جگہہ پر رکھکر ان عورتون کیطرف رخ کرکے کھڑا ہوگیا جیسے ہی روشنی کی کرنین اسکے رخ پر پڑین عورتون نے دیکھا کہ اسکی عمر پچیس برس سے کچھ تھوڑی ہی زیادہ ہوگی قد اسقدر لمبا تھا کہ اگر اور کوئی ہوتا تو ہرگز خوشنما نعلوم ہوتا مگر اسکے چوڑے سینے اور اسکے مناسب بڑے اور بھرے ہاتھ پانون کے دیکھنے سے یقین ہوجاتا تھا کہ قد کی لمبان کے اوگائے ہوئے سبزے یا فصل بہار کی تازہ پتیون کے دلربا رنگ کا تعویذ اور زیور جو راجپوتون کے یہان پہنے جاتے تھے چمک رہے تھے میان مین کی ہوئی تلوار جو ڈاب مین بندہی تھی کمر پر لٹک رہی تھی لمبے ہاتھون مین ایک بہت بڑا برچھا تھا سر پر پگڑی تھی جسمین ایک سرا لگا تھا کانون مین بالیان تھین جن مین موتی جڑے تھے سب کپڑون کے اوپر گلے مین ایک موتیون کا ہار پڑا تھا ایک دوسرے کو دیکھکر دونون جانب تعارف کا شوق ہوا مگر بے ادبی کے خیال سے پوچھنے کی جرأت کسیکو بھی نہین پڑی۔

دوسرا باب

شناسائی

پہلے نوجوان ہی نے اپنی حیرت دفع کرنیکے لیے دوشیزہ لڑکی کیطرف خطاب کرکے کہا۔ بیوی مین یقین کرتا ہون کہ کسی معزز شخص کے محل سے تم کو فخر ہے تمہارا نام و خاندان پوچھنے مین پس و پیش کرتا ہون مگر تم وہی عذر نہ کردینا جو پہلے اپنا نام بتانے مین کیا تھا خلاصہ یہ کہ مجھے اس بات کے پوچھنے کی اجازت مل سکتی ہے کہ تم کون ہو؟

عورت۔ نہین صاحب یہ تو ہو ہی نہین سکتا بھلا کہین عورتین پہلے اپنا نام بتا سکتی ہین۔

نوجوان۔ جان پہچان مین اسکی کیا ضرورت ہے کہ پہلے میری طرف سے ہو یا آپکی جانب سے۔

عورت۔ مین عرض کرون کوئی عورت کسطرح اپنا نام بتا سکتی ہے؟ وہ جسوقت خود اختیار

کرنیکی اجازت ملی ہے وہ جسکی عزت آئین ہے کہ دنیا بہر سے علیحدہ رکہی جائے کیونکر اپنا
نام بتا سکتی؟ جب خدا اپنے عورت کو اپنے شوہر کا نام لینے کی ممانعت کی ہے تو اسی
ضمن مین کیا خود اپنا نام بتانیکا اختیار اس سے نہین چہین لیا نوجوان ان باتون کا کچہ
جواب نہ دیا اصل مین وہ اور طرف متوجہ تہا کمسن عورت نے رفتہ رفتہ گہونگہٹ سرکا
اپنی ساتہہ والی کے پیچہے سے ایک سنجیدگی کیساتہہ دیکہنا شروع کیا اثناء کلام مین
مسافر کی نگاہ ناگہان ادہر جا پڑی اور جاتے ہی اوسکے چہرہ پر جم گئی اوسے یقین ہو گیا
پہر ایسی حسین پیاری صورت کا نظر آنا ہرگز نصیب نہو گا جیسے ہی نگاہ سے نگاہ لڑی
اس دوشیزہ نے نظر نیچی کر لی اودہر خادمہ نے جب اپنی بات کا جواب نپایا مسافر کے
چہرہ کو غور سے دیکہا اور بخوبی سمجہہ گئی کہ وہ کدہر دیکہہ رہا ہے یہ جانکر کہ اوسکی ہم خوش
ساتہہ والی بہی اس جوان کو نظر شوق سے دیکہتی ہوگی چپکے سے ہنس ہنسا کر اوسکے کان
مین کہا لڑکی یہ ہے کہا کیا شیو جی کے سامنے اپنی شادی کیا چاہتی ہے یہ بات سنکر لڑکی نے
اپنی خادمہ کے چٹکی لی اور کہا تجہپر پہٹکار ہو عیار خادمہ اس حال کو دیکہکر اپنے دل مین
سوچنے لگی اٹکل سے یہ بڑے خوف کی بات معلوم ہوتی ہے کہ اس نوجوان کے حسن و
جمال نے میری حفاظت کی پردہ دری شروع کر دی لڑکی اپنے دل مین اسکی محبت
لے رہیگی کوئی خراب نتیجہ نہ بہی پیدا ہوا تو افسوس اسکے دل کا آرام ہمیشہ کیلئے
ہاتہہ سے جاتا رہیگا ہائے اسبات کو تو رفع کرنا چاہئے مگر کیونکر رفع کیجائے آؤ اس
سے پیچہا چہڑانیکے لئے مین کوئی تدبیر کرون یہ ارادہ کر کے عورتون کا سا چرتر دل مین سوچکر
کہنے لگی صاحب عورتون کا نام ایسا ہوتا ہے کہ ہوا سے بار کا بہی متحمل نہین ہو سکتا رات
والی محنت آندہی کا تو کیا ذکر ہے۔ بس خوف ن تو بالکل موقوف ہو گیا لیکن اگر آپکی اجازت
ہو تو دیکہین اٹہہ جا سکتے ہین یا نہین نوجوان نے جواب دیا اگر اسوقت رات ہی کو تم
پیادہ پا چلی جانا چاہتی ہو تو مین ساتہہ چلکر تمہین گہر تک پہنچا آؤنگا آسمان صاف ہو گیا ہے
اور مجہے اپنی حد سے زیادہ جانا پڑیگا اس سبب سے مین فقط تمہارے سامنے چپکے کہتا ہون کہ
جبتک مین یہان ہون میرا دل نہین مانتا کہ تمہاری ساتہہ والی ایسی حسین نازنین کو

تنہا بغیر کسی حفاظت کے چھوڑ دون
عورت۔ صاحب آپنے ہمپر بڑی مہربانی کی فی الحقیقت اتنی بڑی مہربانی کہ مین اپنی دلی
احسانمندی پوری طور پر ظاہر نہین کرسکتی ہون مبادا آپ مجھے ناشکر خیال کیجیے مگر جناب
عورت کی بُری قسمت کا خیال مین کیا بیان کرون قدرتی طور پر جو لوگ شبہہ اور بدگمانی ہی
کی نظر سے دیکھے جارہے ہین آپکا ساتھ ہونا حقیقت مین بڑی خوشی کا امر تھا مگر ذرا خیال تو
فرمایئے کہ ہمارا مالک جو اس لڑکی کا باپ اگر پوچھ بیٹھے کہ ایسے نازک وقت مین تم کسکی
حفاظت مین آئی ہو تو ہم کیا جواب دینگے نوجوان نے تھوڑی دیر تامل کرکے جوابدیا
کہ تم کہدینا کہ ہمارا راجہ مان سنگھ کے بیٹے کنور جگت سنگھ کی حفاظت مین آئے ہین نوجوان
نے جسوقت یہ بات کہی گویا اوسوقت بجلی کوند گئی اس سے زیادہ حیرت عورتون پر کبھی
طاری نہوئی تھی گھبرا کر دونون کھڑی ہوگئین دوشیزہ لڑکی عورت کے پیچھے جاکر دبک گئی
مگر دوسری چرب زبان عورت دوپٹہ کا آنچل گلے مین پیٹ کر اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی عالیجاہ
کنور جی آپ معاف فرمایئے نادانستگی ہمسے ہزارون گناہ ہوئے ہین۔ کنور جی نے ہنسکر
جوابدیا سب قصور معاف کردئے گئے لیکن اگر تم اپنا نام و پتہ بتادوگی جب معاف کردونگا
نہ ان گناہون کے مناسب جو سزا ہوگی اوس سے تم بچ سکوگی نرم الفاظ جو اکثر عورت
کو ہمیشہ جرأت دلایا کرتے ہین وہ بولی کہ صاحب جو حکم ہو ارشاد فرمایئے ہم اوسکی تعمیل
کو حاضر ہین کہ جگت سنگھ نے جوابدیا اور کچھ نہین صرف اسیقدر کہ مین تم لوگون کو گھر تک
پہنچا دون مجھ سے یا اسی لیے در پیش ہین تمکو کچھ خاص وجہون سے وہ اسکے خلاف تھی کہ
دوشیزہ لڑکی کا نام شاہنشاہ دہلی کے افسر پر ظاہر کردے اور اسکا ساتھ لینا اور بھی عذر
کے قابل تھا کیونکہ یہ بڑا اہم معاملہ تھا اس سوچ مین اسنے سر جھکا لیا ویسے ہی بہت سی گھوڑون کی
آواز شوالہ سے تھوڑی ہی دور پر سنائی دی کنور جی لپک کر باہر آئے اور دیکھا کہ کچھ سوار
لیا رہے ہین سب سوارون کے کم وضع ہونے پر انہون نے غور کیا او پہچانا کہ ہمارے ہی
ساتھ کے راجپوت سپاہی ہین چند روز ہوئے کہ کنور جی کسی جنگی کام کو گئے تھے اور سو
سوارون کیساتھ اپنے باپ کے پڑاؤ کیطرف پلٹے آتے تھے سو پہر کو اپنے ہمراہی آدمی

چھوڑ کر آگے بڑھ آئے بعد ازان جب وہ ادہر راہ پر نکل آئے اور اونکے سپاہی ادہر راہ بہولگئے اور سوقت طوفان آگیا اور تین تہا وہ مصیبت مین پڑ گئے اب جو سپاہیونکو دیکہا تو اسبات کے دریافت کرنیکے لیئے کہ انہین کسطرح پتہ لگا کنورجی نے نعرہ مارا اور شہنشاہ دہلی کی فتح کہی فوراً ایک سوار بڑہکر آیا کنورجی نے اوسے دیکہکر کہا دہرم سنگہہ مین طوفان کے باعث یہان چلا آیا دہرم سنگہہ نے بڑی عاجزی سے سر جہکا کر عرض کیا حضور آپکو بہت کچہ تلاش کیا اور آپ کے گہوڑے کے نقش قدم دیکہتے ہوئے ہم یہانتک آئے ہین ہم آپ کا گہوڑا ابہی لائے ہین جو اس برگد کے درخت کے نیچے ہمین مل گیا جگت سنگہہ نے حکم دیا کہ تم گہوڑا لیکر ٹہرو اور دو نوجوانون کو روانہ کرو کہ قریب کے گانون ایک پالکی اور دو کہار یہان لے آئین اور باقی جوان کوچ کردین۔ دہرم سنگہہ کو اسبات سے تعجب معلوم ہوا مگر اپنے حاکم سے اسکا سبب دریافت کرکے کہنے لگا حضور مین آپکا حکم اسیوقت بجالاتا ہون۔ دہرم سنگہہ نے جاکر کنورجی کا حکم سپاہیون کو سنایا یہ سنکر بعض ہنسے اور اپنے ساتہی سے پوچہنے لگے کہ آج کیسا عجیب و غریب حکم ہوا ہے تو دوسرا بولا کہ ارے کیون نہو! خود مہاراجہ کو تو یاد کرو جو راجپوتون کی سردار ہین کہ پانسو محلات سے کم کے بہرشٹ مین نہین رہتے ہین اسی اثنا مین جب کنورجی باہر گئے نوخیز لڑکی نے اپنا گہونگہٹ کہولا اور خادمہ سے کہنے لگی بہالا آخر تم کنورجی کو نام کیون نہین بتاتی ہو۔

بہالا لے اسکا جواب تمہارے باپ کو دونگی لیکن اب بہرہ کیا آواز آرہی ہے وہ شہزادی سے جواب دیا میرے نزدیک تو کنورجی کی تلاش مین انکے کچہ سپاہی آئے ہین مگر جب خود کنورجی اپنے پاس موجود ہین تو تم کو کیا ڈر ہے وہ سوار جو پالکی لینے گئے تہے انکے پہنچنے سے پہلے ان چہوکرون کیساتہ کے کہار اور سبہون نے طوفان سے بچنے کیلئے ایک قریب کے گانون مین جا کر پناہ لی تہی واپس آئے دور سے انکو دیکہکر جگت سنگہہ پہر شوالہ مین داخل ہو کر خادمہ سے کہنے لگا کہ کچہہ سوار چند مسلح آدمیون کیساتہ ادہر ایک پالکی لئے آتے ہین باہر نکلکر دیکہو تمہارے ساتہ والے تو نہین ہین بہالا نے دیکہکر پہچان لیا کہ اسی کیساتہ کے ہین کنورجی نے کہا تب تو اور بہی مجہے یہان نہ ٹہرنا چاہیئے تمہارے ساتہ میرا یہان ہونا اور بہی خرابی کا باعث

ہوگا اچھا تو رخصت مین شیلشواره جی سے دعا مانگتا ہون کہ تمہین بخیریت تمام گھر تک
پہنچاوین صرف اتنا کہتا ہون کہ میری ملاقات کا حال ایک ہفتہ تک کسی پر ظاہر نہ کرنا مگر
ہان مجھے بھولنا نہین گو مجھے نہین معلوم ہونے پایا کہ یہ کسکی بیٹی ہے مگر تمہاری نشانی
میرے دل مین موجود ہے تو تم مجھے اپنے پاس یادگار سمجھکر رکھنا یہ کہکر کنور جی نے اپنے
گلے سے موتیون کا ہار اُتار کر بھالا کے سر پر ڈالدیا یہ بیش قیمت انعام اپنے بالون پر
پڑا ہوا دیکھکر بھالا نے نہایت عاجزی سے کنور جی کے آگے سر جھکایا اور کہا عالی
مرتبہ کنور جی مین التجا کرتی ہون کہ جس امر کے دریافت کرنیکا آپکو کچھ ایسا شوق تہا اس سے
باز رہنے کا آپ مجھکو الزام نہ دیجیگا صاحب یقین جانئے کہ میریجانب سے جو سکوت ہوا۔
اسکا باعث ہی ایسا ضروری امر ہے اگر آپ کو ایسی ہی بے انتہا حیرت ہے تو ازراہ
عنایت مجھے بتلائیے کہ آج سے پندرھوین دن مین ملنا چاہون تو آپ کہان ملینگے کچھ
سوچکر جگت سنگھ نے کہا خاص اسی شوالہ مین اور اگر یہان نہ ملا تو جان لینا کہ پھر کبھی
نہ ملونگا بھالا نے نہایت عاجزی سے سر جھکا کر دعا دی صاحب اہبگوان آپ پر دیا کہے
تو خیر مہ وشیزہ لڑکی کی کنور جی نے ایک مرتبہ بڑی ہی دلسوزی اور شوق کی نگاہ سے دیکھا
اور اُچک کر گھوڑے کے پیٹھہ پر سوار ہو گئے اور نگاہ سے غائب ہو گئے ۔

تیسرا باب

مغل اور پٹھان

معزز ناظرین کی حیرت دفع کرنیکے لئے مین ابھی نہ تو یہ بیان کرونگا کہ شیلشوارہ جی کے شوالا
سے جگت سنگھہ نکلکر کہان گیا اور نہ اس دوشیزہ لڑکی سے اصلی حالات بیان کرونگا جو
شوالہ مین نظر آئی تھی جگت سنگھہ ایک راجپوت تہا اسکا سبب بیان کرنیکے لئے کہ وہ ملک
بنگالہ مین کیون آیا تہا اور کیسے اس سنسان اکیلے میدان مین سفر کرتا تہا مین مختصر بیان
کرونگا کہ اس زمانہ مین ملک بنگالہ کی پولیٹکل حالت کیا تھی لہذا یہ بات تاریخی ہوگی
اور سے صبر ناظر اس بات کو چھوڑ جائینگے مگر جو بات صبر مین ہے وہ اور کسی طرح نہین
حاصل ہوسکتی سلطان بختیار خلجی نے ملک بنگالہ مین جب اسلامی جھنڈا نصب کر دیا اگر

بعد کئی صدیون تک بغیر جھگڑے فساد کے پٹھانون نے اس ملک کی سلطنت کی ۹۳۲ھ
مین مشہور و معروف شہنشاہ بابر شہنشاہ ابراہیم لودی کو شکست دی اور تخت دہلی پر قبضہ
کر لیا مگر اسوقت تک ملک بنگالہ تیمور یا خاندان سلطنت کے قبضہ مین نہین آیا تھا مغلیہ
خاندان کے آفتاب شہنشاہ اکبر کی جانشینی کے وقت بنگالہ پٹھانون کی خود سر سلطنت
کے قبضہ مین رہا ایک بری ساعت مین اُجڈ بیوقوف داؤد خان نے دست درازی
کے سوتے شیر کو جگا دیا اس بے لحاظی کا جیسا نتیجہ ہونا چاہئے اسی کے موافق اکبر نے
ایک سپہ سالار منعم خان کے مقابلہ مین اسنے شکست کھائی اور اپنا تخت ہاتھ سے
کھو دیا ۹۸۲ھ مین داؤد خان اپنے ہمراہیون کیساتھ ملک اڑیسہ کو بھاگ گیا اور بنگالہ
مغلیہ سلطنت مین شامل ہو گیا اڑیسہ مین جب پٹھانون نے اپنے قدم مضبوط جمالئے
تو مغلون پر یہ کام نہایت دشوار ہو گیا کہ انکو اس گڈھی سے نکالدین ۹۸۶ھ بنگالے
مین شہنشاہ اکبر کے صوبہ دار خان جہان خان نے پٹھانون پر دوبارہ مصیبت ڈالی اور
اڑیسہ کو اپنے شہنشاہ کے رقبہ اطاعت مین کر لیا اسکے بعد ایک بغاوت پیدا ہوگئی
تحصیل مالگذاری شاہنشاہی کے بندوبست کے لئے اکبر کے نئے قوانین جو بنگالے
مین جاری کئے گئے اپر وہان کے جاگیردارون اور زمینداروں نے ناراضی ظاہر
کی اپنی اگلی مقرر شدہ مالگذاری کے قایم رکھنے کیلئے تلوار اٹھائی پٹھانون نے اسوقت
قابو پا کر پھر سر اوٹھایا اور اون کے ایک شخص قتلو خان نامی نے شاہی کا خطاب اختیار
کرکے اڑیسہ کو پھر پٹھانون کے قبضہ مین کر لیا اور مناسب موقعہ پا کر حدود اڑیسہ سے
باہر نواحی صوبون مدناپور روشن پور کو فتح کرکے اپنی قوت کو بہت اعلیٰ درجہ کا ثابت
کر دیا ہاتھ سے نکلے ہوئے صوبون کو دشمن سے واپس لے لینے مین اکبر کے صوبہ دارون
خان اعظم اور اسکے بعد شہباز خان دونون کو ناکامیابی ہوئی آخر الامر اس دشوار مہم
سے سر کرنے کیلئے ایک بندوجنگ جو مقرر کیا گیا جسوقت اسلامی سپہ گری کی موجون
سے نئے پیدا ہوئے جہاد کے جوش اور اعلیٰ درجہ کے غرور کے ساتھ کوہ ہمالیہ کے سلسلون
سے جوش مارا۔ پرتھی راج اور راجپوتون نے بے نظیر بہادری سے اس طغیانی کو روکنے کی

کوشش کی مگر افسوس! منتظمان قضا و قدر ہی کو ہندوستان کا تنزل منظور تھا۔ اپنی
یکجائی کرنیکے عوض راجپوت راجہ باہم جھگڑے فساد مین متواتر حملے پر حملہ کرکے مسلمانون
نے تدریجاً سب ہندو قومون کو توڑ دیا اور دہلی کی شاہنشاہت قائم کر لی گو مسلمانون
کو ایسی اعلیٰ درجہ کی کامیابی ہوئی مگر اسپر بھی رہ گئے اور اسوقت سے مسلمان شاہنشاہت
کے اس والسیین زمانہ تک جب اسکے ٹکڑے ہو گئے تھے اس جنگجو قوم نے مسلمان جوانون
سے بارہا میدان مین مقابلہ کیا اور اکثر شکست بھی دی رفتار زمانہ کے موافق بہت سے
راجپوت سردار شاہنشاہ دہلی کو خراج ادا کرکے اور بباعث بہادری زایل ہو جانے کے
اپنی اگلی عزت سے قطع نظر کرکے فاتح کی رضاجوئی کیلئے شاہنشاہی گھرانیکے بعد عزیزداری
پیدا کرنیکو مجبور ہو گئے تھے اپنے دل مین شاہنشاہ دہلی اپنے بہادر دشمنون پر دوستی اور
قرابت پیدا کرنے کے احسان سے متردد رہتے تھے آخر انقضائے زمانہ سے خراج گزار
رجواڑے شاہنشاہی خدمات پر معمور ہونے لگے روشن ضمیر شہنشاہ اکبر ہر حیثیت سے
بہ نسبت اگلے شاہنشاہون کے بہت زیادہ عقلمند اور لایق تھا اسکو یقین تھا کے
ملک کی حکمرانی کیلئے غیر ملک والون کے مقابلہ مین خود اسی ملک کی اولاد بھی نہایت
مناسب ہے اور اسکے ساتھ اسکو یہ بھی تھا کہ خواہ فوجی ہو یا دیوانی دونونکی افسری کیلئے راجپوت
لوگ اپنا نظیر نہین رکھتے ہین اس یقینی خیال کی پابندی کو گویا ایک اصول خیال
اسنے والسیون اور حاکم راجپوتون ہی کو بڑے کامون کیا اجرا کیلئے معمور کیا تھا ہمارا
قصہ کے زمانہ مین ان سب راجپوتون سے جو معزز عہدون پر ممتاز ہوئے تھے مہاراجہ
مان سنگھ نے سب سے پہلے عزت پائی مہاراجہ مان سنگھ کیجئے ولیعہد شہزادے سلیم کے
سالے تھے اعظم خان اور شہباز خان نے اپنی اپنی کوششون مین ناکامیاب ہونیکے
بعد اکبر نے اس ممتاز شخص کو ملک بنگالہ اور بہار کا صوبہ دار مقرر کرکے بھیجا سنہ ۱۹ مین
مہاراجہ مان سنگھ پٹنے مین پہنچے اور پہلی بغاوت کو فرد کیا دوسری سال اونہون نے
اڑیسہ کیطرف کوچ کیا پٹنہ مین پہنچکر انہون نے سید خان کو اپنا جانشین مقرر کرکے
اسی مقام پر قیام کا ارادہ کیا تھا سید خان نے اس عہدے پر معمور رہکر ...

قرار دیا جو اندنون بنگالہ کا دار السلطنت تہا پٹنہ سے کوچ کرتے وقت مان سنگہ اپنے ماتحت عہدہ دار کو لکہہ بہیجا کہ وہ معہ فوج کے ان سے بردوان مین آکر ضرور ملے اور بردوان پہنچکر راجہ نے دیکہا کہ خود سید خان تو نہین آیا مگر ایک قاصد بہیجدیا ہے اسنے اطلاع دی تہی کہ فوجین فراہم کرنے مین خواہ مخواہ دیر ہو گئی برسات کے موقوف ہوتے ہی اپنی فوج لیکر روانہ ہونگا لہذا مناسب یہی ہے کہ جبتک بارش کا موسم ہے مہاراجہ صاحب پڑاو ڈالکر وہین رہینے اس موسم کے نکلتے ہی مین آپکی فوج سے ملجاونگا اور کوئی معتبر خبر نہ پاکر راجہ نے بہی قصد کر لیا اور موقع جہان آباد مین دریائے درکشوارہ کے کنارہ پڑاو ڈالکر سید خان کا انتظار شروع کیا جب راجہ جہان آباد مین مقیم تہے خبر پہنچی کہ ان کے سکوت کے باعث قتلو خان اس موضع سے قریب ہی چند میل پر ملک کو تاخت و تاراج کر رہا ہے راجہ نے اندیشناک ہو کر یہ تدبیر بہی کی کہ کوئی افسر مقرر کر کے روانہ کیا جائے تاکہ معلوم کرے کہ دشمن کہان ہے اور اوسکا کیا قصد ہے اور کیا کرتا ہے اور اس قسم کے اور امور صحیح طور پر دریافت کر لائے اسکا دل عزیز بیٹا جگت سنگہ اس فوج کشی مین ہمراہ تہا یہ سنکر کہ شہزادہ اس بہادری کے کام مین مامور کیے جانیکا شایق ہے راجہ نے سواروں کو اپنے دشمنون کیجانب روانہ کیا یہ کام پورا کر کے شہزادہ بہت جلد پلٹ آیا وہ پڑاو کیطرف پلٹا ہی آرہا تہا جبکہ اس کتاب کے معزز پڑہنے والے سے اس سے ملاقات ہوئی ۔

چوتہا باب

نوجوان سپہ سالار

جب جگت سنگہ واپس آگیا مہاراجہ مان سنگہ کو اسکی زبانی معلوم ہوا کہ اندازاً پچاس ہزار پٹہانون کی فوج موضع دہرپور کے نزدیک پڑاو ڈالے پڑی ہے اور وہ اس پاس کے گانون تاخت و تاراج کرتے ہین اور بغیر اسکے کہ کوئی روک ٹوک ہو انہون نے قریب جوار کے قلعون پر قبضہ کر لیا مہاراجہ مان سنگہ کو مناسب معلوم ہوا کہ پٹہانون کی فوج کثیر روکنے کیلئے کوئی چالاک افسر روانہ کیا جاوے مگر اس کام مین تہوڑی دشواری نہ تہی اس سے پہلے کہ کوئی مناسب تدبیر ہو پائے مہاراجہ نے ان افسرون سے جو

اس چڑہائی مین ان کے ہمراہ آئے تہے مشورہ کیا مہاراجہ کہنے لگے روز بروز موضع بہ موضع پرگنہ پرگنہ شہنشاہ کے ہاتہون سے نکلا جاتا ہے اب ضرور پٹہانون کو سزا دینا چاہئے مگر کیونکر سزا دیجائے ہمارے مقابلہ مین دشمنون کی تعداد زیادہ ہے علاوہ برین غنیم قلعون مین پناہ پکڑکے لڑیگا لہذا ہم اگر دشمنون کو شکست بہی دیدین تو وہ تباہ و خانمان برباد ہو جائینگے مگر غور کرو کہ اگر ہم ہی پر تباہی آگئی تو دشمنون کے اس بے پناہ ملک مین یکبارگی نیست و نابود کردئیے جائینگے لہذا میرے نزدیک شہنشاہ کے اتنے ایک سپاہیون کی جانین خطرے مین ڈالنے کو کہا جائے تو فقط وحشیانہ شیخی ہوگی اور نیز فتح اڑیسہ کی تمام امیدین خاک مین ملجائینگی اس بنا پر سید خان کا انتظار کرنا ہر طرح مناسب ہے مگر جبتک وہ آئے تو پہرتی اور چالاک تدبیرون سے اسکا سامان ضرور ہونا چاہئے کہ غنیم کی کچہ کچہ مزاحمت ہوتی رہے کیون صاحبو تمہاری کیا صلاح ہے!سب پورانے افسرون نے ایک ساتہ جوابدیا "سید خان کا انتظار ہی کرنا ٹہیک ہے راجہ مان سنگہ بولے "بعوض اسکے کہ تمام فوج خطرے مین ڈالی جائے میرا ارادہ ہے کہ کسی لایق افسر کے ساتہ تہوڑی سی فوج روانہ کیجاوے" ایک بوڑہے افسر نے جوابدیا مہاراجہ جہان پوری فوج روانہ کرنے آپ ڈرتے ہین وہان ایک چہوٹی جماعت بہیجنے سے کیا فائدہ ہوگا مان سنگہ نے کہا اسکے روانہ کرنے مین میری یہ منشا نہین ہے کہ بیچ میدان مین روبرو ہوکر دشمن کا مقابلہ کرے ایک چہوٹی فوج پوشیدہ ہوکر پٹہانون کے ان چہوٹون گروہون کو بخوبی روک سکیگی جو گانون کو لوٹا کرتے ہین ایک افسر نے جوابدیا مہاراجہ بہلا کون ایسا افسر ہے جو یقینی ہلاکت کی درخواست کریگا مان سنگہ نے جبین بہ جبین ہوکر کہا "کیا" اتنے راجپوتون اور مغلون مین کوئی بہی سانس نہین لیتا ہے جو موت کو امانت کی نگاہ سے دیکہے۔ فوراً چند مغل اور راجپوت اوٹہ کہڑے ہوئے اور روانگی پر اپنی آمادگی ظاہر کی اس مقام پر جگت سنگہ بہی موجود تہا اور لوگون کے پیچہے سے اسنے بہی کہا صاحب اگر اجازت ہو تو شہنشاہ کی خدمت کرنیکو مین بہی تیار ہون مان سنگہ نے مسرت کیساتہ کہا واہ کیون نہو اب مین گمان کرتا ہون کہ وہ دن

قریب ہی ہے جبکہ راجپوت یا مغل کا نام ایک تاریخی یادگار ہوجائیگا سو اب تم اس خطرناک
خدمت کے اختیار کرنیکو تیار ہو یا تم سب مین سے کسے منتخب کرون ایک فوجی آدمی نے ہنسکر
مہاراجہ یہ بہی خوش نصیبی کی بات ہے کہ اتنے آدمی آمادہ ہوگئے حضور آپ اچھی طرح ان سب
کا مقابلہ کیجئے اور ان سب مین سے اوسے انتخاب کریجئے جو اورون سے کم سپاہی لیجانے پر راضی
ہو۔ راجہ نے جواب دیا بیشک یہی صلاح ہے بعد ازان جو روانگی کے پہلے آمادہ ہوا تہا اوس سے
مہاراجہ نے پوچہا کہ تم کتنے آدمیون کیساتہہ جانے پر آمادہ ہو اوسنے کہا پندرہ ہزار آدمیون کیساتہہ
اور یون جو آپکی مرضی ہو راجہ نے کہا نہین یہ نہین ہوسکتا اگر پندرہ ہزار آدمی روانہ کردئے گئے
تو کافی فوج پیچہے [illegible] دس ہزار آدمیون کے ساتہہ جانیکو کون تیار ہے سب افسر خاموش تہے آخر راجہ
کے ایک دوست راجپوت سپاہی نے اس مہم پر جانیکی اجازت مانگی اب راجہ نے ایک دلچسپی کے
ساتہہ چارون طرف دیکہنا شروع کیا کنور جگت سنگہہ ادب کی نگاہ دیکہہ رہا تہا جیسے ہی راجہ کی نظر
اسپر پڑی اسنے ادب سے کہا مہاراج مین آپکی عنایت سے فقط پانچہزار آدمی لیکر قتلو خان کو دریا کے
سو برن ریکہا کے اوس پار بہگا دونگا مان سنگہہ چپ رہگیا سب افسر باہم سرگوشیان کرنے لگے تہوڑی دیر
کے بعد مان سنگہہ نے کہا میرے پیارے بیٹے مین جانتا ہون کہ تم راجپوت کے فخر ہو مگر میان ابہی تم ناتجربہ کار
ہو جگت سنگہہ نے ہاتہہ جوڑ کر عرض کیا صاحب اپنا قول پورا کرنیکے خلاف اگر مین شہنشاہ کی فوج
کو تلف کردون تو جو سزا مناسب معلوم ہو مجہکو دیجئے ایک لحظہ سوچنے کے بعد راجہ نے کہا تم راجپوتون
کے آبا و اجداد اوصاف کی مزاحمت کرنیکو خدا نے منع کیا ہے تو مین تم کو اس کام پر مقرر کرتا ہون یہ کہکر
وہ بڑی دلگرفتگی کیساتہہ کنور جی سے بغلگیر ہوا اور اوسکو رخصت کیا۔

پانچوان باب

گڑہ مندران۔

جس سڑک پر بشن پور سے بدر [illegible] کنور جگت سنگہہ جہان آباد کو آیا تہا اسکے نشان ابتک باقی ہین اس
سڑک سے دکہن کیطرف تہوڑی دور پر موضع گڑہ مندران ہے جو زمین جو جگت سنگہہ کو شوال
مین ملی تہین اسی موضع کیطرف گئی تہین گڑہ مندران مین کئی قلعہ واقع تہے غالباً اسی موضع
کا وجہ تسمیہ یہی ہوگا [illegible] اسی موضع مین [illegible] ایک جگہہ پر سڑک داہنی جانب ایسی

موڑسی ہے کہ زمین کے ایک حصہ کو مثلث قطع کا بناکر اسکے دونون ضلعون پر بخوبی حاوی ہوگئی ہے اور تیسرے ضلع پر پہاڑ سے ترشا ہوا ایک قلعہ واقع ہے اس حصہ زمین پر عین جہان سے کہ دریا داخل ہوا ہے ایک حیرت مین ڈالنے والا قلعہ پانی سے نکلکر آسمان مین پیوست ہوگیا ہے یہ عمارت کلیتاً سیہ پتھر سے بنی ہے دریا کا تیز دہارا اسکے دو جانبون کو غسل دیتا رہتا ہے جو مسافر ادھر سے گذرتا ہے اس ناممکن التسخیر قلعہ کے مسمار شدہ مقامات کو دیکھتا ہے اب صرف نیچے کا حصہ رہ گیا ہے یہ عمارت زمانہ کے ظالم ہاتہون سے تباہ و مسمار ہوکر ایک ٹیلہ کی قطع پر رہگئی اس قلعہ پر املی اور بہت سے جنگلی درخت اور جہاڑیان باہم ملکر ایک جنگل کی صورت ہوگئی ہین جہان سانپ بچہو اور درندے جانور رہا کرتے ہین دریا کے اور پہلوؤن پر کبھی قلعہ اور بہی واقع ہین ان سب قلعہ ن مین کچھہ دولتمند لوگ آباد ہین جنکو ایک ہی خاندان سے تعلق ہے مگر ہمارے قصہ کو پہلے کے سوا اور کسی سے تعلق نہین ہے جب بلبن شہنشاہ دہلی ملک بنگالہ فتح کرنیکو آیا گجادہر سنگہ نامی ایک سپاہی اسکے ہمراہ تہا جس رات بلبن نے فتح پائی اس ظالم نے شہنشاہ کی سرایت مین بڑی بہادری کے نمونے دکہلائے اس خدمت کے صلہ مین شہنشاہ نے موضع گڑہ مندران مین اسے جاگیر مرحمت فرمائی اس جاگیردار کے جانشین زیادہ طاقتور ہوگئے اور اپنی مرضی کے موافق انہون نے قلعے بنا لئے اور شاہان بنگالہ تک کی مقاومت کرنے لگے ۹۹۵ء بنگالہ مین اس قلعہ مین جسکا تفصیلی حال ہمنے بیان کیا گجادہر سنگہ کی نسل کا ایک شخص رندہیر سنگہ نامی رہتا تہا۔ رندہیر سنگہ نوجوانی کے سن مین اپنے باپ سے اچہی پیش نہین آتا تہا وہ ایک عیز زود غیر متحمل مزاج کا آدمی تہا اور اپنے والدین کی رائے پر بہت کم بلکہ کبہی نہین چلا اور اسی سبب سے باپ بیٹے مین اکثر جہگڑا فساد ہوا کرتا! بوڑہے زمیندار کی مرضی تہی کہ رندہیر سنگہ کی شادی بہی اسی جوار کے ایک اور زمیندار کی لڑکی سے کرے جو اوسکی ذات کا تہا لڑکی کے باپ کے کوئی اولاد نرینہ نہ تہی اسی سبب سے رندہیر سنگہ کیواسطے یہ بہی امید تہی کہ اسکی دولت کو ترقی ہو لڑکی خوبصورت بہی تہی بوڑہے زمیندار کی نظر مین ہر طرح مناسب تہا کہ اس لڑکی کے ساتہہ رندہیر سنگہ کا بیاہ کردیا جائے اور اسی بنا پر اسنے شادی کا سامان بہی شروع کردیا تہا مگر رندہیر سنگہ نے تمام امور کی نگہداشت کے خلاف پڑوس کی ایک غریب بیکس

بیوہ کیساتھ چھپکر بیاہ کرلیا اس ذلیل قرابت کی خبر زمیندار کے کانون تک جو پہنچی تو اوسنے غصہ سے طیش مین آکر بیٹے کو گھر سے نکالدیا نوجوان لڑکا اپنے باپ کے گھر سے نکلکر فوج مین بھرتی ہونیکی غرض سے دہلی کو روانہ ہوا اسکی بیوی گرہست عورتون کے طریقہ پر تھی کر تو دا پنے ساتھ نہ لیجا سکا وہ اپنی مان ہی کے جھونپڑے مین رہی لڑکا جا چکا تو بوڑھے زمیندار نے اوسکی مفارقت پر گریہ وزاری شروع کی اور ندامت وافسوس کا شکار ہوگیا بڑی جانفشانی سے اسنے ہر طرح کوشش کی کہ لڑکے کی کچھ خبر معلوم ہو مگر بیفائدہ ہی ہوا جب سب کوششون مین ناکامیابی ہوئی تو آغوش محبت کھول کے خیر مقدم کہکر اپنی بہو کو اوسکی غریب مان کے گھر سے اپنے یہان لے آیا چند روز کے بعد رندہیر سنگہ کی بیوی کے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور لڑکی پیدا ہونیکے بعد وہ خود مرگئی۔ رندہیر سنگہ نے دہلی پہنچکر سپہ گری کا پیشہ اختیار کرلیا اور راجپوتون کی شاہنشاہی فوج مین بھرتی ہوگیا تھوڑے ہی دنون مین اپنی لیاقتون کیوجہ سے وہ اعلی مرتبہ پر پہنچ گیا چند سال مین دولت اور عزت حاصل کرلینے کے بعد اوسے اپنے باپ کے انتقال کی خبر پہنچی اب بھی ایک دور کی سرزمین پر پڑا رہنا اور نوکری کرنا غیر ضروری خیال کرکے وہ وطن کو پلٹ آیا دہلی سے وہ بہت سے آدمی اپنے ساتھ لایا تھا جنمین ایک خادمہ تھی اور ایک جوگی تھا۔ اس قصہ مین ہمین صرف انہیں دو آدمیون سے کام ہے۔ خادمہ کا نام بالا اور جوگی کا نام ابھی رام سوامی تھا بالا کو اس سے پہلے ہم نے خادمہ بنایا تھا۔

اور آئندہ بھی اسی لفظ سے یاد کرینگے یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ وہ رندہیر سنگہ کی خادمہ ہے۔ وہ رندہیر سنگہ کے گھر کا انتظام کرتی اور خصوصاً اوسکی بیٹی کی خدمت مین رہا کرتی تھی۔ ظاہرا اسکے قلعہ مین رہنے کا اور کوئی سبب نہین معلوم ہوتا تھا۔ اسیوجہ سے مین اوسے خادمہ کہکر یاد کرنے پر مجبور ہون لیکن اگرچہ یہ سب باتین تھین مگر خادمہ ہونیکی کوئی بات نظر نہ آتی تھی

قلعہ کے سب رہنے والے اسکی تعظیم ایسی ہی کرتے تھے جیسی کہ خاص کسی گھر کی بیوی کی ہونی چاہیئے ہر شخص اسکی تعظیم کرتا تھا اسکے چہرہ سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ جوانی مین

معمول سے زیادہ حسین ہوگی خوشگوار وقت صباح مین غروب ہو جانیوالے چاندکیطرح اب بہی اسکے چہرہ پر حسن کی ایک شعاع باقی تہی - ابہی رام سوامی کا ایک چیلہ گیا تہی ہدیا وگیا بہی قلعہ مین رہتا تہا -

فصیح بیانی مین چاہے جسقدر لیاقت ہو مگر ظرافت و مسخراپن کا اوسے بے انتہا شوق تہا بالا کو دیکہکر وہ کہنے لگتا تہا یہ ابہی خادمہ تو گہی نکالنے کا پیمانہ ہے جو جو عشق کی آگ ٹہنڈی ہوتی جاتی ہے وہ وہ اوسکا نقشہ اوبہرتا آتا ہے یہان یہ بات یاد کرلینا چاہیئے کہ جسدن سے اسنے اس قسم کا مذاق شروع کیا تہا بالانے راسک داس سوامی (چیلا وٗن کا غلام) اسکو خطاب دیا تہا قطعہ نظر صورت و وضع کے بالا آداب اور اوسکی گفتگو ایسی تہی کہ کسی معمولی خادمہ سے ہرگز اوسکی امید نہین ہوسکتی ہے -

اکثر لوگ کہتے تہے کہ عرصہ تک وہ شہنشاہ دہلی کے محل مین رہ چکی ہے اس خبر کے جہوٹ یا سچ ہونیکو خود بالا ہی بتا سکتی تہی مگر کبہی اشارتاً بہی اسنے اسکا تذکرہ نہین کیا اکیا بالا بیوہ تہی، کسے معلوم، وہ زیور پہنتی تہی بیوٗون کیطرح فاقہ کشی نہین کرتی تہی اور اور باتون مین بہی شوہر دار عورتون کیطرح رہا کرتی تہی -

یہ امر کہ زمیندار کی بیٹی تلوتما کو دلی محبت کیساتہہ اسنے پالا تہا - شوالہ مین اسکے برتاوٗ سے صاف ظاہر ہوگیا - تلوتما کو بہی اسکے ساتہہ مین اُلفت ہوگئی تہی -

رندہیر سنگہ کا دوسرا ساتہی ابہی رام سوامی قلعہ مین ہمیشہ نہین رہتا تہا وہ مہینے دو مہینے گڑہ مندران مین رہکر مہینے ہی دو مہینے کے واسطے سفر کو چلا جاتا تہا -

تمام اہل قلعہ اور اور لوگون کو یقین تہا کہ وہ رندہیر سنگہ کا گروہ ہے اور اسی خیال سے کہ رندہیر سنگہ تمام امور مین اپنی پیروی کرتا ہے -

لوگون کا یہ یقین بالکل صحیح تہا تہین خانگی معاملات مین سے کسی امر مین بغیر ابہی رام سوامی سے مشورہ کیئے وہ ہرگز کوئی کام نہ کرتا تہا اسکا گروہ جو رائے دیا کرتا تہا اوسمین ہمیشہ کامیابی ہوا کرتی تہی -

اصل بات یہ ہے کہ ابہی رام سوامی بڑا تجربہ کار اور تیز عقل کا آدمی تہا علاوہ بریں ریاستون

کے باعث تمام دنیاوی کاروبار مین اپنے غصہ کی مخالفت پراسے بخوبی قدرت حاصل تھی
جب چاہتا غصہ پر غالب ہوجاتا اور نہایت اطمینان کیساتھہ اپنے کام مین مشغول ہوتا تھا
ایسی حالت مین کیا کوئی حیرت کی بات ہے اگر تیزمزاج اور غیرمتحمل رندھیر سنگہ کے مقابلہ مین
اسکی صلاح سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔

چھٹا باب

ابھی رام سوامی کی صلاح

تلوتما اور بمالا دونون بخیریت گھر پہنچ گئین اسکے تین چار روز بعد ایک روز رندھیر سنگھہ
اپنے دربار مین مسند پر بیٹھا تھا کہ ابھی رام سوامی آئے رندھیر سنگہ مسند سے اوٹھہ کھڑا
ہوا ابھی رام سوامی کو ہاتھون ہاتھہ کسی ایک چٹائی پر بٹھایا اور سوامی جی کے
حسب الارشاد اپنی مسند پر پھر آبیٹھا ابھی رام سوامی نے کہا رندھیر سنگہ آج مجھکو تم سے
ایک اہم معاملہ کا ذکر کرنا ہے رندھیر سنگہ نے جوابدیا جناب مین آپکی خدمت مین موجود ہون
سوامی۔ مغلون اور پٹھانون مین ایک سخت لڑائی ہوا چاہتی ہے۔
رندھیر سنگھہ۔ ہان غالباً کوئی سخت حادثہ ہونے کو ہے۔
سوامی۔ بیشک تو اچھا اب تمنے کیا تجویز کی ہے۔
رندھیر سنگہ نے جوش مین آکر اپنے بازو کیطرف اشارہ کرکے کہا یہ بازو دشمن کو شکست دیگا
وہ مقابلہ کو آسکتا ہے جوگی نہایت حلم کیساتھہ کہنے لگا رندھیر سنگہ تم سے جنگجو آدمی کو بیشک ایسا
ہی جوابدینا چاہئے مگر اتنا سمجھلو کہ فتح خالی بہادری سے حاصل نہین ہوتی ہے فتح جب
ہی حاصل ہوتی ہے جب اون لوگون کا لحاظ کیا جاوے جنکے ہاتھہ مین صلح و جنگ کا اختیار
ہے تو تم خود اپنی ذات سے سب بہادرون سے بڑھے ہوئے ہو مگر ہزار سے زیادہ فوج
تمہارے یہان نہین ہے کون حملہ آور اتنی سی فوج لیکر اپنے سے سوحصہ زیادہ فوج کا مقابلہ
کرسکتا ہے کثرت کے اعتبار سے مغل اور پٹھان دونون تم سے طاقتور زیادہ ہین جب تک
ایک کو مدد دیکے اپنی حفاظت کا سامان نہ کروگے اوسوقت دونون کے ہاتھون سے
بچ جانیکی کیونکر امید ہوگی ازراہ عنایت میری باتون سے ناراض نہو۔

کو سو یو علاوہ برین دو نون سے دو نون سے دشمنی رکھنے مین فائدہ ہی کیا ہے؟ دشمن سے یقیناً ایک بڑی چیز ہے پر جائے ایک کے دو دشمن رکھنے مین فائدہ کیا ہے لہذا میری را مین تمھین دو نون مین سے ایک کو اختیار کر لینا چاہیے رندھیر سنگھ نے دیر تک تامل کرکے پوچھا حضرت آپ کے نزدیک میرے حق مین کسکی طرفداری مناسب ہے۔

سوامی۔ مثل مشہور ہے کہ ہمیشہ سچ ہی کا بول بالا ہے اس فریق کیطرف ہو جاؤ بغاوت کوئی معمولی گناہ نہین ہے شہنشاہ کی طرفداری ہی مناسب ہے۔

رندھیر سنگھ نے سوچکر پوچھا ارشاد فرمایئے کہ شہنشاہ کون ہے کیا منل اور پٹھان دو نون شاہنشاہت کے مدعی نہین ہین۔ ابھی رام سوامی بولے وہ شہنشاہ وہ ہے جو مالگزاری وصول کرتا ہے۔

رندھیر سنگھ۔ "اکبر شاہ"

ابھی رام سوامی۔ بیشک۔

اسپر رندھیر سنگھ کے چہرہ سے ناراضی کے سامان ظاہر ہونے لگے رفتہ رفتہ اسکی آنکھین سرخ ہو گئین۔ یہ دیکھکر ابھی رام سوامی کہنے لگے رندھیر سنگھ اپنے غصہ کو فرو کرو نہ تمھین شہنشاہ دہلی کی طرفداری کرنیکو کہتا ہوں نہ مان سنگھ کی۔ رندھیر سنگھ نے اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا اور ایک انگلی سے کسی طرف اشارہ کرکے کہا حضرت آپکی مہربانی سے مین اس ہاتھ کو مان سنگھ کے خون مین ڈبو دونگا ابھی رام سوامی بولے دیکھو سنبھلو یہ غصہ کرکے اپنے کام مین خلل نہ ڈالو مان سنگھ کو اسکے گذشتہ قصور پر ہر طرح سزا دو مگر اسوجہ سے تمھین اکبر بادشاہ سے دشمنی رکھنیکی کون ضرورت ہے رندھیر سنگھ نے کہا اگر مین شہنشاہ کا طرفدار ہو جاؤن تو کس افسر کی ماتحتی مین مجھے رہنا پڑیگا کسکو مدد دینا ہوگی کسکی تعظیم کرنی پڑیگی؟ مان سنگھ کی؟ نہین جبتک رندھیر سنگھ زندہ ہے اوسوقت تک ایسی ذلت کا کام کرنیکے قابل نہوگا ابھی رام سوامی افسردہ دل ہو کر رہ گئے اور کچھ توقف کے بعد پوچھا تو کیا پٹھانون کی طرفداری تم کو مناسب معلوم ہوتی ہے رندھیر سنگھ نے پوچھا تو کیا ضرور ہے کہ دو نون مین سے ایک کی ماتحتی اختیار کرین۔

ابہی رام۔ ہان ضرور ہے۔

رندہیر سنگہ۔ تو مین ضرور پٹہانون سے مل جاؤنگا

ابہی رام سوامی نے ایک آہ کہینچی۔ اور خاموش ہوگئے آنسو کا ایک قطرہ آنکہہ مین بہر آیا
رندہیر سنگہ نے نہایت ہی متحیر ہو کر کہا حضرت میرا قصور تو فرمائیے مین اتنا تو جانتا ہون کہ نادانستگی
مین مین کس خطا کا مرتکب ہوا ابہی رام سوامی نے انگوچہے سے اپنی آنکہین پونچہین اور
کہا سنو چند روز سے مین علم نجوم کیطرف زیادہ متوجہ ہوا تم جانتے ہو کہ تم ہی بیٹے جیسا تہا
مجہے تم سے زیادہ محبت ہے خاصکر اوسکے تعلق مین مینے بہت ہی باتون کے دریافت
کرنے مین کوشش کی اتنا سنتے ہی رندہیر سنگہ مضطرب ہو کر دیکہنے لگا اور بڑی دل
گرفتگی کیساتہہ پوچہنے لگا حضرت فرمائیے اسکے متعلق آپ کو اپنے علم سے کیا بات معلوم ہوئی

ابہی رام۔ مغلون کے کسی بڑے افسر کے ہاتہہ سے اسکو بڑا نقصان ہے۔ رندہیر سنگہ کے
چہرہ پر فکر کا ایک غبار سا چہا گیا سوامی جی نے پہر کہنا شروع کیا یہ بات اُس صورت مین
ہوگی جب مغل لوگ تمہارے دشمن ہونگے انکی طرف سے کوئی نہ کوئی خطرہ ضرور ہے
لیکن وہ لوگ اگر تمہارے دوست ہونگے تو کچہہ خوف نہین ہے اسیوجہ سے مین تمہین
مغلون کی طرفداری کیجانب راغب کرتا ہون مین نہین چاہتا تہا کہ یہ بات کو افشا کر کے
تمہین رنج دون مگر انسان کی کوششون سے کچہہ فائدہ نہین ہوتا ہے میرے خیال مین
تقدیر کے احکام ضرور اپنا اثر دکہاتے ہین اسکے بعد پہر بہی اپنے ارادہ پر مستقل رہنا تمہارے
حق مین کیونکر مناسب ہو سکتا ہے رندہیر سنگہ چپ رہ گیا ابہی رام سوامی نے کہا رندہیر سنگہ
قتلو خان کا ایلچی پہاٹک پر کہڑا ہے مینے تمہارے پاس آتے وقت اوسے دیکہا تہا دربانون
نے میرے حکم سے ابہی تک اوسکو تمہارے سامنے آنیکی اجازت نہین دی جو کچہہ مجہے
کہنا تہا کہہ چکا اب اوسکو سامنے بلا کر جو حکم مناسب سمجہو جواب دو رندہیر سنگہ نے ایک آہ
کہینچکر سر اوٹہایا اور کہنے لگا حضرت مدت ہوئی جب سے مینے تو تارا کو نہین دیکہا گویا مجہے یہ خیال
ابہی ہے کہ وہ میری بیٹی ہے اب دنیا مین سوائے اسکے مین کسیکو نہین رکہتا مین آپ کے
ارشاد کو قبول کرونگا اور گذشتہ امور کو بہلا دونگا مین اب سنگ تارا سے دونگا دربان سے

ایلچی کو سپہ سالار کے سامنے لائے دربان حسب الحکم ایلچی کو لے آیا اوسنے قتلو خان کا ایک خط
رندھیر سنگھ کے ہاتھ مین دیا اوسکا مضمون یہ تہا۔ رندھیر سنگھ کو ایکہزار سوارون کی فوج۔ اور
پانچ ہزار اشرفیان قتلو خان کے پاس بہیجنا چاہیے ورنہ قتلو خان کیطرف سے ہیں ہزار
فوج گرد و نواح مندران بہیجی جائیگی۔ رندھیر سنگھ نے خط پڑھکر کہا ایلچی اپنے مالک سے کہو کہ فوج
روانہ کرے۔ بس قاصد نے سر نیچا نہ جھکایا اور واپس چلا گیا بالا یہ تمام گفتگو کھڑکی مین بیٹھی سن رہی تھی

ساتوان باب

بے سروسامانی

قلعہ سے اوس جانب جدہر دریائے امودرا لہرین مارتا ہوا رو رہا تہا تلوتما ایک کمرے مین بیٹھی ہوئی بہرو
کی راہ سے پژمردہ دلی کے ساتھ بیچ دہارے مین ایک بہنور کو دیکھ رہی تہی شام ہو رہی تہی اور
ابر کے ٹکڑے جنہون نے ڈوبتے ہوئے آفتاب کی زرد زرد شعاعون کیوجہ سے آسمان پر بہرے
نقش و نگار بنا رکہے تہے بہتے پانی پر لہرا رہے تہے سطح آب آسمان کے عکس کی نیلی زمین
بنگئی تہی جسکی اس پار لب دریا واقع ہونیوالی اونچی عمارتون اور لمبے درختون کے عکس سے
گلبوٹے دار بنگئے تہے قلعہ کے اندر مور اور سارس اور بہت سے طیور کے شور سے
ایک دلچسپ ہنگامہ برپا تہا بار ہا کوئی نہ کوئی چڑیا شام ہوتے دیکھکر بسیرے کی تلاش مین آسمان
کے نیچے ایک سہولت کیساتھ اپنے ہوا کے رستہ کو طے کرتی جاتی تہی۔ موسم گرما کی ٹہنڈی
خوشگوار ہوا کے جہونکے آہستہ سے آم کی ٹہنیون کو حرکت دیکر اور دریائے امودرا کے
پانی کو چہوکر تلوتما کے زلفون اور اوسکے شانون پر خوشنمائی کیساتھ پڑے ہوئے آنچلون سے
کہیلنے لگتے تہے تلوتما ایک حسین عورت تہی اور اوسکے بے نظیر سراپا تک معزز ناظرین کی
نگاہ پہنچا دینے کی مین کسطرح کوشش کرون۔ مگر ہائے میری بیفائدہ کوشش معزز ناظرین
کبہی تمنے اپنے عنفوان شباب مین عاشقانہ نگاہ سے کسی حسین اور نازنین دوشیزہ لڑکی کے
حسن و جمال کو انکہون پر آتے دیکہا ہے جسکی پیاری صورت تمہارے دل پر اسطرح نقش
ہوگئی ہو کہ کبہی مٹنے کا نام ہی نہ لیتی ہو جسکی حور کی سی صورت گویا خواب مین نظر پڑ گئی ہو۔
اور اندر باہر تمہارے عنفوان شباب ... اور تمہاری تجربہ کاری اور بڑہاپے کی عمر مین جب

تم اپنے کام مین لگے اور اطمینان کیساتھ ستارہے ہو خواہ تم جاگتے ہو یا سوتے ہو ہر وقت پیش نظر رہتی ہو۔ اور باوجود اسکے۔ اسکے بعد بے لطفی کا کوئی اثر نہ باقی رہتا کیونکہ یہ معزز ناظرین کوئی دوشیزہ لڑکی کبھی تم نے دیکھی ہے تو بس تم ہی سمجھ سکتے ہو کہ تلوتما کیسی تھی وہی صورت تھی جو اپنے حسن و جمال سے ہمارے دل کی تاریکی کو دفع کر دیتی ہے ہماری نازنین کیصورت ویسی نہ تھی کہ چنچلی اداؤن کے کمال سے اپنے زہریلے دانت دل مین پیوست کر دئے اسکے پاس تو وہ صورت تھی جو اپنی نرم و نازک اداؤن سے شادمانی کی شبنم دل پر ٹپکاتی ہے وہی صورت تھی جو اس بہار کیطرح جو موسم بہار کی ہوا کے چلنے سے خوشنمائی کیساتھ حرکت پیدا ہوئی انسان کے خیال مین نہایت ہی نزاکت سے حرکت کیا کرتی ہے۔ تلوتما کو سولھوان برس ہے جو نہین معمولاً جسقدر بڑھتی ہین تلوتما کا قد ابھی اسقدر نہین بڑہا تھا۔ نہین اسکے بشرے سے لڑکپن کا ایک اثر نمایان تھا نہ پتلی اور بہت کشادہ محراب دار پیشانی جس سے کامل تحمل اور سکون معلوم ہوتا تھا اس سطح آب کے مثل تھی جسپر چاند کی روشنی پڑ رہی ہو کوسے کی ایسی کالی زلفین اسکی ابروؤن رخسارون گردن اور شانون پر بکھری ہوئی تھین اور باوجود اسکے پیچھے کیطرف موتیونکی لڑی سے بہت سے کالے کالے بالون کا جوڑہ بندھا ہوا تھا اسکے ابروؤنکی بڑی بڑی توسین ایسی معلوم ہوتی تھین گویا کسی مصور کا کام ہے سائے کے مثل نمایان اور بالکل بے عیب تھین۔ اے ناظرین! کیا تمھین شوخ آنکھین پسند ہین؟ اگر ایسا ہے تو تلوتما کو تم پر کامیاب ہونے سے مایوس ہونا چاہئے اسکی آنکھین نازک تھین وہ بجلی کی چمک کی طرح نگاہ بازی کی عادی نہ تھین دونون پیاری کشادہ بڑی نہایت ہی دلربا اور سہولت سے نظر ڈالنے والی تھین اون کا رنگ اوس نازک نیلگونی کے مشابہ تھا جو دلپذیر صبح مین آسمان پر ظاہر ہوتی ہے جب وہ دوشیزہ لڑکی ان بڑی بڑی صاف صاف آنکھون سے دیکھنے لگتی تھی تو کسی دلفریبی اداکا نشان بھی اونمین مخفی نہوتا تھا بلکہ ین سے اسنے دیکھنا سیکھا ہی نہ تھا وہ بالکل سادگی اور بھولے پن سے دیکھتی جس سے صحیح طور پر اسکی دلی سادگی کا پتہ لگتا تھا مگر کوئی شخص اسکے چہرہ کیطرف دیکھتا تو آنکھین نیچی کر لیتی تھی

تلوتما کی چھوٹی سی تو چڑھی ہوئی سی ناک تہذیب کے بار سے واقف ہی نہ تھی دونون لب شیرین گلاب
کے رنگ کے تھے اور انمین ایک دلکش تازگی پائی جاتی تھی وہ چھوٹے چھوٹے تھے اور
کچھ کچھ پائی جاتی تھی۔ انکی پیدایشی وضع ہی مسکراہٹ واقع ہوئی تھی ہائے اون ہونٹون کی
ہنسی کے ایک کی عزت اگر ایکدفعہ بھی تمہاری آنکھون کو نصیب ہو جائے تو خواہ تم
صوفی ہو یا عالم بوڑھے ہو یا جوان اس زندگی مین کبھی بھولنے کا نام ہی نہ لو باوجود
اسکے انمین سوا سادگی اور لڑکپن کے اور کچھ نہ تھا گو تلوتما کے خوبصورت اعضا ابھی
پورے نمونہ کے مرتبے تک نہین پہنچے تھے مگر خدا جانے اسکی نوعمری کے باعث یا اسکے
بدن کی خلقی بناوٹ کے سبب سے خوبصورت ہاتھ پیرون پر موٹاپے کا کوئی اثر نہین پایا جاتا
تھا۔ پیر بھی اسکے پتلے ہاتھ پاؤن گول اور نازک تھے نازک کلائیون مین مارواڑی چوڑیان تھین
گول گول بازوؤن پر پہونچیان اور جوشن تھے پیاری پیاری انگلیون مین چھلے تھے پتلی کمر مین
کردھنی تھی بھرے بھرے ہوئے شانون پر سونے کی زنجیر تھی اور صراحی دار گردن مین جڑاؤ ہار تھا
تمام اعضا کی بناوٹ بھی وضع نہایت ہی خوبصورت واقع ہوئی تھی اپنے کمرہ کی کھڑکی مین تلوتما
کیون تنہا بیٹھی ہے کیا وہ شام کیوقت سنہرے آسمان کو دیکھ رہی ہے اگر ایسا ہے تو اسکی
آنکھین زمین مین کیون گڑی جاتی ہین؟ کیا وہ لب دریا کے خوشگوار ہوا کے جھوکون سے خوش
ہو رہی ہے اگر ایسا ہے تو پسینے کے چھوٹے چھوٹے قطرے اسکی پیشانی پر کیون نمودار
ہو رہے ہین؟ ہوا اسکے چہرہ کو ایک ہی جانب کو چھو سکتی ہے تو کیا وہ ان مویشیون کی نگہبانی
کر رہی تھی جو میدان مین چر رہے ہین؟ نہین یہ بھی نہین کیونکہ مویشیون کے گلے گردن جھکائے
بھاگے جاتے ہین کیا وہ کوئل کی کوکو پر کان لگائے ہے اگر ایسا ہے تو وہ اسقدر متفکر کیون
ہو رہی ہے نہین تلوتما کچھ دیکھتی سنتی ہے وہ تو ایک دلچسپ اور دلسوز خیال
مین ڈوبی ہوئی ہے اس کمسنی مین کس تصور نے اسکی تمام ہوشیاریون کو جذب کر لیا اسکے
سینہ مین پہلے پہل عشق نے جادو بھرا اثر کی گرمی پہنچی ہے شاید ایسا ہی ہے ایک سہیلی نے
چراغ جلا کر رکھدیا ہے تلوتما نے یہ خیالات چھوڑکر ایک کتاب لی اور روشنی مین بیٹھ گئی وہ
پڑھنا جانتی تھی ابھی رام سوامی سے اسنے سنسکرت پڑھی تھی وہ کیا پڑھ رہی ہے کدم دار

اس کتاب سے اسکا دل خوش نہین ہوا تہوڑی سی پڑہکر رکہدی اسکے بعد اسنے سنیہ ہو کی وساودت لی کچھ دیر پڑہا اور خیالات مین غرق ہوگئی پہر پڑہا اور تصور مین کہو گئی آخر اسکا دل خوش کرنیمین وساودت کو بہی ناکامی ہوئی تب گوبندہ کو لیاس کتاب نے کچھ دیر خوش کیا لیکن جیسے ہی اس نظم پہونچی۔ نظم

کچھ صدا آتی ہے تیری چوڑیون کی اسگہڑی ۔۔۔ ہو بہو کہاتی ہین یہ تیری ہی چغلی اے حسین
ہوکے بے آرام شوق ہمکناری مین تری ۔۔۔ بلگئی ہین دشمن جان تیری سن ای نازنین

شرم سے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور کتاب ہاتہ سے پہینکدی بعد ازان تہوڑی دیر تک چپ چاپ بیٹہی رہی قلم دوات پاس رکہی تہی اب اسنے ایک بیخودی کے عالم مین پلنگ کی چادر ہی پر یون لکہنا شروع کردیا۔ کمرہ۔ دروازہ۔ درخت آدمی وغیرہ رفتہ رفتہ پلنگ ایکطرف سے ان لفظون سے بالکل بہر گیا جب کچھ جگہہ نرہی تو وہ چونک کر اپنے ہوش مین آئی اور خیال کیا کہ کیا کر رہی ہون اپنی باتون پہ ہنسی اور پڑہنا شروع کیا دیکہون کیا لکہا ہی درخت سنجون شیوجی۔ جہاڑ پان پتے بدخلی۔ قلعہ یہانتک پہنچکر جہک گئی اور کیا لکہا ہے دکنور جگت سنگہ، تلوتما کا چہرہ شرم سے سرخ ہوگیا بیوقوف لڑکی کمرہ مین کون ہے۔ بہو تو ایسی شرمائی جاتی ہے۔ کنور جگت سنگہ تلوتما نے اس نام کو دوتین مرتبہ پڑہا اور دروازہ کیطرف دیکہا اور پہر پڑہا جسطرح ایک چور چپکے ہی کر رہا ہے تلوتما کو کچھ دیر تک اس لفظ کے پڑہنے کی جرأت نہوئی کہ مبادا کوئی آجاوے اور پڑہتے دیکہ لے لیک کر پانی لائی اور دہو ڈالا مگر مٹنے کا اطمینان نہوا اس مقام کو اپنے آنچل سے خوب پوچہا اور پہر غور کرکے دیکہا کہ تہوڑا اب بہت پڑہا جاتا ہے اگرچہ کچھ نشان بہی نہین باقی تہا لیکن اسے ایسا معلوم ہوا کہ وہ لفظ ابہی تک پڑہ لیا جاویگا اس مقام کو پہر دہویا اور پہر پوچہا تو بہی اوسکے خیال مین یہی ہے کہ ابتک باقی ہے۔

آٹہوان باب

بمالا کا مشورہ کرنا

بمالا ابہی رام سوامی کے جہونپڑے مین کہڑی تہی اور وہ اپنی چٹائی پر جو زمین پر بچہی تہی بیٹہے

بمالا کنور جگت سنگ سے ملاقات ہونیکی سرگذشت بیان کر رہی تھی جب سب کہہ چکی تو بولی
آج چودہوان روز ہے کل پورے پندرہ روز ہوجائینگے۔
ابہی رام سوامی۔ ہان تو تمہارا کیا قصد ہے۔
بمالا۔ حضرت اسی بارہمین صلاح لینے کیلئے تو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوئی ہون۔
سوامی جی۔ میرے نزدیک تو صلاح یہی ہے کہ اب اس بارہمین غور زیادہ نہ کرو
بمالا بالکل خاموش ہو کر رہ گئی۔
ابہی رام سوامی تم ایسی مغموم کیون نظر آتی ہو۔
بمالا۔ اچھا تلوتما کے بارے مین کیا کیا جائے۔
ابہی رام سوامی۔ کیون کیا اسکے دل مین تخل کی کونپلین نکل آئین کچھہ توقف کرکے
بمالا بولی حضرت مین آپکی خدمت مین کیا عرض کرون اس مبارک گذشتہ چودہ روز مین
راتدن اسکی حرکتونکو مین چھپائے رہی اور مجھے کامل یقین ہوگیا ہے کہ تلوتما ایک بڑا
بھاری غم برداشت کیا کرتی ہے سوامی جی نے ہنسکر جواب دیا تم عورتون کا قاعدہ ہے
کہ جہان محبت کے آثار دیکھے فوراً یقین کرلیا کہ بڑی گہری محبت ہے اے بمالا تلوتما کی آیندہ
شادمانی مین جو خلل پڑا ہے اسپر متردد نہو ایسی کچہ ہونیکے باعث انکے دل کا پیمانہ بہلی ہی لگا
پر مضطرب ہوا ہے اسمین کچھہ شک نہین کہ وہ جگت سنگ کو بہولجائیگی اس معاملہ مین جو گفتگو ہو
اوسکی غایت اسیقدر کرنی چاہیئے کہ ان باتون سے تلوتما کے روکنے کی کوشش کیجائے
بمالا۔ جناب ایسا نہین ہے تلوتما مین جو عشق کے آثار دیکھے جاتے ہین وہ اس قسم کے ہین نہین
جیسا کہ آپ ارشاد فرماتے ہین ان چودہ دن کے اندر اسکے خلق مین ایک قسم کا تغیر ہوگیا ہے
مجھسے اپنی سہیلیونکے بولنے چالنے مین اسکو راحت نہین ملتی ہے نہین آجکل کبھی شاید وہ
کسی سے بات چیت کرتی ہو بلکہ کسی سے بولتی ہی نہین ہے اسکی کتابین پلنگ پر پڑی سڑ
رہی ہین اسکے پہول بے پانی کے سوکھا کرتے ہین اسکی غفلت سے چڑیونکو سیپ لگی جاتی
ہے نہ وہ کہاتی ہے نہ وہ سوتی ہے نہ وہ اپنی آرایش کا سامان درست کرتی ہے اسکی لڑکی جو
کبہی فکر کے پاس نہین پہٹکتی تہی اب فکر ہی فکر مین ڈوبی رہتی ہے تلوتما کی صورت پہ تو اب زردی

چھا گئی ہے ابھی رام سوامی دیر تک سکوت مین رہے پھر کہنے لگے مین اس خیال مین تھا کہ پہلی
ہی نظر سے گہری محبت جوش نہین مارتی ہے مگر عورت کے مزاج اور خاصکر ہندو لڑکیون کی طبیعت
کا حال بھگوان ہی جانتا ہے مگر تم کیا کرنا چاہتی ہو اس نسبت پر رندھیر سنگھ تو ہرگز راضی نہ
ہو گا۔

بملا۔ اسبات کا مجھے بہت بڑا خوف تھا جو ابتک بیٹے نہ اسکا حال ظاہر کیا اور نہ شوالدین جگت سنگھ
کو اپنا نام و نشان بتایا مگر ابتو عالی مرتبہ سنگھ یہان پر بملا کے چہرہ مین ایک خفیف سا تغیر ہو گیا
مگر ابتو انکا قصد ہے کہ مان سنگھ سے دوستی کر لین اسصورت مین جگت سنگھ کو اپنا داماد قبول
کرنے مین کیا قباحت ہے۔

ابھی رام سوامی۔ اس شادی پر مان سنگھ کیون راضی ہونے لگے۔

بملا۔ اگر وہ نہ مانینگے تو کنور جی کو اپنے معاملہ مین آپ اختیار ہے۔

ابھی رام سوامی۔ وہ خود جگت سنگھ ہی رندھیر سنگھ کی بیٹی سے کیون شادی کرنے لگا۔

بملا۔ ذات کی خرابیون سے دونون خاندان مین سے کونسا خاندان محفوظ ہے کیا دھر سنگھ کے
مورث اعلی ابھی یدو کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔

ابھی رام سوامی۔ بھلا ایسے خاندان کی لڑکی مسلمانون کے سالے کے بیٹے کیساتھ کیونکر
بیاہی جاسکتی ہے۔

بملا نے نگاہ گڑھو کر سوامی کیطرف دیکھا اور کہنے لگی آخر یہ کسوجہ سے نہین ہو سکتا کونسا گھرانہ یدو
کے خاندان سے گرا ہوا ہے ان باتون پر سوامی جی کی آنکھون سے آگ برسنے لگی اور وہ
بڑی سخت آواز سے چلائے کمبخت کیا اپنی بدقسمتی کو تو بھول گئی! دور ہو میرے سامنے سی

نوان باب

شیخ خاندان

جب جگت سنگھ اپنے باپ سے رخصت ہو کر روانہ ہوا پٹھانون کی فوج مین خوف اور دہشت پھیل
گئی کنور جگت سنگھ نے صرف پانچ ہزار فوج کی مدد سے قتلو خان کی پچاس ہزار فوج کو دریائے
سوبرن ریکھا کے اوس پار بھگا دینے کا وعدہ کر لیا تھا گو اس کامیابی کے حاصل کرنے سے وہ ہنوز

دور تہا مگر جہان آباد سے کوچ کرنیکے بعد وہی ہفتہ کے اندر افسری فوج کی حیثیت سے جو اوصاف اسکے
مین ہوئے ایسے تہے کہ اونکی خبر سنکر مان سنگہ کہتے لگے قوم راجپوت کے نام کی اگلی برکت شاید
میرے شہزادون کے ایسے فرزند کے ہاتہہ سے پہر زندہ ہوگی جگت سنگہ نے بخوبی سمجہہ لیا کہ
پانچ ہزار فوج سے پچاس ہزار آدمیون کو بیچ میدان مین شکست دیدینا خیال سے باہر
ہے ایسی روش اختیار کرنے سے یقیناً شکست اور موت ہی کا سامنا ہوگا لہذا اس نتیجہ سے
بچنے کیلئے روبرو مقابلہ کرنیکی کوشش سے قطع نظر اوسنے جنگ جوئی کا ایک اور طریقہ اختیار
کرلیا اسنے ہمیشہ اپنی چہوٹی فوج گہنے جنگلون اور غیر سطح زمینون کے نشیبون مین جو اس
ملک مین واقع تہے بالکل پوشیدہ رکہی اپنے خیمہ کے نصب کرنیکے لئے اسنے ایسے مقامات کو
چن لیا جو ٹیلون کی آڑ مین تہے اور ایسے تہے کہ کوئی پاس ہی ہو تو پتہ لگ نہ سکے اسطرح رہتا
تہا اور جہان پٹہانونکی فوج کی خبر پاجاتا کہ جہونی ہے تو سمندر کی موج کیطرح اچانک نکلکر اوسکو بیخ
دبن سے اوکہاڑ ڈالتا تہا اسنے بہت سے جاسوس بہم پہنچائے جو مختلف وضعون پر میوہ
فروشون۔ تہیلی والون۔ فقیرون۔ جوگیون۔ برہمنون جٹیون کے بہیس مین جاکر غنیم کے
ارادون اور روانگی کی خبرین لایا کرتے تہے جہان کہین خبر ملی وہ پہرتی اور چالاکی سے
اپنی فوج کسی ایسے مقام پر پہنچا دیتا تہا جہان سے غنیم کے نزدیک پہنچتے ہی بغیر اسکے کہ
غنیم پہنچ جائے حملہ کرنے کا بہت اچہا موقع مل جاتا تہا اگر پٹہانون کا کوئی بڑا گروہ ہوتا تو
وہ حملہ کرنیکی کوشش نہین کرتا تہا وہ جانتا تہا کہ اسکی موجودہ ترقی کیلئے ایک شکست
ہونیکا ہی مطلب نیست و نابود ہوجانا ہے اسلئے اگر ایک لڑائی مین بہی وہ شکست کہا گیا
تو ساری ترقی جاتی رہیگی مگر ایسی حالتون مین وہ یہ کرتا تہا کہ جب دیکہتا کہ پٹہان لوگ نظر سے
غائب ہوگئے تو ہوشیاری کیساتہ اونکے پیچہے روانہ ہوتا اور لوانکی رسد اور گہوڑے وغیرہ
وغیرہ لوٹ لیتا تہا اور اگر برخلاف اسکے پٹہانون کے گروہ ہوتے تہے تو جبتک جہان وہ جاتا
تہا پٹہان لوگ وہان نہ پہنچ لیتے وہ چپ چاپ اپنی کمینگاہ مین بیٹہا رہتا اور جہان موقع
ملا وہ ہوکے شیر کیطرح شور و غل کرکے دشمن پر آپڑتا تہا اور کاٹ کے ٹکڑے کردیتا تہا۔
ایسے اوقات مین پٹہانون کو یہ معلوم ہوتا تہا کہ دشمن کے ہاتہون اور اسی لئے وہ لڑائی

کیلئے بالکل تیار نہین ہوتے بار بار دشمنون کے ہاتھون مین پٹھانون نے بے لڑے بھڑے
بہت سی جانون کا نقصان اوٹھایا اسیطرح پر بہت سے آدمی ضایع ہوئے پٹھان لوگ
نہایت ہی مضطرب تھے اور جگت سنگہ کے آدمیون کے پیس ڈالنے کی غرض سے اس تاک
مین تھے کہ ہیچ سپاہ ان مین مقابلہ کرین مگر یہ کوئی نہین بتا سکتا تہا کہ جگت سنگہ کے لوگ کہان
ہین پٹھان سپاہیونکی زندگی ختم ہونیکے وقت موت کے قاصدون کیطرح صرف ایک ہی
مرتبہ وہ ظاہر ہوئے اور اپنا خونریزی کا کام کرتے ہی فوراً غائب ہو گئے جگت سنگہ حیلہ بازئین
اوستاد تہا اسنے پانچہزار فوج کو ہمیشہ اپنے ساتہہ نہین رکہا ہزار یہان پانچسو وہان دوسو
ایک جگہہ دوسو ایک مقام پر غنیم کے کہین موجود ہونیکی خبرین جہان اسے پہنچین اسنے
اپنی اپنی فوج کو گروہ گروہ پر تقسیم کر دیا اور ہر ایک گروہ ضرورت کیلئے تیار ہو گیا جو وقت
ایک کام پورا ہو جاتا تہا پھر وہ اپنے آدمیون کو اوسی مقام پر زیادہ دیر تک نہین ٹھہرنے
دیتا تہا حالانکہ پٹھانون کو ابہی تک نہین معلوم ہونے پایا تہا کہ راجپوت لوگ کہان ہین اور کہان
نہین ہین فوج کے تلف ہونیکی خبرین قتلو خان کے کان تک روزانہ پہنچتی رہتی تہین ہر شخص
اپنے ساتہہ ایک تازہ مصیبت کی خبر لاتا تہا آخرالامر چاہے کیسی ہی ضرورت ہو تہوڑے
آدمیون سے قلعہ سے باہر نکلنا پٹھانون پر دشوار ہو گیا انکے گروہ یکبارگی روک دیئے
گئے سپاہیون نے قلعہ کے اندر پناہ لی اور رسد باہم پہنچانا نہایت ہی دشوار ہو گیا اس امر
کی خبر پاکر کہ ملک جو پہلے اسدرجہ غارت کیا جاتا تہا اب جگت سنگہ نے اسکے لئے کچہہ ایسی
حمایت کی ہے۔ مان سنگہ نے اپنے بیٹے کو مفصلۂ ذیل خط لکہا۔
شیر خاندان! مجہے یقین آگیا کہ تمہارے ہی ہاتہون شہنشاہ کی سلطنت کا پٹھانون سے
پیچھا چھٹیگا تمہاری کوششونکی کمک کیواسطے دس ہزار سپاہی مین اور روانہ کرتا ہون۔ کنور
جگت سنگہ نے جواب مین لکہا حضرت جو آپکی مرضی ہو اگر فوج آئیگی تو اور بہتر ہو گا مگر مین آپکی مہربانی
سے مہابخت [illegible] فوج ہی سے اپنی کہتریون کے ایسے عہد کی حفاظت کرونگا سپاہیانہ سرگرمی
مین ڈوبا ہوا کنور جگت سنگہ بالائی مزاحمت کے کامیابی حاصل کرنیمین مشغول رہا۔
شیلشو اندہ بی گیا اس دوشیزہ کی یاد جسکی جادو بھری سادی نگاہ نے تمہارے شوالہ [illegible]

اس بہادر کو مغلوب کر لیا تھا لڑائی کے شور و ہنگامہ میں اسکے دل سے جاتی رہی تھی اگر ایسا ہے
تو جگت سنگھ تمہاری ہی طرح بالکل پتھر کا بنا ہوا ہے اب ہم بمالا کے پاس چلیں دیکھیں کہ جگت سنگھ
پتھر ہے یا آدمی ہا یہ لڑائی کے ہنگامہ دیکھیں مگر بملا ہی ان سب میں زیادہ دلچسپ ہے ۔

دسوان باب

مشورے کے بعد تیاری

جس روز ابھی رام سوامی نے بملا کو اپنے وہان سے نکالدیا ہے اوسکے دوسرے دنکی شام کو وہ
اپنے کمرہ مین سنگار کر رہی تھی ایک پچیس برس کی عورت اور ان باتون مین مشغول ہے اور کیون
نہو کیا جوانی کسی خاص عمر کیساتھ گذر جاتی ہے ہرگز نہین جوانی فقط حسن اور عشق کے جانے سے
جاتی ہے جس عورت کے پاس دولت حسن نہین ہے وہ اپنی امنگون پر آنیکے وقت ہی
بوڑھی ہے اور جسکے پاس دولت حسن ہے اوسکو دائمی جوانی حاصل ہوئی عورت کا دل عشق
اور لطف جوانی سے ناواقف ہے وہ کبھی جوان نہین ہے اور جس نے ان باتون کا تجربہ کیا ہے
وہ کبھی بوڑھی نہین ہے اس سن مین بملا کے بدنپر ایک دلگیر تازگی پائی جاتی ہے اور اوسکا
دل عشق اور ادن خیالات سے بھرا ہوا تھا جو عشق کیجانب سے الہام کیے جاتے ہین القصہ کہ
عمر سے حسن اور پختہ ہو جاتا ہے یہ ایک ایسی بات ہے جسکو اس قصہ کا ناظر اگر اوسکی عمر کچھ بھی گذری
ہے تو بہت جلد تسلیم کریگا جس شخص نے اسکے پان مین رنگے ہوئے یاقوت کے ایسے ہونٹون
کو دیکھہ لیا ہو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ جوان نہین ہے جس کسی نے اوسکی جلدی جلدی نگاہ بازی
کرنیوالی کاجل کی لگی بڑی بڑی آنکھون کو دیکھا کیا وہ اسکو کسی پچیس برس کی معشوقہ سے کمسن
نہین تصور کریگا کیسی پیاری دونون آنکھین تھین اس خوشنمائی سے ادہر سے ہوئے ایسی
روشن ۔ ایسی جلد جلد نگاہ بازی کرنیوالی بعض عورتونکی آنکھین دلربائی کی شایق اور
ایسی معلوم ہوتی ہین کہ گویا نرگس بیمار کیطرح ہمیشہ نظر بازی کی مشتاق ہین بملا کی آنکھین
اس قسم کی تھین اس قصہ کے پڑہنے والے سے مین کہہ چکا ہون کہ بملا جوان تھی نہین
اسکی صورت دیکھکر فوراً یہ خیال آجاتا تہا کہ ایک دائمی شباب سے وہ شادمان رہتی ہے
جسنے اسکی جلد دلگداز ملائمت پر چہرہ کا رنگ جو چمپا کیطرح چمکتا تھا دیکھہ لیا اسنے انصاف

کرکے یہی کہا کہ کسی دلفریب سولہوین برس کی لڑکی کا بدن شاید اس سے کچھ زیادہ نرم ہو جسنے چھوٹی خوبصورت زلفون کو دیکھا جو ایک دلفریب بیساختگی کیساتھ کانون کے پیچھے سے نکلکر اسکے رخسارون پر پڑی ہوئی تھین وہ قایل ہوگیا کہ کبھی کسی جوان عورت کے بال اسکے رخسارون پر نہین بکھرے تھے۔

معزز ناظرین! مہربانی کرکے میری عرض قبول کیجیے اپنی آنکھین کھولکر دیکھیے۔ دیکھیے بمالا آئینہ کے سامنے بیٹھی ہوئی اپنی بالون کو سنوار رہی ہے دیکھیے اپنے کتنے بالونکی لٹ ہاتھہ مین لئے وہ کنگھی کر رہی ہے۔ دیکھیے ایک دزدیدہ تبسم کیساتھہ آئینہ مین اپنی جوانی کے حسن وجمال پر وہ غور کر رہی ہے آہ اسوقت نیچی آواز مین اسکے ہونٹھون سے شکر ریز نغمے نکل رہے ہین۔ نہین اگر تمہارے دل مین شوق ہے تو تمہین اجازت ہے کہ آئینہ مین نظر آنیوالی نیم قد کی لگاوٹ باز اور اوسپر نظر ڈالکر اپنی آنکھونکو خوش کرو جبہی تم صفائی سے کہہ سکوگے کہ یہ ادائین زمانہ بھر کو فتح کرنیوالی ہین کہ نہین یہ سب باتین دیکھہ سنکر اب بتاؤ کہ تمہارے خیال مین کون جوان معشوقہ زیادہ دل ستان ہے چوٹی گوندھکر بمالا نے جوڑا نہین باندھا بلکہ اوسکی پیٹھہ پر پڑا رہنے دیا اسکے بعد ایک معطر رومال سے منہ پوچھا پھر ایک خوشبودار پان کھا کر اپنے ہونٹ سرخ کئے پھر انگیا پہنی جسپر موتی ٹکے ہوئے تھے اپنے ہر ہر عضو کو سونیکے جڑاؤ گہنون سے آراستہ کیا زرکار چوبی کے کپڑے پہنے اور جوتیان پہنین جنمین مونگے جڑے ہوئے تھے اور نہایت خوشنمائی کے ساتھہ گندھی ہوئی چوٹی کے آس پاس موتیون کا وہ ہار لپٹا جو کنور جگت سنگہ نے عنایت کیا تھا کپڑے پہنکر خوب آراستہ ہوکر بمالا تلوتما کے کمرہ مین گئی اسکو دیکھکر تلوتما نہایت متعجب ہوئی اور ہنسکر پوچھنے لگی بمالا کیون یہ کپڑے کسلئے پہنے ہین

بمالا۔ تم کو اس سے کیا غرض۔

تلوتما۔ سچ بتاؤ کہان جاتی ہو۔

بمالا۔ میری پیاری تم سے یہ کس نے کہا کہ مین کہین باہر جاتی ہون۔

تلوتما شرما گئی اور اوسکی گھبراہٹ دیکھکر بمالا نے مسکراکر کہا مین دور جاتی ہون تلوتما کا چہرہ خوشی سے کھلے ہوئے کنول کیطرح شگفتہ ہوگیا اسنے نیچی آواز مین بمالا سے پوچھا آخر کہو

تو تم کہان جاتی ہو۔

بمالا۔ جو تمہارے دل مین ہے بس وہین۔

تلوتما۔ اپنی آنکھین بمالا کے چہرہ مین گڑو دین۔

بمالا۔ اچھا سنو تلوتما کا ہاتھ پکڑکر اوسے کھڑکی کے پاس لیگئی اور کہنے لگی "مین شیلیشوارہ کے شوالہ مین جاتی ہون وہان ایک کنور جی سے ملنا ہے" کسی شدید جوش کے سبب سے تلوتما کے چہرہ پر پیچ وتاب کے آثار نمایان ہونے لگے اسنے کچھ جواب ندیا بمالا اپنی بات یون بیان کرنے لگی۔ مینے ابہی رام سوامی سے کہا تہا تمہارے باپ کی رائے مین جگت سنگہ کی شادی تمہارے ساتھ کسیطرح نہین ہو سکتی اس امر کی درخواست کو تمہارے والد حقارت کی نگاہ سے دیکہین گے۔ اس واقعہ کی خبر اسکے کان تک ضرور پہنچ جائیگی "مین اپنے طالع کی بڑی ممنون" اگر بیجڑ لی اور سزا سے بہاگ سکون سر جہکا کر نیچی آواز سے تلوتما نے کہا "پھر کیون جاتی ہو"

بمالا۔ کیون؟ مینے کنور جی سے آج رات کو ملنے اور اپنا نام اور خاندان بتانے کا وعدہ نہین کیا ہے مین نہین کہہ سکتی کہ نالی ہم لوگون کا نام جانکر وہ کیا بتا سینگے مگر آؤ اب ہم نام اپنا بتادین۔ انہین اختیار ہے کہ جس معاملہ مین جو مناسب سمجہین کرین اگر حقیقت مین کنور جی تمہین چاہتے ہین تو قبل اسکے کہ بمالا کی بات ختم ہو تلوتما نے آنچل سے منہ ڈہانک لیا اور کہنے لگی تمہاری باتین سنکر مجہے شرم معلوم ہوتی ہے جہان تمہارا جی چاہے جاؤ مگر نہ میرا حال کسی سے کہنا اور نہ کسی اور کا حال مجہے کہنا بمالا پھر ہنسی اور کہنے لگی کہ تم سے کسنے کہا تہا کہ اس بچپنے ہی کی عمر مین عشق کے سمندر مین غوطہ لگاؤ تلوتما چلا کے بولی بس اب جاؤ اب تمہاری اور کوئی بات نہ سنونگی۔

بمالا۔ تو مین شوالہ نہ جاؤنگی۔

تلوتما۔ کیا مین تم سے کہین جانیکو کہہ رہی ہون؟ تمہارا جہان جی چاہے جاؤ۔ بمالا نے ہنسکر کہا تو مین شوالہ نہ جاؤنگی تلوتما نظر نیچی کرکے بولی "جاؤ" بمالا پھر ہنسی تہوڑی دیر کے بعد کہنے لگی مین جاتی ہون۔ جبتک نہ پلٹ آؤن تم نہ سونا تلوتما کے ہونٹہ

ایک ہنسی نمایاں ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ گویا وہ کہتی ہے کہ بھلا میں کیسے سو
سکتی ہوں۔ بمالا اس بات کو سمجھ گئی جب بمالا جانیکو ہوئی اپنا ایک ہاتھ تلوتما کی کندھی
پر رکھکر دوسرے سے تھوڑی پکڑی اور کچھ دیر تک اسکے چہرہ کو غور سے دیکھتی رہی۔
جسپر بھولے پن کے عشق کا نور چمک رہا تھا پھر محبت سے ایک بوسہ لیا جب وہ جا چکی
تو تلوتما نے دور سے دیکھا کہ اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے ہیں ویسے ہی اشمنی کمرہ کے
دروازہ پر آئی اور بمالا سے کہنے لگی تم کو سرکار بلاتے ہیں یہ سنکر تلوتما آگے بڑھی اور
بمالا کے کان میں کہا وہاں جانے سے پہلے کپڑے بدل ڈالو

بمالا - کچھ ڈر نہیں -

بمالا رندھیر سنگھ کی خوابگاہ میں گئی رندھیر سنگھ لیٹا ہوا تھا ایک خادمہ پیر دبا رہی تھی دوسری
پنکھا جھل رہی تھی بمالا نے پلنگ کے پاس جاکر پوچھا صاحب کیا حکم ہے۔
رندھیر سنگھ نے سر اٹھایا اور متعجب ہو کر پوچھا بمالا کیا تم کسی کام کو جاتی ہو۔

بمالا - جی ہاں مگر آپ کہئے آپ کا کیا حکم ہے۔

رندھیر سنگھ - تلوتما کیا کرتی ہے؟ پہلے وہ بیمار تھی اب تو بالکل تندرست ہے۔

بمالا - جی ہاں اچھی ہے۔

رندھیر سنگھ - تم پنکھا لیکر تھوڑی دیر جھلو اشمنی کو جانے دو تلوتما کو بلا لائے جو عورت پنکھا
جھل رہی تھی باہر چلی گئی بمالا نے اشمنی سے اشارہ کیا کہ باہر میرا انتظار کرے رندھیر سنگھ نے
دوسری خادمہ سے کہا تم بھی جاؤ کچھ پیڑے بمالا دو جو عورت پاؤں دبا رہی تھی وہ بھی
باہر گئی۔

رندھیر سنگھ - بمالا آج تم نے یہ کپڑے کیوں پہنے ہیں۔

بمالا - مجھے کچھ ضرورت ہے۔

رندھیر سنگھ - کیا ضرورت تھی مجھے بھی تو سناؤ۔

بمالا - اچھا تو سنئے۔

یہ کہکر سننے رندھیر سنگھ کو اون آنکھوں سے گھورنا شروع کیا جو کیوپڈ کے میدان

جنگ سے مشابہ تھین۔

بمالا۔ اچھا سنئے مین ایک بُت پرست عورت ہون اپنی سنت پوری کرنے جاتی ہون۔ یہ کہکر فوراً جھپٹ کر باہر نکل آئی۔

گیارھوان باب

اشمنی کی پیام رسانی

جبتک یہ باتین بیان رہین اشمنی اشارہ کے موافق باہر بمالا کا انتظار کرتی رہی بمالا نے آکر اس سے کہا۔ اشمنی مجھے تم سے کوئی پوشیدہ بات کرنی ہے۔

خادمہ۔ تمہاری پوشاک ہی سے سمجھی تھی کہ آج کوئی بڑا کام ہے۔

بمالا۔ ایک بڑے بھاری کام کیلئے مین بہت دور جاتی ہون مگر رات کا وقت ہے اکیلی نہین جا سکتی نہ صاف طور پر کسی اور شخص کو اپنے ہمراہ لیجا سکتی ہون اسلئے تم میرے ہمراہ چلو۔

اشمنی۔ کہان جاؤ گی۔

بمالا۔ اشمنی پہلے تو تمہاری اسطرح پوچھنے یا پچھنے کی عادت نہ تھی۔

اشمنی کچھ شرماکر کہنے لگی اچھا تو تھوڑی دیر انتظار کرو مین گھر کا کام کرلون تو آؤن۔

بمالا۔ ایک بات اور سنتی جاؤ فرض کرو کہ آج تم سے کسی اگلے زمانہ کے آدمی سے ملاقات ہو تو وہ تمہین پہچان سکیگا۔

اشمنی نے متعجب ہوکر پوچھا اسکا کیا سبب ہے۔

اشمنی دیر تک خاموش کھڑی رہی اسکے بعد گھبرائی ہوئی آواز مین کہا۔ یساون دیکھنے کے وقت میری زندگی وفا کریگی۔

بمالا۔ وہان وفا کریگی "

اشمنی۔ کنور جی بیشک مجھے پہچان لینگے۔

بمالا۔ تو تم کو نہ چلنا چاہئے مگر مین اب کسے ساتھ لون مین اکیلی تو نہین جاسکتی

اشمنی۔ کتنے دن سے مینے کنور جی کو نہین دیکھا۔

بھالا - اپنا شوق جسطرح بن پڑے ۔ اسوقت رہنے دو مگر اب مین کیا کرون -
بھالا غور کرنے لگی اشمنی نے منہ چھپا کر ہنسنا شروع کیا ۔
بھالا - تمہارا برا ہو بوجہ اور بے سبب ہنس کیون رہی ہو ۔
اشمنی - مجھے یہ خیال آگیا میرا پیارا دگیا تمہارے ساتھ جائے تو کیا ۔
بھالا نے خوش ہو کر کہا ہان خوب کہی اوسی چیلا کو مین ساتھ لیجاؤنگی ۔
اشمنی تعجب سے کہنے لگی تم نے مجھپر بڑی مہربانی کی مین دل لگی سے کہتی تھی ۔
بھالا - دل لگی کی بات نہین ہے مجھے احمقون سے کچھ بدگمانی نہین ہے اندہے کے آگے راتدن دونون برابر ہین برہمن کوئی بات سمجھے ہی گا نہین اس سے مجھے کچھ اندیشہ نہین ہے مگر وہ ساتھ جانے پر راضی کیون ہونے لگا اشمنی نے ہنسکر کہا اسبات کو مجھپر چھوڑ دو مین اوسے لے آؤنگی - تھوڑی دیر تک پہاٹک پر انتظار کرو اس گفتگو کے بعد اشمنی ایک جھونپڑے کیطرف جو قلعہ ہی مین تہا قدم بڑہا کر چلی گئی اس سے قصہ کے ناظرین ابہی رام سوامی کے چیلے گیاپتی بدھیا وگیا کو پہچان چکے ہین یہ بھی ظاہر کیا جا چکا کہ بھالا نے کسی بات پر اسکو راسک داس سوامی ؟ نامی چیلا، کا خطاب دیا تہا ۔
اس جھونپڑے مین یہی شخص رہتا تہا یہ شخص لمبان مین نوفٹ کا تہا چوڑان مین بدقت ایک فٹ ہوگا اسکے پیر کمر سے ایڑی تک اندازاً چھ فٹ کے ہونگے اور موٹائی مین اندازاً پتلی پتلی دو لکڑیون کے مشابہ تہے اسکے رنگ نے گویا جسم کی تقسیم شدہ بادشاہت پر روسیاہی سے قبضہ کر لیا تہا شاید بالکل لکڑی سجھکا آگنی* اسکے پیرون پر جلا دیتے کیواسطے اگر بیتہا مگر رطوبت سے اسقدر خالی پا کر جلی ہوئی لکڑی کیصورت مین انہین چھوڑ گیا اسکے بڑے قد کو دیکھکر خیال ہوتا تہا کہ علم و لیاقت دونی ہوگی تمام اعضا مین سے ناک نہایت ہی بلند قامت پر واقع ہوئی تہی بہ نسبت اس مقام کے اور تمام مقامات پر عموماً گوشت کم تہا اسکی گوما پالکی لیجانے والے اور بے کہارون کیطرح چارو نطرف سے منڈی ہوئی تہی نوکو نکلے ہوئے بالونکی ٹھوٹیان ابہی بالکل چھوٹی چھوٹی تہین اور بہت سے سوئیونکی مثل چھدی ہوئی تہین اسکی پیشانی پر ملک کی وضع اور کیفیت کسیقدر باشان و شوکت معلوم

* آگ کا دیوتا ۔

ہوتی تھی گیا پتی بدہیا وگیا خطاب اوسنے بیوجہ نہین پایا تھا اُسکا ذہن معمول سے زیادہ تیز تھا لڑکپن مین اوسے سنسکرت گرامر کو چٹیسی[1] مین شروع کیا سات مہینے سے زیادہ ہوئے ہونگے کہ اسنے قاعدہ کو متن[2] و شرح دونون حیثیتون سے بزبان یاد کرلیا۔ خواہ پنڈت اچارجی کی مہربانی سے خواہ اپنے درجہ کی محنت ومشقت سے وہ پندرہ برس تک پڑہتا رہا اور اسم کی بحث کو پورا کیا بعدازان دوسری بحث کیطرف متوجہ ہونے سے پہلے اوستاد نے اپنے دل مین کہا آؤ۔ تو اس سے اسم کی بحث پوچھون اور اوستاد نے پوچھا لڑکے بتاؤ اگر مادہ آخر مین کے آئے تو تم کیا کروگے شاگرد نے اپنے خیال مین بہت سی شالین سوچکر جوابدیا سہ[3] یہ سنکر اوستاد نے کہا لڑکے اب تم اپنے وطن کو پلٹ جاؤ تم مجھسے جسقدر تعلیم پاناتہی وہ تمام ہوگئی میرے پاس زیادہ علم نہین کہ تم کو سکھلاؤن شاگرد نے ایک غور کیساتہہ جوابدیا مجھے صرف ایک بات اور عرض کرنی ہے میرا خطاب۔ اوستاد بولا میرے شاگرد تم نے ایسا غیر معمولی علم حاصل کیا ہے کہ تم کو کوئی نیا خطاب دینا

[1] سنسکرت تعلیم کا قاعدہ تہا کہ جو طالب علم اوستاد کے مصارف پر زندبسر کیا کرتے اونکو اوستاد مذہبی تقریبون سے بہت کچھ کھلایا پلایا کرتے تھے اوسی تعلیم گاہ کو چٹیسی کہتے ہین۔

[2] سنسکرت کی ایک نامی گرامی کتاب صرف نحو موگہہ بودہا ہے دیا کر نکا الفاظ کی تعریف کے متعلق پہلا اصول ہے

[3] اسکی صحیح صورت یہ ہے کشن جی جو تمام عالم کے محافظ سمجھے جاتے ہین اونکے دس اوتارون مین سے ایک اوتار کرشن جی کا تہا کرشن جی ہندوؤن مین بالکل ویسے ہی ہین جیسے یونانیون مین کیوپڈ برج لیعنی متہرا کی حسین ونازنین گوالنون کیساتہہ انکی ہنسی دل لگی اور نازو انداز سنسکرت گیتون کے ذریعہ سے نیکنامی کیساتہہ یاد کی گئی ہین اوران کے پاہی قصے تمام ہندوؤن کے گھرون مین لوگون کی زبانون پر ہین انکی خاص معشوقہ رادہیکا بہانو کی بیٹی ہندوؤن کی الہیات یا دیو یا تو کی حیثیت سے نظر ڈالی جائے تو سری کشن جی عشق کے دیوتا خیال کئے جائینگے۔ اور رادہکا جی ہمارے حسن وجمال کی دیوی سمجھی جاوینگی۔

چاہیئے لہذا تم بدیا وگیا کا خطاب قبول کرو۔ وگیا نہایت عاجزی کیساتھ اسکے قدموں پر گرا اور بڑی مسرت سے اپنے گھر گیا بعد ازان اسنے اپنے دل مین خیال کیا بعد ازان اس نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین گرامر پر تو حاکم ہو گیا اب تھوڑی سی فقہ بھی حاصل کرنی چاہیئے یہ مینے سنا ہے کہ ابہی رام سوامی ایک بڑا عالم ہے اسکے سوا آفتاب کے نیچے کون ہے کہ مجھکو پڑہائے اب مین اوسکے پاس جاؤنگا اسیوجہ سے اوسنے قلعہ مین سکونت اختیار کی تہی ابہی رام سوامی نے بہت سے شاگردون کو تعلیم دی تہی اور وہ ایسا آدمی نہ تہا کہ کسی سے منہ پہیرے لہذا بغیر اسکا خیال کئے کہ وگیا نے کچھہ حاصل کیا یا نہین اسنے پڑہانے سے انکار نہین کیا۔ گیا پتی فقط گرامر دان و فقہ ہی نہ تہا۔ بلکہ علم فصاحت کا بہی بڑا شوق تہا اوسکی ظرافت کی مثال مین ایک یہی جملہ گہی نکالنے کا پیمانہ بہت ہے۔ اسکی توجہ خصوصاً اشمنی کیجانب رہا کرتی تہی اور اسکا ایک خاص سبب تہا اسنے خیال کیا کہ مجھہ ایسے کا جنم بالکل بوس و کنار کے لئے ہوا ہے یہ میری پیاری ورندبان ربج کی گوالن ہے اشمنی تو یہ ری رادہکا ہے اشمنی بھی خوش طبع کی شایق تہی اور اسکا مدن موہن سنگھ لنگور کے مقام پر کام دیتا تہا اسی مذاق پر ہونیکی وجہ سے بھالا بہی اکثر لنگور پکارتے آیا کرتی تہی وگیا اپنے دل مین کہتا تہا دیکھو یہ میری چندراولی ہے اور کیون نہو آخر کس بات کا خیال کرنے مین یہ مینے "گہی نکالنے کا پیمانہ" اسکا نام رکھا ہے یہ رحم کے قابل بات ہے کہ بھالا نہین جانتی کہ اوسکا حسن و جمال چند روزہ ہے مادھو جی کی قسمت آج بڑی بھاری خوشی کی منتظر ہے دیکھا بھانو کی بیٹی اوسکے پہوس سے چھائے ہوئے جہونپڑے مین آنیکی جلدی کر رہی ہے۔

بارہوان باب

اشمنی کا سراپا

اس قصہ کا پڑہنے والا بیشک متحیر ہے کہ وہ گیا جی کی معشوقہ اشمنی کا حسن کیسا تہا مدن موہن سری کرشن جی کے ایک ہزار لقبون مین ایک لقب ہے اسکے معنی ہین وہ شخص جسکا حسن بدن یعنی عشق کے دیوتا کو فریفتہ کرلے۔

حیرت دفع کرکے اوسکا اطمینان کرادونگا مگر مجھہ ایسے حقیر شخص کی یہ بڑی گستاخی ہے کہ اوس
راستہ مین قدم رکھون جنمین اگلے مصنفین عورتون کے حسن وجمال کو بیان کرکے گذرے ہین
لہذا مین مناجات ہی سے شروع کرونگا اور الفاظ کی صدر نشین دیوی! او تو جو کنول
کے پہول پر رہتی ہے اور جسکا چہرہ موسم خزان کے چاند کا ایسا خوبصورت ہے۔ اور
جسکے پیر کنول کے پہولون کے گچھے پر سبقت لیجاتے ہین اور جسکا سینہ عبادت کرنیوالون
پر مہربانی کا دودہ گراتا ہے! مجھکو اپنے سوسن کے ایسے قدمون کی پناہ مرحمت کر
کیونکہ مین اشمنی کا حسن بیان کیا چاہتا ہون اور تو جو خوبصورت دوشیزہ لڑکیون کا غرور
توڑتی ہے! او تو جو بکثرت عمدہ بندش کے بڑے نازک مرکب الفاظ پیدا کرتی ہے اپنے
قدمون کے ایک کونے مین صرف ایک ہی مرتبہ مجھے پناہ مرحمت کر کیونکہ مین ایک حسن
بیان کرنیکو ہون او تو جو ذلیل کی بچانیوالی ہے۔ او تو جو اس خطرناک معجز کا کوئی تن
اسکری بندی۔ گسیٹ لکھنے کی رغبت کی مان ہے اور تو جو بڑتلا مین علم کا چراغ روشن
کرتی ہے ایکدفعہ مجھپر ایسی مہربانی کر کہ مجھہ مین جو ظلمت ہے وہ روشن ہوجائے مانا مین
جانتا ہون کہ کمزور شانونپر میرے اسطرح سوار ہونیکا بوجہہ نہ ڈال جسطرح تو نے کالیداس
پر مہربانی کی تہی جسطرح راگہونسا اور رگما سواما سیگہا دوتا اور شکنتلا کے مصنفونپر تو نے
الہام کیا تہا جس الہام نے کروالیکی نے اپنے رامائن بیا بہیوتی نے اپنی مالاتی مادہوا
بہرابی نے اپنی کراترجونی ام کو مرتب کیا تہا بلکہ میرے سرپر اوس قسم کی رحمت نازل کر جسنے
نانی سادہا تصنیف کرتے وقت سری ہرشا کے دل مین الہام کیا تہا بہارت چندر* کو اپنی
بدہیا پر تمام بنگالے کے فریفتہ کرنیکے قابل بنالیا تہا جسنے دسترت رائے کے پیدا ہونے پر
تبسم کیا تہا اور جو ابتک برٹلا کے متولیون کے سینے روشن رکہتی ہے اسلئے کہ مین اشمنی
کا حسن بیان کیا چاہتا ہون۔ اشمنی کی لٹکتی ہوئی چوٹی سانپ کی ایسی تہی اسیات
کو دیکھکر سانپ کا غرور ٹوٹ گیا اسنے کہا جب اشمنی کی چوٹی نے مجھے بے آبرو کردیا اور دو

* بہارت چندر ایک بنگالی مصنف ہے جسنے اپنی ایک تصنیف سوبدیا سندرہ خطاب پایا۔
+ یہ ایک ٹیڑہی لیاقت کا گیت بنانیوالا شخص ہے۔

٭٭ ہیر کی ... بیا اسٹیٹیا سے مراد ہے۔

زمین کو اپنا بد نصیب منہ دکھانے سے مجھے کیا فائدہ؟ مین اپنی شرم کو زمین کے نیچے چھپاؤنگا
یہ کہکر بل مین گھس گیا اس پر خطر ماجرے کو برہمانے دیکھا کیونکہ سانپ جو آدمیون کے
کاٹنے کیواسطے پیدا کیا تھا زمین غائب ہوگیا یہ سوچکر برہمانے اسکو دم پکڑکر کھینچ لیا سانپ
نے یہ بات دیکھکر کہ زبردستی کی پھر اوسے منہ دکھانا پڑا۔ شرم کے مارے اپنے تئین زمین پر پٹکنا
شروع کیا اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اسکا سر چپٹا پڑ گیا آجکل جو سانپون کے پھن ہوتے ہے یہ اوسی
وقت سے بدر کامل نے اپنی گھٹی ہوئی صورت اشمنی کے چہرہ کے سامنے چھپالی
مارے شرم کے اپنے تئین طلوع ہونے کے قابل نپا کر وہ دیوپا فریادرسی کیواسطے
برہما کے پاس گیا۔ برہمانے کہا اور کچھ خوف نہین جاؤ طلوع کر جیب سے عورت کا چہرہ
گھونگھٹ مین رہنے لگا دونون پیاری آنکھین کہ نیچے چڑیا کی سی تہین اس خوف سے کہ
مبادا چڑیا پر پھیلا کر اوڑ جائے خدا جانے مصلحتاً پنجرے کی کھڑکی کے ایسے دو پلکون کے
محافظ پیدا کیئے کہ روکتے رہین اسکی ناک نے گرور سے ہمسری کی اس بات کے دیکھتے
ہی گرور رسیدہا اوڑکر ایک درخت پر جا بیٹھا اوسی زمانہ سے طیور صرف درختون ہی پر رہا کرتے
ہین ایک اور باعث سے انار کا درخت بنگالہ چھوڑ کر پٹنہ بھاگ گیا ہاتھی نے بھی اسکا ساتھ دیا
اور اپنی سونڈ لئے ہوئے ملک برہما کو بھاگ گیا۔ فقط دھولاگیر پہاڑ ہی باقی رہا تھا اسنے
خیال کیا میری بلندی کیا ہوگی؟ بہت ہوگی تو پانچ میل ہوگی مگر یہ تو چھ میل اونچی ہین اسباب
پر نہایت ہی تردد کرنے سے اسمین حرارت پیدا ہوئی اسی سبب سے اپنے برف کا ڈھیر
لگانے لگا جب ہی اوسکے سر پر برف جمی رہتی ہے وغیرہ وغیرہ تقدیر کی دشمنی کے باعث
اشمنی بیوہ تہی۔ دگیا کے جھونپڑے پر پہنچکر اسنے دروازہ بند پایا اندر ایک چراغ روشن تھا۔
اسنے پکارا "مہاراج" او مہاراج کسی نے جواب نہ دیا گوسائین جی او گوسائین جی اب بھی
کچھ جواب نہ ملا۔ ارے مکار آدمی کیا کر رہے ہو یہ سب چھوڑ دو او مہاراج ہاسک داس اب
بھی جواب ندارد دروازہ کی ایک دراز سے اشمنی نے جھانکا دیکھا برہمن بھات کھانے مین
مشغول ہے اور اسی سبب سے اسنے جواب نہین دیا۔ کیونکہ برہمنون کا قاعدہ ہے کہ کھانے

؎ ہندوؤن کی دیوپا نہین یہ چڑیا اور چڑیلو کی بادشاہ بنائی گئی ہے۔

مین بولنے مین تو پھر نہین کہا سکتے ۔ اشمنی اپنے دل مین کہنے لگی یہ بڑی پرہیزگاری کا دعوی کرتا ہے
مین امتحان کرونگی دیکھون بات کرکے کہاتا ہے یا نہین "ارے چیلاؤ کے غلام" "جواب
نہ دو" "او چیلاؤ کے شہزادے" "جواب ہون" ۔ اشمنی نے دل مین کہا جسوقت منہ مین
چانول بھرے ہونگے اوسوقت جو اپدیا ہے اس بولنے کی سند نہین "ارے او چیلا"
"جواب ہون"

اشمنی ۔ پہلے منہ سے بات کر لو پیچھے کہانا ۔

جواب ۔ ہو ۔ اور ۔ اون ۔

اشمنی ۔ یہانتک نوبت پہنچی ! تم برہمن ہو کے یہ باتین کرو ۔ مین سیدہی جاکر سوامی جی کو
خبر کرتی ہون ۔ کہ گھر مین یہ تم کسے لائے ہو ۔

برہمن نے نیک حرف کیسا نہ چارونطرف دیکہا مگر جب کسیکو نپایا پھر کہانے لگا ۔

اشمنی ۔ یہ کیا پھر کیون کہاتے ہو تم بات کرکے کہانا کہاتے ہو ۔

دگیا ۔ کیون مینے کب بات کی ۔

اشمنی نے قہقہہ لگایا ۔

دگیا ۔ سچ ۔ سچ ۔ سچ ۔ نہین تو پھر اب مین نہ کہاونگا ۔

اشمنی ۔ بیشک نہین تو اب اوٹھکر دروازہ کہولدو ۔

اشمنی نے دراز سے دیکہا کہ برہمن رسوئی سے اب بالکل اوٹھنے ہی کو ہے بولی نہین نہین
جتنا بہات رہگیا ہے اسے ضرور پورا کر لو ۔

دگیا ۔ نہین یہ ہو ہی نہین سکتا مین تو بات کرچکا ہون ۔

اشمنی ۔ یہ کیا تمہین میری جان کی قسم ضرور کہا لو ۔

دگیا ۔ اے بھگوان اب بات کرکے مین کیسے کہالون ۔

اشمنی ۔ تو مین جاتی ہون مجہے تم سے بہت راز کی باتین کہنا تہین تم اونکو نہ سنوگے
مین جاتی ہون ۔

دگیا ۔ نہین نہین اشمنی اتنی خفا نہو مین کہالونگا ۔

برہمن نے پہر کہانا شروع کیا ابہی اسنے دو ہی تین نوالے کہائے ہونگے کہ اشمنی کہنے لگی ہان تم نے کہالیا لے اب اوٹہکر دروازہ کہولدو۔

دگیا۔ بس ہی مجہے اور کہا لینے دو۔

اشمنی۔ تمہارا پیٹ تو کبہی ہی گا نہین کہ مین مر گیا اوٹہو نہین تو مین راز فاش کردونگی کہ تم نے نہان کرکے کہایا ہے۔

دگیا۔ ایسا نہ کرنا تم ٹہری رہو دیکہو مین اوٹہتا ہون۔

برہمن گنڈوشا مٹرک کر اوٹہا اور دروازہ کہولدیا۔

تیرہوان باب

اشمنی کے نخرے

دروازہ کہلنے کے بعد جیسے ہی اشمنی گہر مین داخل ہوئی دگیا نے خیال کیا چونکہ میری پیاری معشوقہ آئی ہے لہذا مجہپر فرض ہے کہ ٹہیک عاشقانہ وضع سے خیر مقدم کہون اسی کے مطابق ہاتہ اوٹہاکر باآواز بلند کہا تجہپر ہو سلام او پیارے دلوی اشمنی کہنے لگی کسی شاعر کا یہ بہت اچہا مصرعہ ہے تم نے کہان سے پایا ہے۔

دگیا۔ مینے آج تمہارے لئے موزون کیا ہے۔

اشمنی۔ تم پہلاؤن کے شہزادے سکے جاتے ہو۔

دگیا۔ (ع) پہنتے ہین پہلا تو ریشم کے کپڑے

میری دلربا ذرا تم بیٹہو جبتک مین اپنے ہاتہ دہولون اشمنی نے اپنے دل مین کہا کمبخت بدنصیب تم ہاتہ دہوؤگے تمہین جہوٹا بہات نہ کہلایا ہو تو مجہپر لعنت اسکے بعد باآواز بلند کہا تم ہاتہ دہونے کیون جاتے کہاؤ ہی مرد آدمی۔

دگیا۔ یہ تم کہتی کیا ہو؟ مین چوکے سے نہین اوٹہ چکا ہون کیا پہر کہانے لگونگا۔

اشمنی۔ اور کیون نہین کہاؤگے؟ ابہی بہات بچا نہین رکہا ہے* لے جلدی کہاؤ۔

* کہانا کہنے سے پہلے برہمن لوگ دہنے ہاتہ کی ہتہلی مین تہوڑا سا پانی لیکر مٹرک لیتے ہین۔ اور سنسکرت الفاظ پڑہتے جاتے ہین اسکو گنڈوشا کہتے ہین۔

دگیا ۔ بہلا مین کیسے کہا سکتا ہون؛ تم کو جلدی ہی ایسی پڑ گئی اور اسکے ساتہہ ہی بہات کو للچائی ہوئی نگاہ سے دیکہا ۔

اشمنی ۔ تم ضرور تہین کہانا ہوگا ۔

دگیا ۔ اوبہگوان! ارے مین گندشا سڑک چکا ہون مین چوکے سے اوٹہ چکا ہون اور پہر کہانے لگون ۔

اشمنی ۔ ہان تم ضرور کہاؤ گے مین تمہین کہاتے دیکہونگی یہ کہکر اشمنی نے برہمن کے ہاتہہ پکڑے اور زور کرکے رکابی کے پاس کہینچ لیگئی اور بٹہا دیا ۔

دگیا ۔ ہائے غضب! ہائے غضب!! یہ تمنے کیا کیا بے منہ دہوئے تمنے مجہے چہو کیون لیا ۔

اشمنی ۔ اسمین کیا مضائقہ ہے عشق مین کس بات کی اجازت نہین ہے ۔

برہمن خاموش رہ گیا ۔

اشمنی ۔ لے کہاؤ ۔

دگیا ۔ گندشا سڑک چکا چوکے اوٹہ چکا اور اوسپر طرہ یہ ہوا کہ تم مجہے چہو چکین اور مین پہر کہانے لگون ۔

اشمنی ۔ تم ضرور کہاؤگے یہ نہین جب تہوڑا مین رکابی سے کہا لونگی جب کہانا ہوگا یہ کہکر اشمنی نے خوب ہاتہہ بہر کے رکابی سے نکالے اور جتنے منہ مین آسکے کہا گئی برہمن ایک سکتے کے عالم مین رہ گیا جو چکنے کے بعد جو چانول ہاتہہ مین رہ گئے تہے اون کو اشمنی نے پہر رکابی مین ڈالدیا اور کہنے لگی آؤ کہاؤ برہمن کے منہ سے کوئی بات نہ نکلی ۔

اشمنی ۔ لے ادہر آ چکو سنو ۔ اشمنی نے گیا پتی کے کان مین کچہہ کہا ۔

برہمن نے بڑی اونچی ایک جست بہری ۔

دگیا ۔ زور سے چلاکر ۔ واہ تب تو مین ضرور کہاؤنگا ۔ اور جہوٹا بات بالکل بیل کیطرح نگلنا شروع کیا ایک چشم زدن مین رکابی صاف ہوگئی فراغت کرکے کہا میری دلربا!

اشمنی ۔ ایسے گہبرا گئے بے منہ دہوئے ۔

دگیا ۔ ہان ہان مین منہ دہونے جاتا ہون یہ کہا اور جہک کر ایسی جلدی جلدی منہ

دہونے لگا گویا کچھہ سوجتا ہی نہین ہے کچھہ منہ توڑ ہلا اور کچھہ بہیگا تک نہین ایک تولہ بہر
چانول دانتون کی ریخون مین رہ گئے اور بولا کہان ہے! میری دلربا تمہارے لب
شیرین کا جیات کہان ہے۔
اشمنی ۔ تمہارا برا ہو پہلے منہ تو پونچھہ لو۔
اپنے انگوچھے کے کونے سے برہمن نے جھٹ منہ ہاتھ پوچھا میری دلربا ابہ
اشمنی ۔ ادہر آؤ۔
دگیا۔ اشمنی کے پاس جاکر بیٹھہ گیا۔
اشمنی ۔ اپنا منہ میرے منہ کے پاس لاؤ۔
دگیا۔ اشمنی کے منہ کے پاس اپنا منہ لے گیا۔
اشمنی ۔ منہ کہولو۔
دگیا تو بالکل بے عذر اطاعت کرتا تہا دونون ہونٹ ایک فٹ بہر جدا کردیے
اشمنی نے اپنے رومال مین سے پان کا ایک بیڑا نکالکر چبایا اور کہانے لگی دگیا منہ
پہیلائے بیٹہا رہا جب اشمنی کا منہ بالکل پیک سے بہر گیا سب پیک اسنے دگیکے
منہ مین اوگل دی برہمن بڑی سخت دقتون مین پڑگیا معشوقہ نے ایک مرتبہ پیک
مرحمت فرمائی تہی اس سبب اوگل دینے کو تو اسکا جی نہین چاہتا تہا مبادا وہ لوگ اسکو
بیوداسکنے لگین نہ اوسے نگل سکتا تہا کہانا کہا چکنے کے بعد اتنی ایک پیک یکبارگی وہ کیسے
نگلے غرض پیک اوسکے منہ مین رہی جیسے نیل کنٹھہ کے گلے مین زہر رہتا ہے یہانتک موقع
پاکر اشمنی نے خیال کیکے دگیا کے ناک مین کردی اس سے چھینک آئی ساتہہ ہی ساری
آبحیات کی ایسی پیک مین اسکا ویلا چہرہ ڈوب گیا اسلئے کہ اسکے منہ مین بڑے زور سے
جوش مارکر بہ نکلی تہی اس تردد سے نجات پاکر برہمن نے اپنا منہ اور بدن دہونا
شروع کیا منہ دہوتا جاتا تہا اور کسیکا یہ عمدہ شعر پڑہتا جاتا تہا ؎

کبھی اوتر طرف منہ کرکے دانت اپنے نہ مانجو تم
کبھی پچھم طرف منہ کرکے بھی ایسا نہ کرنا تم

چودہواں باب

دگیا کو بہگا لیجانا

ادہر اشمنی کو دیر ہونے سے بالا کی بےصبری بڑہتی گئی زیادہ دیر تک انتظار کرنا خلاف مصلحت خیال کرکے خود دگیا ہی کو تلاش کرنے چلی اسکو جہونپڑی مین داخل ہوتے دیکہکر اشمنی چلائی، خوب آئی بہید اڈنی خوب آئی -

دگیا - واہ کیا اچہا دن ہے! مین آج صبح کو اپنے بچہونے سے کس مبارک ساعت مین اوٹہا تہا ایک ہی کافی تہی اور دیکہو یہان دو آگئین شاستر مین ایسا ہی ہے ٭ در قمر کردیتا ہے اک چاند اکیلا ظلمت اور بےسود ہزارون ہون تو کیا ہوتا ہے

اشمنی اور تم نے سنا بہی ہمارے چہیلا نے اپنی ذات کہودی -

چہیلا - یہ کیسے -

اشمنی - تم نے میرے جہوٹے چانول نہین کہائے -

دگیا - سچ پوچہو تو اسمین نقصان ہی کیا ہے اکہانا کچہ جہوٹ نہین ہوا تہا تم تو میری اچہی مان بہاگیتی ہو اور حال کہو لو -

بالا نے یہان پر اشمنی کے کان مین ہنس ہنسا کر کہا "کیا یہ بچائے گا"

اشمنی - ابہی تک تو مینے اسکا تذکرہ ہی نہین کیا -

بالا - لو اب مین ہی چہیڑو نگی -

بالا نے اسکے بعد دگیا کیطرف خطاب کرکے کہا ارے چہیلا مجہے تم سے ایک بڑی بات کہنی ہے -

دگیا - وہ کیا بات ہے -

بالا - تم ہمین پیار کرتے ہو -

دگیا - یہ بہی کوئی پوچہنے کی بات ہے -

بالا - ہم دونون کو -

دگیا - دونون - دونون -

بمالا۔ جو مین کہونگی کرو گے۔
دگیا۔ بھلا اسمین شک کیا ہے۔
بمالا۔ ابھی۔
دگیا۔ ہان ابھی۔
بمالا۔ اسیوقت۔
دگیا۔ ہان اسیوقت
بمالا۔ تم جانتے ہو ہم دونون تمہارے پاس کیون آئے ہین۔
دگیا۔ نہین مین نہین جانتا۔
اشمنی۔ ہم تمہارے ساتھ چلین گے۔
برہمن ایک سکتہ کے عالم مین رہ گیا اور تہوڑی دیر تک حیرت سے دیکھا بمالا نے بڑی مشکل سے ہنسی ضبط کی۔
بمالا۔ کیون چپ کیون ہو۔
دگیا۔ نیا۔ نیا۔ نیا۔ تاتاتاتا۔ یہ ایسے لفظ جسکے کچھ معنی نہین۔
بمالا۔ تم تو نہ چلوگے۔
دگیا۔ نیا۔ نیا۔ تا تا پہلے مجھے سوامی جی مہاراج سے پوچھ آنیدو۔
بمالا۔ ان سے کیا پوچھوگے۔ یہ کیا تمہاری امان کی کریا کرم کا معاملہ ہے کہ مہاراج سے دریافت کرنے دوڑے جاؤ۔
دگیا۔ نہین مجھے چلنے کی کچھ ضرورت نہین مگر یہ تو بتاؤ کہ تم کسدن جاؤگی۔
بمالا۔ کسدن ابھی اسیوقت اور کب۔ تم دیکھتے نہین ہو مین زیور و لباس پہن سب آئی ہون۔
دگیا۔ ابھی اسیوقت۔
بمالا۔ اور کیون نجائین تم کو انکار ہو تو کہدو ہم کسی اور کو جاکر تلاش کرین مگر اتنا جان لو ہمارے دل تمہارے ہی پاس رہ جائینگے گجاپتی سے زیادہ نہ رہا گیا۔ کہنے لگا۔

بہت اچھا تیار ہون۔
دگیا۔ تو اپنا انگوچا لو۔
دگیا نے تمالی اوڑہا بمالا باہر نکلنے کو تہی اور برہمن بہی اسکے ساتہہ جانیکو تہا کہ برہمن نے
کہا لا میری دلربا؟
بمالا۔ کیا کہتے ہو۔
دگیا۔ کبتک ہم پلٹ آئینگے۔
بمالا۔ پلٹ آئینگے مین کیا اچھی نیت سے جاتی ہون ہم تینون آدمی میان بی بی کی
طرح کسی اور ملک مین رہینگے۔
دگیا کو تہوڑی ہنسی آئی اور کہنے لگا۔ لیکن کیا یہ سب مال اسباب مین یہین چھوڑ جاؤنگا۔
بمالا۔ بیشک تم اسے ساتہہ نہین لیجا سکتے۔
دگیا۔ پہول کے برتن کچہہ دام ہی دیکر لینا پڑینگے۔
بمالا۔ اسکا کچہہ ڈر نہین مین تمہین یہ سب مول لے دونگی۔
برہمن پہلے غمگین تہا مگر جب عورت کی محبت کا اقرار کر چکا تہا تو اوسکے جاتے رہنے کے
خوف کے سبب سے نہ راضی ہوتا تو کیا کرتا آخر بہتر امر سوچ سمجھکر کہنے لگا اور کنگھی* پوتہی۔ بمالا
نے دلمین خیال کیا برہمن کے پاس ایسی ایسی سنون باتین ہین؟ کہنے لگی ہا جلدی چلو۔ پہلا
دگیا کے پاس علوم کی دو کتابین تہین ایک سنسکرت کی نحو صرف کی کتاب اور دوسری ہندو شرع
کے متعلق ایک رسالہ نحو صرف کی کتاب لی اور کہا اس کتاب سے ایسا کام نکلیگا اسے تو مین
اپنی اونگلیونکی نوک پر لیجا سکتا ہون تب دوسری کتاب لیکر اپنی کنگھی مین رکہی اور درگا
ہری ہری کہکر بمالا اور اشمنی کے ساتہہ باہر نکلا۔
اشمنی۔ تم بڑھو مین تہوڑی دیر مین تم سے آکر ملجاؤنگی یہ کہکر اشمنی گھر مین گھس گئی۔ بمالا
اور دگیا پتی روانہ ہوئے اندھیرے مین کچہہ نظر نہ آیا اور قلعے کے پہاٹک سے نکل گئے
تہوڑی دور آگے جاکر دگیا نے پوچہا؟ اشمنی نہین آئی۔

* کنگھی کہجور کے پتون سے بنا ہوا ایک تہیلا ہوتا ہے اسمین پوتہی وغیرہ رہا کرتی ہے۔ ۱۲

ٹوٹا پہلی ایک قسم کی چادر سی ہوتی ہے جسے دلشنا یا بنگالی ہندو اوڑہتے ہین۔ [illegible] ہری ہری (بشن جی) کا نام ہر مقام پر [illegible]

بمالا - شاید وہ گھر سے باہر نہ آسکی مگر فقط مجہی کو اپنے ساتھ رکھنے مین کیا تم نہین راضی ہو
چہیلا اونکا شہزادہ خاموش تہا تہوڑی دیر کے بعد ایک آہ کہینچکر کہا ہائے بہول کے برتن

پندرہوان باب

دگیا کی بہادری

بمالا نے جلد جلد قدم بڑہاکر موضع گڑہ مندران کو پیچہے چہوڑ دیا رات نہایت ہی اندہیری تہی وہ ستارونکی روشنی مین ہوشیاری کیساتہہ چلی جاتی تہی میدان مین پہنچکر پہلے اسے خوف معلوم ہوا اسکا ساتہی ایسے سکوت سے جاتا تہا کہ ایک حرف بہی منہ سے نہ نکالتا تہا ایسی وقت مین انسان کی آواز دلپذیر اور خوش آیندہ ہوا کرتی ہے اس سبب سے بمالا نے گیاپتی سے پوچہا چہیلا کس سوچ مین ہو -

چہیلا - مین بہول کے برتنون کے خیال مین تہا بمالا نے کچہہ جواب تو نہین دیا مگر منہ بند کرکے بہت ہنسی تہوڑی دیر بعد بمالا نے پہر زبان کہولکر پوچہا دگیا تم بہتنون سے ڈرتے ہو دگیا چلّا اوٹہا اور رام! رام!! رام!!! ارے رام کا نام لو آگے بڑہکر بمالا سے اتنا قریب ہوگیا کہ فقط گز بہر کا فاصلہ رہ گیا بمالا اپنے فقرے کے چل جانے پر مطمئن ہوکر بولی اس راستہ مین تو بہتنونکا بڑا ڈر ہے دگیا اور آگے بڑہا اور بمالا کے دوپٹہ کا آنچل پکڑ لیا بمالا اپنی بات یون پوری کرنے لگی اوس سیلشوارہ جی کی پوجا کرکے ہم پلٹے آتے تہے کیا دیکہتے ہین کہ سڑک کے کنارے برگد کے نیچے ایک بہیانک صورت کہڑی ہے دوپٹہ کے کہینچنے سے بمالا کو معلوم ہوگیا کہ برہمن بید کیطرح کانپ رہا ہے اور سمجہی کہ اگر کچہہ اور بیان کرونگی تو یہ بالکل چلنے کے قابل نہ رہیگا اس خیال سے اسنے بیباتین چہوڑ دین اور کہنے لگی چہیلا تمہین گانا بہی آتا ہی دگیا - ہان آتا ہے! کیونکہ بہلا ایسے موقع پر کہین وہ چہیلا رکتا ہے جسکے دلمین خوش آوازی کے نغمے علم کیطرح بندہے ہون -

بمالا - تو مہربانی کرکے کوئی گیت گاؤ -

دگیا نے یہ گیت شروع کیا ؎

بڑی وہ گہڑی تہی کہ جب تم سے پیارے   نظر آئی جب شیام کی مجہکو صورت

کھڑے تھے وہ شاخون کے نیچے قدم کی انہین دیکھا اور غیر تھی میری حالت
پہ غیر معمولی آواز سنکر ایک بیل جو سڑک پر کھڑا ہوگالی کر رہا تھا اپنی جان بچا کے بھاگا
دگیا پھر گانے لگا ع

لگاوٹ مین دل نہ الفت مین تیسری پسند آگئی شام ہی کی رفاقت
وہ گلتی لگی سے وہ تو گیون عرلی گئی گزری گویان مین ہوتی ہون رخصت
وہ کہتے ہین ہنسکر وہ کہتے ہین ہنسکر عری پیاری گوالن سراپا نزاکت
اہا اے نازنین تیری مشکل گرا دو نکا سر سے زروئے محبت

دگیا تھوڑی ہی دیر گایا تھا کہ یکایک اسکے کان کسیطرف فریفتہ ہوکر متعجب
ہوئے جیسا کوئی خوش آواز سے نغمہ سرائی کرے ویسے ہی خوشنوا جادو
بھرے نغمون کی آواز آئی۔ اور اسکے کانون تک پہنچی خود بھالا نے اونچی تانین لگاکر
گانا شروع کیا تھا۔ دگیا اور سحر آفرین نغمہ سرائی کے ساتون سُرات کے آسمان
کی وسعت مین پھیل گئے تانین موسم گرما کی ٹھنڈی ہوا پر سوار ہوکر دور تک جانی
لگین دگیا نے اپنی آواز کم کرکے سننا شروع کیا جب بھالا ختم کر چکی اسنے کہا واہ اور

بھالا۔ اور کیا۔

دگیا۔ مہربانی کرکے کوئی اگیت اور گاؤ۔

بھالا۔ کیا گاؤن۔

دگیا۔ کوئی بنگالی چیز گاؤ۔

اچھا گاتی ہون یہ کہکر بھالا نے پھر گانا شروع کیا گا ہی رہی تھی کہ اسے اپنے دوپٹے
کے کونے کا زور سے کھینچنا محسوس ہوا پلٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ گیا پتی بالکل اسکی
ایڑیون کے پاس آگیا ہے اور اسکے دوپٹے کا آنچل زور سے پکڑے ہوئے ہے
گویا اسمین اوسکی جان بچتی ہے بھالا نے متعجب ہوکر پوچھا کیون ؟ کیا ہوا کیا ہنستا
پھر نکل آیا یہ ہمین جواب تو نہ لیسکا مگر اونگلی کے اشارہ سے بتایا وہ وہ بھالا نے چپ
ہوکر ادھر دیکھا تو سخت اور زور زور سے سانس لینے کی آواز کان مین آئی اور

سڑک کے پاس کوئی چیز نظر آئی جرأت کرکے وہ اوسکے نزدیک گئی دیکھا کہ ایک خوبصورت اور آراستہ گھوڑا زمین پر پڑا ہوا دم توڑ رہا ہے بمالا نے پھر اپنی راہ لی مگر اس آراستہ گھوڑے کے دیکھنے سے اسکے دل مین فکر پیدا ہو گئی تھی تھوڑی دیر تک وہ خاموش چلی گئی ایک میل جانیکے بعد گیاپتی نے پھر اوسکا آنچل کھینچا تھا۔

بمالا - کیا ہے۔

گیاپتی نے اسے کوئی چیز دکھائی

یہ تو کسی سپاہی کی پگڑی ہے یہ دیکھکر پھر فکر مین ڈوب گئی اور دل مین کہنے لگی کہ یہ پگڑی اوسی شخص کی ہے جسکا وہ گھوڑا تھا نہین وہ ایسا نہین ہے پگڑی تو کسی پیادے کی ہے اب چاند نکل آیا بمالا ابتک خیالات مین کھوئی ہوئی تھی تھوڑی دیر کے بعد گیاپتی نے ہمت باندھکر پوچھا میری دلربا تم باتین کیون نہین کرتی ہو

بمالا - تمھین سڑک پر کچھ نشان معلوم ہوتے ہین۔

گیاپتی نے سڑک کو غور سے دیکھا۔

دگیا - ہان بہت سے گھوڑون کے سمون کے نشان معلوم ہوتے ہین۔

بمالا - یہ تم نے ایسی بات کی جیسے کوئی ہوش و حواس مین ہو ان نشانون سے کوئی بات تمھاری سمجھ مین آتی ہے

دگیا - نہین۔

بمالا - وہان ایک مرا ہوا گھوڑا اس جگہ کسی سپاہی کی پگڑی یہان گھوڑون کے سمون کے نقش ان سب باتون سے کوئی چیز تمھاری سمجھ مین نہین آتی مین ہی کس سے باتین کرتی ہون۔

دگیا - آخر بتاؤ اسکا کیا سبب ہے۔

بمالا - ابھی اس راہ سے بہت سے سپاہی گذرے ہین۔

دگیا خوفناک ہوکر کہنے لگا تم اور آہستہ چلیں تاکہ ہمین اتنی دیر لگے کہ وہ زیادہ نکل جائین

بمالا ہنسکر بولی۔ بیوقوف۔ کیا کہتے ہو کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں۔
نہیں دیکھتی ہو کہ ہم کس رنخیر پڑے ہیں یہ سپاہی گڑھ مندران کیطرف گئے ہیں
بمالا غمگین تھی ویسے ہی سیلشوارہ کے شوالہ کی سفید عمارت نظر آئی بمالا دل میں
سوچنے لگی کہ اسکی کچھ ضرورت نہیں کہ برہمن کنورجی کو دیکھتے۔ نہیں اسمین تو
کسی برائی کے پیدا ہونے کا خوف ہے وہ سوچ رہی تھی کہ برہمن سے کسیطرح پیچھا
چھڑائے۔ کہ خود دگیاپتی نے اوسکا سامان فراہم کردیا برہمن پھر بمالا کی پیٹھ کے پاس
کھسک آیا اور اوسکا دوپٹہ پکڑ لیا۔ بمالا نے پوچھا اب کیا ہے۔
دگیا۔ وہ مقام کتنی دور ہے۔
بمالا۔ کون مقام ہے۔
دگیا۔ وہ برگد کا درخت۔
بمالا کس برگد کے درخت کو کہتے ہو۔
دگیا۔ جہان تم نے اوس روز دیکھا تھا۔
بمالا۔ کیا دیکھا تھا۔
دگیا۔ رات کو ہرگز اوسکا نام نہ لینا چاہیئے۔
اصل واقعہ کو سمجھکر بمالا اس موقع کو کام میں لائی اور ایک بھیانک آواز سے چلائی۔
" ہائے " برہمن نے بڑی گھبراہٹ کیساتھ پوچھا مین منتین کرکے پوچھتا ہون کہ کیا ہے
کیا ہے بمالا نے اونگلی سے سیلشوارہ جی کے شوالہ کے پاس برگد کیطرف اشارہ کیا۔
اور خوفزدہ آواز سے کہا وہ برگد کا درخت ہے دگیا نے ایک انچ بھی آگے کو حرکت
نہ کی اصل میں وہ آگے بڑھنے کے قابل ہی نہیں رہا اور بید کیطرح کانپنے لگا۔
بمالا۔ آگے چلو۔
برہمن نے کانپ کر جواب دیا مین ذرا بھی آگے نہ جاؤنگا۔
بمالا۔ مین بھی تو ڈر گئی ہون۔
برہمن بھاگ جانے کیوجہ سے ایک فٹ آگے بڑھا۔

بمالا نے درخت کیجانب دیکہا اور اوسکے نیچے اوسے کچھہ سفید چیز نظر آئی وہ
سمجھہ گئی کہ یہ سیلشوارہ جی کے شوالہ کا بیل ہے۔ مگر گیا پتی سے کہنے لگی گیا پتی
نے کہا اپنے نگہبان دیوتا کا نام لو۔ اس درخت کے نیچے کیا دیکھہ رہے ہو
دگانے شور مچایا سہائے ہے پرمیشر سہائے! اور سہاگا۔ لمبی لمبی ٹانگین بڑے
کام آئین ایک ہی لمحہ مین یہ مقام میل بھر پیچھے ہٹ گیا۔ بمالا گیا پتی کی عادت سے خوب
واقف تہی سمجھہ گئی کہ سیدہا قلعہ کے پہاٹک پر پہنچیگا اسوجہ سے اسبارے مین کچھہ بہی اندیشہ
نہ کیا اور شوالہ جانے کیلئے آگے بڑہی۔ بمالا نے پہنچنے سے پہلے سب باتین سوچ لی
تہین مگر ایک بات بہول گئی۔ کنورجی آئے ہین یا نہین اس خیال سے وہ بڑی دقت
مین پڑ گئی اوسے یاد آیا کہ کنورجی نے اونکے آنیکا بالکل یقین نہین دلایا تہا اوسیقدر
اوسنے کہا تہا کہ تم مجھے یہان پاؤگی اور نپاؤ تو جان لینا کہ پہر کبہی ملاقات نہوگی اسحالت
مین کنورجی کے نہ آنیکا احتمال بہت غالب ہوگیا اگر نہین آئے ہین تو یہ محنت اکارت
ہی گئی اپنے دل مین کہنے لگی ہائے مینے پہلے ہی یہ خیال کیون نکرلیا؟ اور پہر مینے
برہمن کو کیون ہٹکا دیا آج رات کو مین اکیلی کیسے جاؤنگی سیلشوارہ جی جو کم کرو
وہی ہوگا۔ شوالہ پر تم چڑہنا چاہو تو تمہین برگد کے درخت کے نیچے ہی سے ہوکر جانا
بمالا جب ادہر سے گذری تو اوسے بیل نظر نہ آیا اور نہ کوئی سفید چیز دکہائی دی
جو دور دکہائی دی تہی وہ بہت گہبرائی کیونکہ بیل بہٹک کر کہین چلا گیا تہا میدان مین
کسی مقام پر ضرور ہوگا۔ بمالا کو معلوم ہوا کہ جیسے کسی آدمی کے خالی سفید کپڑے درخت
کے اسطرف دکہائی دیتے ہین اسنے پہر درخت کو غور سے دیکہا اسوجہ سے اسکو اور
بہی ڈر معلوم ہوا جلدی جلدی وہ قدم بڑہا کر شوالہ کو چلی جست کرکے زینون پر چڑہی
اور بہت زور سے دروازہ کو دہکا دیا۔ معلوم ہوا کہ دروازہ بند ہے اندر سے
بہاری آواز مین کسینے پوچہا؟ کون ہے خالی گنبد گونج اوٹہا "کون" وہ اپنے امکان بہر
بمالا نے جواب دیا دو ایک بہولی بہٹکی عورت۔ دروازہ کہلا اندر ایک چراغ روشن تہا
سامنے یہان مین کی ہوئی تلوار ہاتہ مین لئے ہوئے ایک لمبا تڑنگا آدمی کہڑا تہا بمالا کو

سولہوان باب

سیلشوارہ جی کے شوالہ مین

شوالہ مین داخل ہوکر تہوڑی دیر ستانے کے لئے بمالا بیٹہہ گئی اسکے بعد اسنے پہلے اپنا سر سیلشوارہ جی کے مورت کے آگے جہکایا پہر کنور جی کی تعظیم کیلئے اس سوچ مین کہ ایک دوسرے پر کیون مطلب ظاہر کرین کچہہ دیر تک دونون چپ رہے اور مضطرب تہے کہ کیونکر گفتگو شروع کرین ا بمالا جو صلح جنگ دونون امور مین کامل ہوشیار تہی اوران امور کے زیادہ مناسب تہی مسکرا کر بولی کنور جی سیلشوارہ جی کی یاد ہے یہی تمہین بار بار رات کے وقت میدان مین آتے ہوئے بہت ڈرتے ہو اب تم کو دیکہکر میری جرأت پہر زندہ ہوگئی کنور جی تمہارے یہان سب طرح خیر صلاح ہے بمالا کا یہ مطلب تہا کہ پہلے یہ دریافت کرے کہ کنور جی حقیقت مین تلوتما پر مہربان ہین اور اسکے بعد اور باتین کرے اس غرض سے کہنے لگی ہان جناب خوشی ہی کا کام تہا کہ مین سیلشوارہ جی کی پوجا کرنے آئی ہون یہان آکر معلوم ہوا کہ دیوتا جی آپ ہی کی پوجا مین مصروف ہورہے ہین اور میری پوجا قبول کرینگے اسوجہ سے مین آپکی اجازت لیکر پلٹ جاونگی

کنور جی۔ بہت اچہا مگر تم کو تنہا نہ جانا چاہیئے مین گہر تک پہنچا دونگا۔

بمالا نے دیکہا کہ کنور جی نے اپنا پورا وقت آلات جنگ ہی کے کامون مین نذر کردیا ہے پوچہنے لگی اور مجہے تنہا کیون نہ جانا چاہیئے۔

کنور جی۔ راہ مین خطرے ہین۔

بمالا۔ تو مین مہاراجمان سنگہ کے پاس دوڑی جاونگی۔

کنور جی۔ کیون وہان کیون جاوگی۔

بمالا۔ کیون۔ اونکے پاس درخواست لیجاتی ہے اونہون نے جو رسالدار مقرر کیا ہو وہ ہماری راہ مین جو خطرے ہین اونہین بہی دفع نہین کرسکتا وہ اس قابل ہی نہین ہے کہ دشمن کو شکست دے کنور جی نے ہنسکر کہا رسالدار صاحب جواب دینگے کہ دشمنون کے ہلاک کرینگی تاب تو دیوتاؤن کو بہی نہین انسان کیا چیز ہے

گواہ رہو وہ دشمن جسے مہادیوجی نے سیافتون کے جنگل مین خاک کردیا تہا چند روز ہوئے اسی منمتہا نے خاص اس شوالہ مین بڑا ظلم کیا یہ طاقت ایکالا نے ہونٹ کو پوچہا "یہ تو فرمائیے کس ظلم پر ہوا"

کنورجی۔ خود اسی رسالدار پر۔

بکالا۔ ایسی خلاف قیاس بات تہا اسے یقین ہی کیون ماننے لگے۔

کنورجی۔ مین ایک گواہ رکہتا ہے۔

بکالا۔ جناب وہ ایسا کون گواہ ہے۔

کنورجی۔ "تم خوبصورت"

بکالا نے بات کاٹکر کہا یہ دبلی پتلی لونڈی بالکل بدصورت ہے جی چاہے تو مجھے بکالا کہئے

کنورجی۔ بکالا ہی میری گواہ ہے۔

بکالا۔ نہین بکالا ایسی گواہی ہرگز نہ دیگی۔

کنورجی۔ حقیقت میں بات ہی ٹہیک ہے عورت جو زیادہ نہین پندرہ ہی روز مین اپنا اقرار بہول جائے وہ کوئی سچی گواہی ہرگز نہ دیگی۔

بکالا۔ کنورجی ازراہ عنایت میرا اقرار مجہے یاد دلائیے۔

کنورجی۔ اپنی ساتہ والی کا نام اور خاندان بتانے کا اقرار۔

بکالا نے ایکبار دل لگی کی آواز کو بدلکر ایک پوری دلسوزی کی آواز سے کہا کنورجی آپکی حیرت دفع کرنے مین مین پس وپیش کرتی ہون مبادا اسکی وجہ سے آپکے دل کا آرام جاتا رہے کنورجی نے تہوڑی دیر تامل کیا اور وہ خوش طبعی کا مزاج بدلدیا اور بولے بکالا اسکا ضرور یقین ہے کہ اسکا نام اور خاندان معلوم ہونے سے میری خوشی جاتی رہیگی۔

بکالا۔ جناب ہان۔

کنورجی نے کچہہ دیر غور کرنیکے بعد کہا میر التعلق خاطر جسطرح ہوسکے تم دفع کردو جس نہ برداشت کئے جانیکے قابل تردد کی مصیبت مین اوتہار ہا ہون اس سے زیادہ

منمتہا عشق کا دیوتا ہے اسنے شیوجی کی عبادت کرنیوالونکو گستاخی سے پریشان کیا۔

کوئی چیز تکلیف دے ہی نہین سکتی تم کو جسبات کا خوف ہے اگر وہ سچ نکلی تو بھی میری موجودہ تکلیف کے حق مین مناسب ہی ہوگی کیونکہ اسصورت مین مین کچھ تھوڑا اپنے دل کو تسلی دے سکون اسے بہالا صرف حیرت مجھے انگیختہ کرکے تمہارے پاس تمیز لائی ہے اب مجھ مین حیرت مین پڑے رہنے کی قوت نہین ہے ان پورے پندرہ روز مین سوائے گھوڑے کی پیٹھ کے مین بچھونا جانتا ہی نہین ہون اسکا سبب یہ ہے کہ جب سے مینے تمہین دیکھا ہے میرا دل نہایت ہی بے آرام ہے اسی بات کا زبردستی اقرار کرا لینے کیلئے بہالانے پہلے کوششین کی نہین تھوڑا بہت اور اقرار کرانیکی غرض سے اسنے کہا کنورجی ملکی معاملات مین تم بڑے آزمودہ کار ہو۔ بھلا خیال تو کرو کہ اگر تمہارا دل کسی اور عورت کی فکر مین ڈوب جائیگا جسکا ہاتھ آنا نہایت ہی دشوار ہے تو تم یہ مصیبت اس لڑائی کے زمانہ مین کیونکر برداشت کرو مین بنت عرض کرتی ہون کہ ضرورت جنگ اور اپنے سنبھالنے دونون حیثیتون سے تمہین یہی مناسب ہے زیری ساتھ والی کو بھلا دو واسطے اللہ البتہ لڑائی کے ہنگام مین تمہین کامیابی ہوگی تیجے کے ہونٹون پر ایک تبسم ظاہر کرکے جو دلی اضطراب کا ملتا ان دیتا تھا کنور جی نے جواب دیا آہ کیسے بھلا دون ؟ تمہاری ساتھ والی کی صورت کا بڑا گہرا نقش پہلی ہی نظر سے میرے دل مین بندھ گیا ہے یہ دل جبتک خاک نہو جائے اس سے ہرگز اپنا پیچھا نہین چھڑا سکتا۔ لوگ کہتے ہین میرا دل پتھر کا بنا ہوا ہے تم جانتی ہی ہو کہ جو نقش پتھر پر بنا ہو اسے وہ پتھر کبھی ساتھ ہی مٹتا ہے بہالا مین لڑائی کا حال کیا بیان کرون جسوقت سے مینے تمہاری ساتھ والی کو دیکھ لیا ہے لڑائی مین۔ مین فقط مشغول رہا خواہ مین لڑائی مین ہوا یا پڑاو مین ایک گھڑی بھر کے لئے بھی اس پیارے چہرے کو اپنے دل سے نہین بھلا سکتا جب کبھی میرا سر کاٹنے کیواسطے کسی پٹھان نے اپنی تلوار بلند کی مجھے سب سے پہلے یہی خیال آیا کہ مین مارا گیا تو پھر اسصورت کا دیکھنا کبھی نصیب نہوگا یعنی جس نگاہ کو مین پہلے سمجھے تھا وہ پچھلی نگاہ ہے اے بہالا تمہاری ساتھ والی کے

دیکھنے کیلئے مین کہان تک جاؤن اور زیادہ اقرار کرانیکی کیا ضرورت تھی بجالا نے کہا میری ساہتہ والی کو تم گڈہ مندران مین پاؤگے۔

وہ رندہیر سنگ کی بیٹی پیاری جوروش تلوتما ہے یہ سنکر جگت سنگ کو ایسا معلوم ہوا گویا سانپ ڈس گیا اسنے تلوار پر سہارا دیکر سر لٹکا دیا کچھ دیر کے بعد ایک آہ کہینچکر کہا اس تمام گفتگو سے تمہاری بات صحیح معلوم ہوئی تلوتما میرے لئے نہین ہے مین میدان جنگ مین جاتا ہون وہان اپنی آیندہ عیش و عشرت کی امیدونکو دشمن کے خون مین ڈبودونگا۔ کنور جی کے رنج و الم سے بجالا کا دل بہر آیا کہنے لگی عالی مرتبہ کنور جی اگر سچی محبت کا صلہ دنیا ہی مین ملتا ہے تو تم تلوتما کا ہاتہ ضرور پکڑوگے اور تم یکبارگی اپنے دل مین مایوسی کو کیون راہ دیتے ہو؟ قسمت آج مخالف ہے تو کل موافق ہوجائیگی امید کی آواز نہایت ہی شیرین ہے مصیبت سے مصیبت کیدن نرم آواز مین چپکے سے وہ انسان کے کان مین کہدیتی ہے ابر او رطوفان ہمیشہ نہین رہتے پہر تم کیون تڑپتے ہو میری باتین سنو امید نے بجالا کے منہ سے کہا کیون تڑپتے ہو؟ میری باتین سنو جگت سنگہ نے امید کی آواز سنی خدا کی مرضی کسے معلوم ہے تقدیر کے لئے ہوئے احکام کون پڑہ سکتا ہے! اس آفتاب کے نیچے غیر ممکن کونسی چیز ہے؟ اس دنیا مین کون غیر ممکن باتین نہین جو نہین ظاہر ہوتین۔ ہان کنور جی امید کی باتین سنکر کہنے لگے آج میرا دل نہایت ہی بیچین ہے مین بالکل اس قابل نہین ہون کہ کوئی ٹھیک تدبیر نکالون جو تقدیر مین ہے وہ ضرور واقع ہوگا کیونکہ تقدیر کا کون مقابلہ کرسکتا ہے اسوقت صرف اپنا ارادہ مین ظاہر کرسکتا ہون اسجگہ سیلشوارہ جی کے سامنے مین عہد کرتا ہون کہ تلوتما کے سوا کسی اور کا ہاتہ مین ہرگز نہین پکڑونگا مین منت کرکے تم سے کہتا ہون۔ کہ جو کچھ مینے کہا ہے اپنی ساہتہ والی سے سب کہدینا؟ پہر کرکے" اتنا یہ بہی اوس سے کہدینا کہ میرے کہ مین ا)۔ تمہہ ہو سکے دیدار کا اور تمنی ہون مین قسم کہتا ہون کہ ایسی عنایت کی پہر کبہی درخواست نہ کرونگا۔

بجالا۔ جناب میری ساہتہ والی کا جواب آپ کو کیونکر معلوم ہوگا۔

کنور جی ۔ مین تمھین بار بار تکلیف دینے کی جرأت نہین کرتا ہون لیکن اسی شوالہ مین اگر تم ایکدفعہ اور مجھسے ملو تو عمر بھر احسانمند ہونگا جگت سنگھ کے ایکدفعہ اور ملنے کی تم امید رکھو ۔

بمالا ۔ کنور جی مین آپکی لونڈی ہون مگر رات کو اکیلے اس سڑک پر آتے ہوئے مجھے بہت ڈر لگتا ہے صرف اقرار پورا کرنیکے خیال سے مین آج رات کو چلی آئی ہون ابتو ملک بھر دشمنون کی غرض سے مخدوش ہو رہا ہے مین پھر آتے ہوئے بہت ڈرونگی کچھ دیر غور کرکے کنور جی نے کہا اگر تمھارے نزدیک اسمین قباحت نہو تو مین تمھارے ساتھ گڑہ مندران تک چلا چلون ۔ جو جگہ تم مناسب سمجھکر بتادوگی تمھارا انتظار کرونگا تمھاری ساتھہ والی جسکے وہ تم وہین آکر مجھے بتا جانا بمالا نے خوش ہوکر جواب دیا اچھا تو جناب آئیے دونون باہر نکلنے ہی کو تھے کہ اونکے کانون مین شوالہ کے باہر کسی کے ہوشیاری سے قدم رکھنے کی چاپ آئی کنور جی نے تعجب سے کہا کیا تم کسیکو اپنے ساتھہ لائی ہو ۔

بمالا ۔ این نہین تو ۔

کنور جی ۔ تو کس کے پیرون کی آہٹ معلوم ہوئی مجھے خوف ہے کہ کسی نے باہر سے ہماری گفتگو سنلی اسکے بعد جگت سنگھ باہر نکلا اور شوالہ کے گرد چارون طرف دیکھا مگر کسیکو نہ پایا

سترھوان باب

دیرا پنچھی

سیلشوارہ جی کی مورت کے آگے تعظیماً سر جھکانیکے بعد جگت سنگھ اور بمالا دونون ڈرتے ہوئے گڑہ مندران کو روانہ ہوئے تھوڑی دور تک خاموش چلے جانیکے بعد کنور جی نے کہا بمالا مجھے ایک بات پر بڑی حیرت ہے بتجانے تم سنکر کیا جواب دوگی ۔

بمالا ۔ جناب وہ کیا بات ہے ۔

کنور جی مجھے یقین ہے کہ تم ہرگز خادمہ نہین ہو ۔

بمالا نے ہنسکر کہا آخر فرمائیے تو کسوجہ سے آپ ایسا خیال کرتے ہین ۔

کنور جی ۔ رندھیر سنگھ کی بیٹی کے مہاراجہ انبیر کی بہو ہونے کا خاص سبب ہے ۔

یہ ایک بہت بڑے راز کی بات کہی ہے اگر تم خادمہ ہوتیں بہ نسبت کسی عمدہ درجہ
کی عورت نہوتیں تو کچھ ممکن نہ تہا کہ اس بات کو سمجھ سکتیں بمالا نے ایک آہ کھینچکر
کہا جناب آپکا قیاس ٹہیک ہے مین خادمہ نہین ہون گو خادمہ کیطرح زندگی بسر کرتی ہون
جسطرح میری قسمت زندگی بسر کراتی ہے بسر کرتی ہون مگر قسمت کو کیا الزام دون اپنا ہلو
ایسی بُری نہین ہے کنورجی نے خیال کیا کہ اس ذکر نے بمالا کے دل کو غم یاد دلادیا۔
اسوجہ سے یہ تذکرہ اونہون نے چھوڑدیا بمالا نے اپنی بات آگے کہنا شروع کی۔
کنورجی ایکدن تمہین بتادونگی کہ مین کون ہون مگر ابہی نہین یہ آواز کیا آرہی ہے ہ کیا کوئی
ہمین بہکاتا ہے انسان کے پیرون کی چاپ صاف صاف سنائی دی یہ بہی معلوم ہوا
کہ دو شخص آپس مین کانا پہوسی کررہے ہین جگت سنگہ اور بمالا اسوقت ایک میل
دور آچکے ہین. کنورجی مجہے نہایت خوف معلوم ہوتا ہے ذرا جاکر دیکہہ آؤ یہ سنکر جگت سنگہ
کچھہ دور تک قدم بڑہائے چلا گیا اور ادہر اودہر دیکہا بہی مگر کوئی نہ نظر آیا آخر پلٹ آیا
اور بمالا سے کہا مجہے خوف ہے کہ کوئی شخص ہمارے ساتہہ آرہا ہے ذرا ہوشیاری
سے بات کرنا چاہئے یہ دونون اسطرح باتین کرتے ہوئے چلے کہ کوئی آواز نہ سن سکے
اور قلعہ پر پہنچ گئے۔
کنورجی۔ تم قلعہ کے اندر کیسے جاؤگی رات زیادہ آچکی ہے بیشک پہاٹک بند ہوگا۔
بمالا۔ جناب آپ مطمئن رہئے آنے سے پہلے ہی سے اسکا بندوبست کرلیا تہا کنورجی
نے ہنسکر پوچہا کیا کوئی چور دروازہ ہے بمالا نے کہا چور کدہر گیا یہان سیندہ موجود ہے
کنورجی نے کچھہ تامل کرکے کہا بمالا اب مجہے آگے جانیکی کچھہ ضرورت نہین ہے قلعہ مین
جو آم کا جنگل ہے اسمین مین انتظار کرونگا مین تم سے التجا کرکے کہتا ہون کہ میرے
نام سے بڑی دلسوزی کیساتہہ اپنی ساتہہ والی کی تم خوشامد کرنا مین آرزومند ہون کہ
میری آنکھون کو ایک مرتبہ دیدار کی دولت اور حاصل ہو جانے پندرہ دن کے بعد ہو
چاہے مہینہ بہر کے بعد چاہے سال بہر کے بعد۔
بمالا۔ یہان پر آم کا جنگل چھپنے کے قابل نہین ہے ذرا آپ میرے ساتہہ آئیے۔

کنور جی ۔ کہان تک ۔

بمالا ۔ قلعہ مین ۔

کنور جی نے ذرا تامل کرکے کہا نہین بمالا مجھسے یہ نہوگا مین بغیر مالک قلعہ کی اجازت کے قلعہ مین ہرگز نہ داخل ہونگا ۔

بمالا ۔ جناب آخر آپ ڈرتے کیون ہین ۔

کنور جی نے عجلت سے کہا راجاؤن کے بیٹے کہین جانتے ہوئے نہین ڈرتے ہین ۔ مگر خیال تو کرو کہ کیسے قلعہ مین بغیر اسکے کہ مالک کو خبر ہو مہاراجہ انبر کا بیٹا چوری کرنیکے لئے کیونکر جا سکتا ہے ۔

بمالا ۔ تمہین تو مین اندر لئے جاتی ہون ۔

کنور جی ۔ مین بڑی عاجزی سے عرض کرتا ہون کہ اگر مین یہ دریافت کرون کہ تمہین مجھے قلعہ کے اندر لیجانیکا کیا حق ہے تو تم یہ خیال نہ کرنا کہ کسی خادمہ کیطرح مینے تمہاری تحقیر کی

بمالا ۔ جبتک یہ نمعلوم ہولے کہ قلعہ کے اندر لیجانیکا مجھے کیا حق ہے آپ نہ چلئے گا ۔

کنور جی ۔ ہرگز نہین ۔

بمالا کنور جی کے کان تک جھکی اور کچھ کہا ۔

کنور جی ۔ تو بیوی جو تمہاری مرضی ہو تو چلو ۔

بمالا ۔ مین خادمہ ہون اور مجھے محکوم رہنا چاہیئے ۔

کنور جی ۔ اب تم کیا کروگی ۔

جس راستہ پر یہ جارہے تھے قلعہ کے پھاٹک پر گیا تھا اسکے پہلو پر آمون کا جنگل تھا جو پورے راستہ سے نظر نہ آتا تھا اگر تم اسطرف جانا چاہو دریائے اموورا قلعہ کے پیچھے بہا ہے تو تمہین اس جنگل ہی کے اندر رہو کر جانا پڑیگا بمالا نے سامنے کا رستہ چھوڑدیا اور کنور جی کو ہمراہ لئے ہوئے جنگل مین گھسکر سوکھے پتون کی کھڑکھڑاہٹ اور انسان کے پیر کی چاپ معلوم ہوئی ۔

کنور جی ۔ ذرا ایکدفعہ اور ٹھہر جاؤ دیکھون کیا ہے ۔

کنورجی نے اپنی تلوار نکال لی اور آوازکے رخپر چلے گئے مگر کچھ نظر نہ آیا آم کے جنگل کے نیچے بہت سے جنگلی درختوں اور جھاڑیوں کی کثرت سے ایسی گھنی گھنیان پڑ گئی تہین اور درختون کیوجہ سے ایسا اٹا ٹوپ اندھیرا پھیلا ہوا تھا کہ کنورجی کو یہ بھی نہ بن پڑا کہ اب کدھر کو دیکھین اونکے دل مین آیا یہ بھی ممکن ہے کہ سوکھے پتون پر بعض جانورون کے چلنے سے آوازین آتی ہون ہو نیکو جو کچھ ہو مگر یہ سوچکر شبہ نکالنا ہی مناسب ہے وہ ایک درخت پر چڑھ گئے اور چارونطرف دیکھنا شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد انہین دور سے آدمیونکی وہ سفید پگڑیان نظر آئین ایک آم کے لمبے درخت کی ٹہنیون سے اندھیرا پیدا ہو گیا تھا جب لوگون کی پگڑیان نظر آئین تہین ان کے بدن اس اندھیرے مین چھپے ہوئے تھے کنورجی نے اس مقام کو خوب پہچان لیا اور گویا ان لوگون کو دیکھکر انکی خاطر جمع ہو گئی خوب ہوشیاری سے اوس درخت کو ایسا پہچان لیا کہ دوبارہ اگر دیکھین تو بھولنے کا احتمال ہی نہو پھر چپکے سے اوترکر بھالا کے پاس آئے اور جو کچھ دیکھا تھا اوسکا حال بیان کیا اور کہنے لگے کاش اسوقت میرے پاس اور برچھے ہوتے

بھالا۔ آخر فرمائیے تو آپ برچھے لیکر کیا کرینگے۔

کنورجی۔ برچھے ہون تو ٹھیک ٹھیک معلوم ہو جائے کہ یہ کون لوگ ہین۔ ان علامات سے اچھا شگون نہین معلوم ہوتا مین پگڑیون سے خیال کرتا ہون کہ بدمعاش پٹھان کسی بری نیت سے ہمارے پاس تھے فورا بھالا کو وہ سڑک کے کنارہ والا مرا ہوا گھوڑا یاد آگیا۔ اور وہ گھوڑے کے سمون کے نشان یاد آگئے۔

بھالا۔ تو ازراہ عنایت آپ ٹہرئیے مین آپکو برچھے لپک کر لادون۔

یہ کہکر وہ قلعہ کی نیو پاس گئی اس کمرہ کے نیچے جسمین شام کو بھالا نے منگار کیا تھا آمون کے جنگل کے رخپر ایک کھڑکی تہی اس کھڑکی کے پاس پہنچی اپنے کپڑون سے کنجی نکالی پٹون مین کھٹکا لگا تھا اوسکو کنجی لگاکر کھولا ایک پشتیبان پکڑکر کھڑکی کی دیوار کیطرف ڈھکیلی اس عجیب حکمت سے کھڑکی معہ چوکھٹ بازو اور پشتیبانون کے

دیوار کے ایک شگاف مین چلے گئے اور بمالا کے اندر جانیکے لئے ایک دروازہ کھل گیا کمرہ مین جاکر اسنے پیٹون کو پہر کہینچ اور پہلے ہی کیطرح کہڑکی پہر اپنے مقام پر ایسی جمکر بیٹہہ گئی کہ باہر سے کہولنے کی ہزار کوشش کیجائے نہ کہل سکے بمالا جلدی جلدی قدم بڑہا کر سلاح خانہ مین گئی وہان جاکر داروغہ سلاح خانہ سے کہا جو کچہہ مین مانگون اسکا ذکر خبردار کسی سے نہ کرنا مجہے دو برچہے دو تم کو واپس ملجائینگے۔

داروغہ۔ مائی برچہے لیکر کیا کرو گی۔

بمالا۔ مین آج دیرانچی کی پوجا کرونگی جو عورت یہ پوجا کرتی ہے اوسکو بہادر بیٹا ملتا ہے اس تیوہار مین ہتیارون کا پوجا کرنا ہوتا ہے مجہے بیٹا ہونیکی بڑی آرزو ہے خبردار اسکا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ داروغہ کو جیسا سمجہایا گیا تہا ویسا سمجہہ گیا۔ قلعہ مین جتنے نوکر چاکر تہے سب بے عذر بمالا کی اطاعت کرتے تہے یہ شخص بے اسکے کہ زبان سے نکالی گیا اور دو تیز برچہے نکال لایا۔ جس عجلت سے بمالا آئی تہی اوسی عجلت کیساتہہ برچہے لئے ہوئے کہڑکیطرف پلٹی پہلی ہی طرح کہڑکی کو کہولا اور جگت سنگہ کیجانب نیکلی یا تو جلدی کی ہماہمی مین اس خیال سے بے پرواہ ہو کر کہ کام کرکے فوراً پلٹ آؤنگی جاتے وقت بمالا نے کہڑکی بند نہین کی اور اس باعث سے راستہ خطرہ مین پڑگیا کہڑکی کے قریب ہی ایک آم کے درخت کی آڑ مین ایک مسلح شخص کہڑا ہوا تہا اس واقعہ کو اوسنے دیکہا مگر جب تلک بمالا نظرون سے غائب نہولی اپنی جگہ سے کہسکا تک نہین جب وہ غائب ہو گئی اس خوف سے کہ کوئی چاپ سن پائے اسنے جوتے اوتار ڈالے اور آہستہ آہستہ قدم رکہتا ہوا کہڑکی کے پاس پہنچا اور جہان تک ہوسکا کہڑکی کے اندر چپکے سے داخل ہوا پھر اس کمرہ کے دروازہ سے وہ قلعہ مین داخل ہو گیا ادہر کنور جی نے بمالا سے برچہے لئے اور پیشتر کیطرح وہ درخت پر چڑہ گئے وہان سے انہون نے دوسرے درخت کیطرف جسے پہچان رکہا تہا دیکہا مگر اب فقط ایک ہی پگڑی نظر آئی دوسرا شخص غائب ہو گیا تہا۔ کنور جی نے

ایک برچھا بائین ہاتھ مین لیا اور دوسرے کو دہنے ہاتھ مین لیکر پگڑی کو تاک کر اپنے بازو کی پوری قوت سے مارا اسکے ساتھ ہی پتون کی ایک بڑی کھڑکھڑاہٹ اور اسکے بعد کسی چیز کی بہت زور سے گرنیکی آواز سنائی دی پگڑی اب نہین نظر آتی تھی جگت سنگہ نے قیاس کیا کہ اسکے بے خطا نشانے نے اس شخص کو شاخون سے نکالکر زمین پر گرا دیا۔ جگت سنگہ نے جھٹ پٹ درخت سے اوتر کر اس شخص کے پاس گیا دیکھا کہ ایک مسلح مسلمان سپاہی قریب المرگ ہے۔ برچھا اسکی ایک آنکھہ مین پیوست ہو گیا تھا کنور جی نے غور سے دیکھا اور پہچان لیا کہ برچھا اسکی آنکھہ مین ہوکر سیدھا دماغ مین اوتر گیا تھا ایک پرچہ اسکے تعویذ مین نکلا۔ جگت سنگہ اسے لیکر چاندنی مین آیا اور پڑہنے لگا لکھا تہا۔ تمام مطیعان قتلو خان رقعہ ہذا کو دیکھتے ہی حامل رقعہ کی اطاعت کرین۔

راقم قتلو خان

بمالا نے فقط آواز سنی تھی مگر یہ نہ سمجھی کہ کیا ہوا کنور جی اسکے پاس آئے اور سب حال دریافت کیا۔ بمالا نے چلا کر کہا افسوس کنور جی جو مین جان جاتی تو لعنت تھی مجھپر اگر مین تمہین برچھے لا دیتی مین بڑی گنہگار ہوں اور آج رات جو خون کا گناہ ہوا ہے اسکا کفارہ مدت تک ادا نہ کرسکونگی۔

کنور جی۔ ہمارے دشمنون کی ہلاکت پر افسوس کا کون محل ہے یہ بہت اچھا کام ہے۔

بمالا۔ جنگجو آدمی یہ خیال کیا کرین ہم تو عورتین ہین۔

کچھہ تامل کرکے بمالا بولی۔ کنور جی اب زیادہ تاخیر مین قباحت ہے چلو قلعہ مین چلین مین کھڑکی کھلی چھوڑ آئی ہون جلدی سے قلعہ کے نیچے پہنچکر بمالا کنور جی کو ساتھ لئے ہوئے اندر داخل ہوئی۔ داخل ہوتے وقت کنور جی کا دل دہڑکنے لگا اور پیر تھرتھرانے لگے وہ شخص جسکے سر کا ایک بال بھی بڑی بڑی مخالفتون کے وقت نہ میلا ہوا سکے اس کا نپنے سے کیسا شگون کیا جاسکتا ہے اس عیش و عشرت

کے مکان مین داخل ہوتے وقت اس لڑکے سے اسکو کیا فال لینا چاہیے بمالا
نے اوسیطرح کٹہرکی بند کی اور کنورجی کو اپنے خوابگاہ کے کمرہ مین لیگئی وہان پہنچکر
کہنے لگی آپ کے خلاف نہو تو ایک لحظہ ہی بہر مین پلٹ آونگی جبتک آپ اس
پلنگ پر تشریف رکھئے جناب آپکا دل اور کسیطرف متوجہ ہو تو مہربانی سے یاد فرمائیے
کہ مہادیوجی کا بچہونا فقط ایک برگد کا پتہ تہا یہ کہکر بمالا چلی گئی تہوڑی ہی دیر بعد
ایک پاس ملے ہوئے اور کمرہ کا دروازہ کہلا اور وہ اس کمرہ سے پکار کر کہنے لگی۔
عالی مرتبہ راجہ کے بیٹے مہربانی کرکے یہان قدم رنجہ فرمائیے اور آکے ایک بات سن
لیجئے کنورجی کا دل دہڑکا شاید کوئی تردد کی بات نہ تہی وہ پلنگ سے اوٹہکر بمالا کے
پاس گئے کنورجی کے جاتے ہی وہ بجلی کیطرح تڑپکر باہر نکل آئی کنورجی نے اپنے تئین ایک
خوشبو سے مہکتے ہوئے کمرے مین پایا ایک پیاندیکا چراغ روشن تہا ایک گوشہ مین
کوئی عورت گہونگہٹ نکالے بیٹہی تہی وہ تلوتما کے سوا اور کوئی نہ تہی۔

اٹہارہوان باب

ہوشیار آدمی اور بمالا کی ایک چلنا

بمالا اپنے کمرہ مین واپس آکر پلنگ پر بیٹہہ گئی اپنی غرض پوری کرلینے پر اس کے
چہرہ سے نہایت ہی خوشی ظاہر ہوتی تہی یہان ایک چراغ روشن تہا بمالا کے سامنے
ایک آئینہ لگا تہا۔ آئینہ کے سامنے اسکے کپڑے ویسے ہی صاف صاف نظر آئے
جیسے رات کو پہنتے وقت تہے ایک گہڑی بہر تک وہ آئینہ مین اپنی صورت دیکہا کی
وہی خوشنما پیچ وتاب چوٹی مین تہا وہی کاجل کی سیاہ تابی آنکہون کے درون مین
تہی وہی پان کا ہلکا ہلکا گلاب کا سا رنگ نیچے کے ہونٹہ مین تہا وہی آویزے لہرالہراکر
گول گول رخسارون کو روک رہے تہے اوسوقت ایک جہلکنے کی ادا سے وہ
بیٹہی ہوئی تہی جسنے اسکی اس ادا کو دیکہہ پایا ہے کہ پہر بہی وہ شخص ایک جوان
عورت کے عشق کو ترسیگا بمالا نے ذرا مسکراکر اپنے حسن وجمال پر غور کیا کیا
اوسکو اسبات کے افسوس پر ہنسی آئی کہ ہمیشہ جگت سنگہ کو خود کوشش کرکے

تولائی اور تلوتما کے پاس بھیجدیا نہین رنج کرنا تو درکنار اسپر تو وہ انتہا سے زیادہ
خوش ہوئی تھی اسی بات پر ہنسی آئی تھی۔ کہ عالم وفاضل دگیا ہے غرض گھر چھوڑنے
پر کسیطرح راضی نہوا۔ بالا جگت سنگھ کا انتظار کررہی تھی کہ ناگہان پاس سے
آمون کے جنگل کیطرف سے ترہی کی آواز بڑے زور سے اسکے کان مین آئی۔ وہ
سہمکر چونک پڑی کیونکہ ترہی تو صرف پھاٹک ہی پر بجائی جاتی ہے اور وہ بھی اتنی
رات گئے نہین۔ شوالہ کو جاتے ہوئے جو جو باتین دیکھی اور سنی تھی ساتھ ہی اوسکے
دل مین یاد آگئین اوسنے فوراً قیاس کیا کہ یہ آواز کسی بڑے مقدمہ کا نتیجہ ہے
اور جھپٹ کر کھڑکی کے پاس جاکر باہر کیطرف دیکھا مگر کسیطرف اور خاصکر جنگل مین کچھ
نہ کچھ نظر آیا۔ ایک تردد کے عالم مین وہ کمرہ سے باہر نکلی صحن برابر ہی تھا صحن
کے اودھر دوسرے کمرونکی ایک اور قطار چلی گئی تھی اسمین کوٹھے پر جانیکا زینہ تھا
بالا کوٹھے پر چلی گئی۔ اور ہرطرف دیکھنے لگی۔

جنگل مین چونکہ گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا اسوجہ سے کچھ نظر نہ آیا اسکا تردد بڑھتا جاتا
تھا آخر کٹہرے کے پاس آئی اور کٹہرے پر سینہ رکھکر آگے کو سر بڑھاکر اوس مقام کو دیکھا جو
بالکل قلعہ کے نیچے تھا مگر اب بھی کچھ نہ معلوم ہوا جھلکتے ہوئے ہرے پتے گویا ہلکی ہلکی چاندنی
مین نہائے ہوئے تھے اور اسوقت جو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے پتون پر آتے تھے گویا وہ
ایک چمکتا ہوا سرخ لباس پہن لیتے تھے جنگل کے نیچے بالکل تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

چاندنی پتون مین سے نکل نکلکر کہین کہین زمین پر آرہی تھی چاند اور ستارے جڑے
ہوئے آسمان کا عکس دریائے امودر پر پڑرہا تھا کچھ فاصلہ پر اوس پار عالیشان
عمارتین آسمان سے ملی ہوئی نظر آتی تھین۔

اون عمارتون کی چھتون پر اودھر اودھر بعض پہرہ والون کی صورتین نظر آجاتی تھین
بالا کو جو کچھ نظر آیا بس یہی تھا۔

وہ مایوس ہوکر پلٹنے ہی کو تھی کہ معلوم ہوا جیسے کسی نے اوسکی پیٹھ پر ایک اونگلی
چبوئی وہ چونک پڑی پیچھے پھر کر جو دیکھتی ہے تو ایک انجان مسلح آدمی سامنے

کھڑا ہوا ہے بجیس و حرکت ہو کر تصویر بن گئی مسلح آدمی نے کہا خبردار شور نہ کرنا
آواز نکلی اور یہ تمہارا نازک بدن میں نے قلعہ کے نیچے پھینکدیا بمالا جس شخص کو اچانک
دیکھا ایسی بدحواس ہوئی پٹھان سپاہیون کے سے کپڑے پہنے تھا اوسکے پورے
قیمتی کپڑون سے یہ بات بہت آسانی سے تسلیم کرلی جاتی تھی کہ کسی معزز عہدے
پر ممتاز ہے عمر نے تیس برس سے زیادہ نہ تجاوز کیا ہو گا اور نہایت ہی حسین تھا
مرصع پگڑی اونچی پیشانی پر تھی ہنوز بمالا اچھی طرح گھبرا نے بہی نپائی تھی کہ اسنے دیکھا
کہ وہ شخص خود ہمسری کا دعویٰ کرتا ہے اسکا بدن جگت سنگہ کا سا بھاری بھرکم نہ
تھا اور نہ سینہ ویسا چوڑا تھا مگر ویسا ہی بہادر تھا اور ویسا ہی حسن و جمال اور نرم و نازک
بدن پر ناز کرتا تھا موتیون کا مرصع کار سیان مین کیا ہوا ایک دمشقی خنجر بیش قیمت اور اب
مین بندہا تہا ننگی تلوار ہاتھ مین تھی مگر اسکے سوا اور کوئی ہتیار اسکے پاس نہ تھا خبردار
چلانا نہین چاہئے اور نہ نیچے پھینکدیا۔ بمالا کی جرات جو دل ٹھکانے کرنے سے
تھوڑی دیر کیواسطے جاتی رہی تھی پہر عود کر آئی سپاہی نے جب دوبارہ کہا تو وہ
مطلب سمجھی اور کے پیچھے پاؤن کے پاس (؟) چھت کا کنارہ تھا آگے ایک مسلح
سپاہی کھڑا تھا وہ سمجھ لی کہ سپاہی لوگ ایسے غافل ہو کر بات نہین کرتے ہین
اور نہ قتل کی دہمکی سے کوئی سخت اثر پڑیگا ان سب باتون کا دل مین خیال کر کے
وہ ہوشیار عورت کہنے لگی کہ تم کون ہو؟
سپاہی۔ میرا نام جاننے کی تمہین کیا ضرورت ہے۔
بمالا۔ تم قلعہ کے اندر کیون آئے ہو کیا تم کو نہین معلوم ہے کہ چور کہو نٹے
سے باندہ دئے جاتے ہین۔
سپاہی۔ اے دلربا مین چور نہین ہون۔
بمالا۔ تم قلعہ مین کیسے آئے۔
سپاہی۔ خود تمہاری مہربانی سے جب تم کہڑکی کہولکر چلی گئی تھین مین اندر چلا گیا
اور تمہاری بیداری مین یہان اوتر آیا۔

بمالا نے اپنا ہاتھ پیشانی پر مارا اور پوچھا کہ تم کون ہو۔
سپاہی۔ مجھے تم کو اپنا نام بتانے مین پس و پیش کرنیکی کیا ضرورت ہے مین ایک پٹھان ہون۔
بمالا۔ اتنے مین کیا ہوتا ہے۔ تمہاری قوم پٹھان ہے مگر ہو تم کون۔
سپاہی۔ خدا کے فضل و کرم سے میرا نام عثمان خان ہے۔
بمالا۔ مینے اس نام کا آدمی کبھی سنا تک نہین ہے۔
سپاہی۔ عثمان خان قتلو خان کی فوج کا سردار۔
بمالا کانپ اوٹھی اسکے دل مین یہ فکر آگ کیطرح مشتعل تہی کہ کسیصورت سے بھاگ جاؤن اور یہ خبر رندھیر سنگہ تک پہنچاؤن مگر اسکے سب ذریعے مسدود تھے کیونکہ آئے تو قتلو خان کا سردار۔ اور روکے کھڑا تھا کوئی بہانہ نہ دیکھکر اسنے خیال کیا کہ اسے جتنا زیادہ باتون مین لگائے رکھونگی اوتنی ہی زیادہ چھٹکارے کی امید ہوگی کسیوقت کوٹھون پر کوئی پہرا دینے والا چوکیدار شاید ادہر آنکلے دل مین یہ ٹھہرا کر اسنے پہر باتین شروع کین۔
بمالا۔ جناب آپ قلعہ مین آئے ہین۔
عثمان خان۔ ہم نے ایک قاصد بھیجکر رندھیر سنگہ سے یہ بات چاہی تہی کہ ہماری طرفداری کرے۔ جواب مین وہ لڑائی کا خواستگار ہوا اور چاہا کہ اپنی فوج سمیت ہم قلعہ مین داخل ہوان۔
بمالا۔ آپ کا مطلب مین سمجھی چونکہ قلعہ کے مالک نے آپ لوگون کا ساتھ دینے سے انکار کیا اور مغلون کا طرفدار ہوگیا ہے اسلیئے آپ اس قلعہ پر قبضہ کرنیکو آئے ہین مگر مین تو دیکھتی ہون کہ آپ تنہا ہین۔
عثمان خان۔ ہان اسوقت مین تنہا ہون۔
بمالا۔ شاید اسی باعث سے آپ مجھے نہین جانے دیتے۔
بمالا نے یہ بات کہکر کوشش کی تہی کہ پٹھان کے ہاتھ سے بھاگ جانیکی امید

پڑے مگر بیفائدہ ہوئی۔
وہ سمجھی تھی کہ نامردی کا الزام پٹھان کو بہت بُرا لگے گا اور اپنی بہادری ثابت کرنیکی غرض سے میرا راستہ چھوڑ دیگا۔ عثمان خان نے ہنسکر جواب دیا اے دلربا تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس سے خوف کیا جائے ہان ایک تمہاری ترچھی نگاہ تو ہیں اوس سے بھی کچھ ایسا نہیں ڈرتا ہون لیکن میری تم سے ایک عرض ہے بمالا حیرت مین پڑ گئی اور اپنی نظر عثمان خان کے چہرہ پر جمادی۔
عثمان خان۔ مہربانی کرکے کنجی جو تمہارے دوپٹہ کے کونے مین بندھی ہے مجھے دیدو مین احسانمند ہونگا مین اسبات مین پس وپیش کرتا ہون کہ اپنے ہاتھ تمہارے بدن مین لگا کر تمہاری بعزتی کرون بمالا نے ہنسکر آہستہ سے جواب دیا یہ تو بات خوب کہی ابھی گھڑی بھر نہ گذری ہوگی کہ آپ نیچے پھینک کر میرا بدن پاش پاش کرنے پر آمادہ تھے۔ فوجی افسر نے کہا ضرورت کے لئے کوئی قانون نہیں ہے اور اگر ضرورت پڑے تو مین اب بھی ویسا کرنیکو موجود ہو جاؤنگا بمالا سی ہوشیار عورت کو اسبات کے سمجھنے کے لئے زیادہ وقت کی ضرورت نہ تھی کہ اس سپاہی کو لڑکی کی کنجی کی زیادہ ضرورت ہے مگر یہ اوسکے ذہن مین نہ آیا کہ اس سے کچھ بہانہ کرے جو شخص ایک چیز کے چھین لینے کی ضرورت رکھتا ہے اگر وہ خوشامد کرکے مانگے تو جانو کہ دل لگی کرتا ہے اگر کنجی خوشی سے نہ دی گئی تو افسر زبردستی لے لیگا بمالا کے مقام پر کوئی اور شخص ہوتا تو بیشک کنجی حوالہ کر دیتا مگر یہ ہوشیار عورت کہنے لگی اگر مین خوشی سے کنجی نہ دونگی تو جناب آپ کیسے لے لینگے یہ بات کہتے وقت بمالا نے دوپٹہ اوتار کر اپنے ہاتھ مین لیلیا عثمان خان نے اسطرح کہ آنکھین دوپٹہ مین لگی ہوئی تھین کہا تم نہ دوگی تو تمہارے سینہ مین ہاتھ لگانیکی مسرت بھی حاصل کرونگا۔
بمالا۔ تو آپ ایسا ہی کیجئے یہ کہا اور دوپٹہ جنگل کیطرف پھینکا عثمان خان کی نگاہ دوپٹہ ہی مین لگی تھی جیسے ہی بمالا نے دوپٹہ پھینکا اسنے ہاتھ بڑھا کر ہوا اوڑتا ہوا دوپٹہ پکڑ لیا۔

عثمانخان کی دوسری حرکتون نے بالا کا چہرہ متغیر کردیا تہا اسنے بالا کے ہاتہ اسی کے دوپٹہ سے کہڑے مین خوب کسکر باندہ دئے۔

بالا۔ یہ کیا کرتے ہو۔

عثمانخان۔ ضرورت جنگ اسی کی مقتضی ہے۔

بالا۔ اس خراب حرکت کا نتیجہ تمہین جلدی مل جائیگا۔

بالا کو اسحالت مین چہوڑکر عثمان خان چلا جاتا تہا کہ خود ہی پلٹا اور یہ کہکر: عورت کی زبان کا کچہہ پاس نہین یہ اسکا منہ خوب اچہی طرح سے باندہ دیا عثمانخان اسکے بعد اوترکر اوس کمرہ مین گیا جو بالا کے کمرہ کے نیچے تہا جسطرح بالا نے کنجی پہرائی تہی اسیطرح اسنے پہرائی اور کہڑکی کو ڈہکیل کر دیوار کے اندر کردیا جب راستہ ہو گیا عثمانخان نے آہستہ آہستہ سیٹی بجانی شروع کی فوراً ایک درخت کی آڑ سے ایک سپاہی ننگے پیر آیا اور قلعہ کے اندر داخل ہو گیا اسکے بعد دوسرا آیا اسیطرح پٹہان سپاہیو نکی ایک بڑی جماعت خاموشی کے ساتہہ قلعہ مین اوتر آئی جو پچہلا آدمی آیا اوس سے عثمانخان نے کہا بس اور آدمی نہ آئین تم سب باہر ٹہیرو جسوقت میرا نعرہ سننا تم سب قلعہ کے باہر سے حملہ کرنا تاج خان کو یہ سنا دینا وہ شخص پلٹ گیا۔

عثمانخان سب سپاہیون کو ہمراہ لیکر خاموشی کیساتہہ کوٹہے پر چڑہا جب اوس مقام پر گزرا جہان بالا بندہی ہوئی تہی کہنے لگا یہ عورت بڑی ہوشیار ہے اسکے ساتہہ سلوک کرنا ٹہیک نہین ہے رحیم شیخ تم بطور حفاظت کے اسکے پاس ٹہیرو۔ اسکا منہ کہولدو مگر بہاگنے کی کوشش کرے یا کسی سے کچہہ کہے یا چلاکے بات کہے تو یہ خیال کرو کہ عورت کا قتل کرنا اپنی ذلت ہے۔

رحیم شیخ ۔حضور مین ایسا ہی کرونگا اور وہین ٹہر گیا۔

کوٹہون کوٹہون ہوکر پٹہان لوگ قلعہ کے اوراطراف مین گئے۔

اٹہیسوان باب

عاشق اور اسکا کہوجنا

بالانے جب دیکھا کہ ہوشیار عثمانخان دور نکل گیا اسنے پھر ہمت باندھی کیونکہ اب اسی
امید پڑی کہ شاید اپنی چالاکی کی بدولت پھر آزادی حاصل کرسکے وہ سوچنے لگی
کہ کیونکر اپنی چالاکی کا اثر ڈالے محافظ جب تھوڑی دیر تک کھڑا رہا تو بالا نے اس
سے باتین کرنا شروع کین۔ محافظ ہوچاہے پلو ٹو کا بھیجا ہوا پیغمبر ایک حسین عورت
کے ساتھ باتین کرنے سے رضامندی کے سوا کون انکار کر لیگا پہلے تو بالا نے بہت
واقعات کے متعلق باتین کین رفتہ رفتہ اسنے محافظ کے نام ملک۔ وطن۔ معاشرہ
رنج وراحت کی نسبت بہت کچھ پوچھنا شروع کیا بالا کو اوس سے اور اوسکو بالا سے
ایسی دلبستگی ہوئی کہ وہ شخص نہایت ہی مطمئن ہوگیا موقع دیکھکر بالا نے اپنی ترکش
سے تیر پھینکنے شروع کئے ایکطرف اسکی میٹھی میٹھی باتین دوسری طرف خوشگوار پھول
کے ایسے تیرون سے اسکا ٹھیک نشانہ بازی کرنا دونون چیزون نے باتفاق دلگدازی
کے لئے سبقت کرنا شروع کیا بالا جب محافظ کے طریقے پہچان گئی کہ اسکے مغلوب
ہونے کا وقت قریب آگیا ہے اسنے نرم اور شیرین آواز سے کہا شیخ جی مجھے بہت
ڈر معلوم ہوتا ہے مہربانی کرکے آپ میرے پاس بیٹھ جائیے محافظ بیخودھو رہا تھا
بالا کے پہلو مین آکر بیٹھ گیا کچھ دیر تک ادھر ادھر کی باتین کرکے بالا نے دیکھا کہ
اسکی دوا نے عمل شروع کردیا کیونکہ جسوقت سے محافظ اسکے پاس آکر بیٹھا تھا
بالا پر متواتر نظر بھر بھر کے نگاہ پر نگاہ ڈالتا تھا۔

بالا۔ شیخ جی مین دیکھتی ہون آپ بالکل پسینے پسینے ہو رہے ہین اگر ایکدفعہ
میرے ہاتھ کھولدیجئے تو تھوڑی دیر آپ کو پنکھا جھلون۔ بعدازان آپ پھر
مجھکو باندھ سکتے ہین۔

محافظ کی پیشانی پر پسینہ کا ایک قطرہ بھی نظر نہ آتا تھا مگر بالا نے دیکھ ہی لیا ہے نہ دیکھا
ہوتا تو ایسا کیون کہتی علاوہ برین ان ہاتھون سے پنکھا جھلا جاتا اسکو محظوظ ہونیکے لئے
ایسی مسرت نصیب ہوئی ہے اب کچھ خیال کرکے محافظ نے بالا کے ہاتھ کھولدئے بالا نے
تھوڑی دیر تک دوپٹہ کے آنچل سے محظوظ کو ہوا دی اور اسکے بعد بغیر اجازت یا ممانعت کا خیال

* معلوم رہے کہ بالا بھی پلوٹو عشق کے دیوتا کو کہتے ہین۔

دریافت کئے ہوئے اوڑہ لیا محافظ کو اسکے پہر باندہ دینے کا خیال بہی نہ آیا۔ اور حقیقت مین اسکا خاص سبب تہا دوپٹہ نے رسی کی جگہہ کام دینے کے عوض جب بالا کی آراستگی کی تو اسکا حسن وجمال جگمگانے لگا وہ حسن وجمال جسے بالا پہلے آئینہ مین دیکہکر مسکرائی تہی اسنے اسوقت حیرت کے مارے محافظ کی زبان بند کردی۔

بالا۔ شیخ جی تمہاری بی بی تمہین پیار نہین کرتی ہین۔

شیخ جی۔ کس سبب سے تم نے ایسا خیال کیا۔

بالا۔ اگر اونہین محبت ہوتی تو اس موسم بہار کے زمانہ مین (جبکہ سہیل بہائی تیزی کرکے موسم باران کیجانب سبقت لیا چاہتا ہے) تمہارے ایسے شوہر کی مفارقت کیسے پوری کرتین۔

جواب مین شیخ جی نے زور سے آہ کہینچی بالا کے ترکش سے تیر پر تیر برابر چل رہے تہے۔

بالا۔ شیخ جی مجہے کہتے شرم آتی ہے مگر مین تمہاری بیوی ہوتی تو بالائی پر جانے کا رنج مجہے سہانہ جاتا محافظ نے پہر ایک آہ کہینچی بالا نے اپنی گفتگو یون شروع کی۔ اے کاش تم میرے شوہر ہوتے یہان اسنے ایک ہلکی سی آہ کی اسکے ساتہہ ہی ایک محبت بہری ہوئی ترچہی نظر سے دیکہا محافظ نے تحمل سے زیادہ پیچ وتاب مین ڈالا تہا رفتہ رفتہ بالا کیطرف اسنے کہینچنا شروع کیا اور بالا بہی اسکی طرف بڑہنے لگی دونون کے بدن بالکل مل گئے محافظ ایک وجد کے عالم مین تہا بالا نے اپنا ریشم کا گدگدا ہاتہہ محافظ کے ہاتہہ مین دیا محافظ بالکل بے اختیار ہوگیا تہا۔

بالا۔ مین یہ بات کہتے شرماتی ہون تم قلعہ فتح کرکے جاؤگے تو مجہے پہر بہی یاد کروگے۔

محافظ۔ کیا مین بہولونگا بہی۔

بالا۔ تو مین اپنے دل کی بات کہون۔

محافظ۔ ضرور کہو پہرتی سے بیان کرو۔

بالا۔ نہین مین نہ کہونگی تم اوسکو سنکر خیال کروگے۔

رحیم شیخ - نہین نہین بیان کرو مین تمہاری منت کرتا ہون تم مجھے اپنا ادنی غلام سمجھو -
بمالا - مجھے اسبات کا تردد ہے کہ اس کمبخت شوہر کے نام کو داغ لگا کے تمہارے ساتھہ کیسے بھاگ چلونگی -
پھر اسپے ترچھی نظر سے دیکھا محافظ و فور محبت سے اوچھل پڑا -
رحیم شیخ - این تم ایسا کرو گی -
پگلیلہ آؤ دیکھو اس آفتاب کے نیچے تمہارا سا عقلمند شخص اور بھی ہے -
بمالا اگر اپنے ساتھہ لیچلوگے تو حقیقت مین مین بڑی خوشی سے تمہارے ساتھہ چلونگی -
محافظ - مین تمکو مین نیچلونگا مین تو ہمیشہ تمہارے غلام کیطرح رہونگا -
بمالا - تمہاری بیحد محبت کے عوض مین مجھسے کیا ہوسکتا ہے یہ ایک ذلیل چیز ہے مہربانی کرکے اسے قبول کرو یہ کہکر سونیکی زنجیر اسنے گلے سے اوتاری اور پھر اوسکے گلے مین ڈالدی وہ شخص ایکبارگی ساتوین آسمان پر پہنچ گیا بمالا نے کہنا شروع کیا ہمارے شاستر مین لکھا ہے کہ کوئی اپنا ہار دوسرے کے گلے مین ڈالدے تو دونون مین بیاہ ہوجاتا ہے محافظ ہنسا کہ اسکے دانت نکل پڑے اسنے چیخکر کہا واہ تو اب بیشک ہماری شادی ہوگئی -
بمالا - بیشک اور ایسا معلوم ہوا جیسے کسی فکر مین ڈوب گئی -
محافظ - این تم کس فکر مین ہو -
بمالا - نہین مین خوشی کے لیے نہین مقدر کی نئی پھرن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے لوگ قلعہ پر ہرگز نہ قبضہ کرسکینگے -
محافظ - اسمین تو شک ہی نہ کرو اسوقت سے قلعہ بالکل ہمارا ہی ہے -
بمالا - آہ نہین اس معاملہ مین خاص پوشیدہ بات ہے -
پھر بولا - مہربانی کرکے بتاؤ وہ کیا بات ہے -
بمالا - جو تم قلعہ پر قبضہ حاصل کرسکو تو مین تم پر وہ بات ظاہر کردون -
محافظ منہ بیاہ کرنے کے لیے تیار ہوگیا بمالا نے ایسی صورت بنائی جیسے بیان کرنے

سے انکار ہے محافظ نے بیصبری سے پوچھا این وہ کیا بات ہے۔

بمالا۔ تم نہین جانتے ہو جگت سنگ دس ہزار آدمیون کیساتھہ قلعہ کے پاس ہی پڑا ہوا ہے یہ خبر سنکر کہ اس قلعہ پر تم پوشیدہ طور پر آؤگے تمہارے آنے سے پہلے ہی گاڑی مین بیٹھہ رہا ہے ابھی تو اپنے مقام سے وہ حرکت بھی نہ کریگا مگر جب قلعہ کے قابض ہوجانیکے خیال مین فتحمندی کے بعد تم آرام مین پڑ جاؤگے وہ نکل پڑیگا اور تمہین گھیر لیگا پھر بمالا خاموش رہ گیا اسنے چنکر کہا " یہ کیونکر معلوم ہوا "

بمالا۔ قلعہ مین ایسا کوئی نہین ہے جو اس خبر کو نہ جانتا ہو اور اسیطرح سنتے ہی سنا محافظ بیخودی کے عالم مین پڑگیا آخر کہنے لگا میری جان آج کیدن تو بتا دیا مجھے مین جاکر مہاراجہ صاحب کو خبر کرونگا ایسی اہم ضروری خبر سناکر مین انعام حاصل کرونگا تم یہان ٹہرو مین ابھی پلٹ آونگا محافظ کے دل مین گویا بمالا کی وفاداری پر شک کا گمان بھی نہ تھا۔

بمالا۔ مگر تم جلدی آؤگے۔

محافظ ۔ " ابھی "

بمالا۔ دیکھو مجھے بھول نجانا۔

محافظ ۔ کبھی نہین کبھی نہین۔

بمالا۔ تمہین میری جان کی قسم مین بڑی منتون سے کہتی ہون کہ بھولنا نہین۔ تم ڈرتی کیون ہو؟ محافظ نے اتنا کہا اور چلدیا جیسے ہی نظر سے غائب ہوا بمالا وہان سے کھسکی عثمان خان کا قول " فقط بمالا کی آنکھون سے خطرہ ہے " بمالا نے اسطرح ثابت کردیا۔

بیسوان باب

کمرہ سے کمرہ مین

بمالا نے آزادی حاصل کرتے ہی یہ خیال کیا کہ سب سے پہلے مجھپر فرض ہے کہ راجہ بیر سنگھ کو اس مصیبت کے حادثہ کی خبر پہنچاؤن اور اسکی نظر سے ایسی خفت کیساتھہ کہ سانس

نہین لیتی تہی اسنے رندہیر سنگہ کے کمرۂ خوابگاہ کیطرف قدم اوٹہایا ابہی آدہا راستہ بہی طے
نہوا تہا کہ الا اللہ کے نعرونکی صدا اسکے کانون مین بہر گئی بالا اسکر گہبرا گئی اور چلا اوٹہی
ہوگیا یہی پٹہان سپاہیون کی فتح کا نعرہ تہا اوسوقت ایک شور و ہنگامے کی آواز سنکر جس
سے اسکے کان کے پردے پہٹے جاتے تہے اوسے یقین ہوگیا کہ قلعہ کے سب لوگ
جاگ اوٹہے ہین بالا دوڑکر رندہیر سنگہ کی خوابگاہ تک گئی تو وہان بہی وہی شور و ہنگامہ
اوسکو سنائی دیا پٹہان لوگ دروازہ توڑکر کمرہ کے اندر داخل ہوگئے تہے بالا نے
جہانککر دیکہا کہ رندہیر سنگہ نے جلدی سے کمر باندہکر دیوانہ وار ادہر اودہر تلوار پہینکنا
شروع کردی تہی اور اس کا بدن خون مین نہا گیا تہا اب اوسکی کوششین بیکار ہوگئی
تہین کیونکہ کسی طاقتور پٹہان کی تلوار کی ضرب سے اسکی تلوار ہاتہ سے چہوٹکر
تہوڑی دور جا گری رندہیر سنگہ قید کرلیا گیا تہا جو کچہ دیکہا اور سنا تہا اسکے باعث مایوس
ہوکر اسجگہ سے روانہ ہوئی یہ خیال کرکے کہ تلوار کے بچانیکا ابہی موقع ہے وہ ادہر
جہپٹی دیکہا کہ تلوتما تک پہنچنا آسان امر نہین ہے پٹہان لوگ قلعہ کے کونے کونے مین
پہیل گئے تہے اب اسپر شک کرنے کا بالکل محل نہین رہا تہا کہ پٹہانون نے قلعہ
پر قبضہ کرلیا بالا نے دیکہا کہ تلوتما کے کمرہ کو جاتے ہوئے وہ پٹہان سپاہیون کے
ہاتہ مین پڑجاویگی فوراً پلٹی نہایت ہی بدحواس ہوکر وہ اپنے دل مین خیال کرنے
لگی کہ ایسے عظیم الشان خطرہ کے وقت مین تلوتما اور جگت سنگہ کو اس حادثہ کی
خبر کیونکر پہنچائے یہ امر سوچ ہی رہی تہی کہ دیکہا کہ کچہ سپاہی ایک اور کمرہ کو لوٹکر
اس کمرہ سے آرہے ہین انتہا سے زیادہ دہشتناک ہوکر اوسنے جلدی سے ایک
صندوق کے پیچہے اپنے تئین چہپا لیا لوگ کمرہ مین داخل ہوئے اور لوٹنے لگے بالا
نے دیکہا کہ ان لوگون کے ہاتہ سے بچنے کی کوئی صورت نہین ہے کیونکہ یہ لوگ
جب اس صندوق کے پاس آئینگے تو مین یقیناً ظاہر ہونگی ہمت باندہکر تہوڑی دیر
تک وہین ٹہری رہی اور ہوشیاری کے ساتہ صندوق کے کنارے سے جہانک
کر دیکہنے لگی کہ سپاہی کیا کرتے ہین۔

اسکو بمشکل جرات عطا کی گئی تہی گو خطرہ کا خوف تہا مگر اوسمین حرارت آگئی جسوقت سب سپاہی لوٹ مین مشغول تہے وہ اپنے چہپنے کی جگہ سے نکلی اور نظرون سے بچا بچا کر قدم رکہہ کے کوشش کی کہ وہان سے نکل جائے لوگ جو لوٹ پر جہکے ہوئے تہے اونکی اسپر نگاہ نہین پڑنے پائی دروازہ سے نکلنے ہی کو تہی کہ کسی سپاہی نے پیچہے سے اسکا ہاتہہ پکڑ لیا پلٹکر دیکہا تو رحیم شیخ!

رحیم شیخ نے چلاکر کہا اب کہان بہاگ کر جاؤگی پہر دوبارہ رحیم شیخ کے پہندے مین پڑکر بمالا زرد پڑ گئی مگر لحظہ ہی بہر کے بعد اسکی یہ حالت دفع ہوگئی تیز عقل کے زور نے اسکے چہرہ پر پہر بشاشت پیدا کردی دل مین کہنے لگی خاص اس شخص کے ذریعہ سے مین اپنی غرض حاصل کرونگی اور رحیم شیخ سے کہا اونہہ چپکے میرے ساتہہ چلے آؤ یہ کہکر اسنے رحیم شیخ کا ہاتہہ پکڑکر کہینچ لیا رحیم شیخ نے اوسپر ذرا بہی ناراضی نظاہر کی جب دونون تنہا ہوئے بمالا نے کہا اے توبہ! تمہارا یہ حال! مجہے چہوڑکر تم کہان چلے گئے کوئی جگہہ باقی نہین رہی ہے جہان تمہین نہ ڈہونڈا ہو یہ وہی محبت بہری نرچہی نگاہ! عالی حوصلہ شیخ جی کا غصہ بالکل تشریف لیگیا شیخ جی مین نے رسالدار کو تلاش کیا کہ جگت سنگہ کو خبر کردون انکو نہین پایا تو پلٹ کر کوٹہے پر آیا مگر تم نہ ملین اوسوقت سے ہر ایک مقام پر مین تمہین ڈہونڈہ رہا ہتا۔

بمالا۔ تمہارے آنے مین دیر ہوئی تو مین کہنے لگی تمنے مجہے دل سے بہلا دیا اور اسی خیال سے تمہاری تلاش مین آئی ہون مگر اب زیادہ تاخیر کی کیا ضرورت ہے تمہارے لوگون نے قلعہ پر قبضہ کرہی لیا اور اب ٹہیک موقع ہے کہ ہم تم بہاگ چلنے کو تیار ہو جائین۔

رحیم شیخ۔ آج رات تو نہین کل صبح کو۔ بغیر رسالدار صاحب کے پوچہے مین کیسے چل سکتا ہون کل صبح کو اون سے رخصت لیکر چلا چلونگا۔

بمالا۔ اچہا تو جاؤ مین زیور اور چیزون کو اپنے قبضہ مین کرلون ورنہ اور سپاہی لوٹ لینگے۔

رحیم شیخ۔ بہت اچہا۔

رحیم شیخ کو چہرا دینے سے بالا کی یہ غرض تہی کہ اور سپاہیون کے ہاتہ سے محفوظ رہے۔
اور ایک اور واقعہ جو اسکی تہوڑی دیر بعد ہوا وہ بالا کی جالاکی کیساتہ انجام بینی پر
دلالت کرتا ہے دونون ابہی دور نہین پہنچے تہے کہ غارتگرون نے ایک اور گروہ پر
اونکا گذر ہوا۔ بالا کو دیکہکر سب نے شور کیا جوان عورت! جوان عورت!! جوان
عورت!!!
رحیم شیخ۔ یارو تم اپنے اور کامون کیطرف متوجہ ہو ادہر نظر نہ ڈالنا۔
سپاہی سمجہ گئے اور اپنا ہاتہ روک لیا اونمین سے ایک بولا رحیم شیخ تم بڑے قسمت ور
ہو جو یہ عمدہ لقمہ تمہارے ہاتہ سے رسالدار صاحب نہ اینٹہ لین رحیم شیخ اور بالا دونون آگے
بڑہے بالا رحیم شیخ کو اپنے خوابگاہ کے نیچے ایک کمرہ مین لیگئی۔
بالا۔ یہ میرا ہی کمرہ ہے تمہین جو کچہ پسند ہو لیلو اسکے اوپر جو کمرہ ہے اسمین سوتی ہون
وہان سے مین اپنا زیور اور اس قسم کا اور مال لے آونگی یہ کہکر اوسنے کنجیون کا گچہا
رحیم شیخ کے آگے ڈالدیا کمرہ کو سازو سامان سے مالا مال پاکر رحیم شیخ بڑے شوق
سے صندوقون کو دیکہنے لگا اب اوسکے دل مین بالا کی وفاداری کے متعلق شبہہ کا نام
بہی نہ تہا کہ کچہ متردد ہو بالا نے نکلکر کمرہ سے باہر کی زنجیر لگا دی اور دروازہ مین قفل
ڈالدیا رحیم شیخ کمرہ مین مقید رہ گیا اسکے بعد بالا جلد جلد زینون پر چڑہنے لگی اسکے اور
تلوتما کے کمرے قلعہ کے اندرونی حصہ سے بہت دور واقع تہے اسوجہ سے تاخت و
تاراج کرنیوالے سپاہی ابہی یہا تک نہین پہنچے تہے نہین بلکہ ابہی تک اسمین بہی
شک تہا کہ تلوتما اور جگت سنگہ نے شور و ہنگامہ کی آواز سنی کہ نہین بعوض اسکے کہ
اپنی حیرت و اضطراب کے جوش مین کمرے کے اندر چلی جائے بالا دروازہ کی
ایک دراز سے جہانک کر دیکہنے لگی کہ دونون عاشق و معشوق کیا کر رہے ہین۔
فطری جوش پر کون غالب آسکتا ہے بالا اس خوف و وحشت کیوقت مین اپنی
حیرت و اضطراب پر غالب آسکی جو کچہ اوسے نظر آیا اوسپر پہلے وہ متعجب ہوئی تلوتما
پلنگ پر بیٹہی تہی جگت سنگہ اپنی صاحب جمال معشوقہ کے پاس اسکے سوسن کے

ایسے ہاتھ اپنے ہاتھ مین لئے کہڑا تہا اور آنسو پونچہتا جاتا تہا بمالا نے خیال کیا
کہ شاید یہ رخصت ہوتے وقت آنسو بہا رہا ہے خیر جو کچہ ہو یقیناً اندو نون کو
اس مصیبت کی خبر نہین جو سر پر آیا چاہتی ہے آہ اس عالم مین فقط عشق ہی
حاکم ہے اس عام شور اور ہنگامے مین اندو نون کے کان بالکل بہرے ہو گئے اگرچہ
سننے کی قوت دونون مین موجود ہے۔

اکیسوان باب

جنگ وجدل

بمالا نے اپنے کمرہ مین جاکر اسکے سر پر آئی ہوئی خبر جگت سنگ کو سنائی پہلے اوسے بمالا کی
بات کا یقین نہ آیا مگر شور وہنگامہ کی آواز کان مین گونج رہی تہی اسنے جگت سنگ کے شبہہ
دور کردئے۔

بمالا۔ جناب مہربانی کرکے جلد کوئی تدبیر بہاگ چلنے کی کیجئے ورنہ ہم یہین قتل کئے
جائینگے تہوڑی دیر تک جگت سنگ فکر مین ڈوبا رہا اسکے بعد پوچہا راندہیر سنگ کیا کر رہے ہین
بمالا۔ وہ تو دشمن کے ہاتہ مین قید ہو گئے۔

تلوتما نے ایک چیخ ماری اور غش کہا کر پلنگ پر بیہوش ہو کر گر پڑی جگت سنگ کا رنگ
زرد پڑ گیا زور سے شور کرکے کہا سنبہالو! سنبہالو!! آؤ دیکہو تلوتما کو کیا ہو گیا بمالا نے جلدی
سے گلاب کا کنٹر لیا اور تلوتما کے منہ کرون پیشانی پر چہڑکنا شروع کیا اگرچہ دل بیقرار تہا مگر اسکے
ساتہ ہی پنکہا جلنے لگی شور وہنگامہ کی آواز ساعت بساعت نزدیک بڑہتی آتی تہی بمالا چلائی
کنورجی لو وہ یہان آتے ہین اب ہم اپنی جان کیسے بچائینگے جگت سنگ کی آنکہ سے
شعلے نکلنے لگے اوسنے چلا کر کہا اے بہگوان کیا تری یہی مرضی ہے میری قسمت مین یہی بدا تہا
کہ ایسے خطرہ مین یہان عورتون کیساتہ بند ہون اس جملہ سے مغرور بمالا کے غرور کو صدمہ
پہنچا وہ آنکہون مین آنسو بہر لائی اور جوابدیا کنورجی دنیا مین اور ضرورت ہی کیا ہی اگر مجہے
کوئی بچائیگی تدبیر نہو سکی تو مین تلوتما کے برابر جان دونگی یہ بات کنورجی کے دل مین چہبہ
گئی اونہون نے جوابدیا تلوتما کو اس حال مین اکیلا چہوڑ کر کیسے چلا جاؤنگا مین ہی تلوتما

ہی حمایت مین جان دونگا۔ شور وغل کی خوفناک آوازین ساعت بساعت نزدیک ہوتی
جاتی تہین اب ہتیارونکی جہنکار ہی سنائی دینے لگی بالا چلائی تلوتما ارے ایسے وقت
مین تم بیہوش کیون پڑی ہو مین تم کو کیسے بچاؤنگی ؟ تلوتما نے اپنی آنکہین کہولین بالا کی
کہنے سے تلوتما پہر ہوش و حواس مین آگئی کنورجی ! کنورجی !! ابہی اسکے بچانیکا وقت ہے
کنورجی نے جواب دیا آسمان و زمین مین کوئی نہین ہے جو ہم کو فائدہ پہنچا سکے اب ہم کہرہ
چہوڑدین احتمال ہے کہ مین تم کو باہر نکال لیجا سکون مگر افسوس تلوتما کو کچہہ مدد نہین پہنچ سکتی
بالا ! دیکہو لوگ زینون پر چڑہ رہے ہین پہلے مین اپنی جان دونگا مگر افسوس مین تم کو۔ اور
خاصکر ایسی ضرورت کیوقت کسیطرح نہ بچا سکونگا بالا نے لپک کر تلوتما کو اوٹہا لیا اور کہنے
لگی بہت خوب جناب مین تلوتما کو لیچلونگی دم بہر مین بالا اور جگت سنگ دروازہ پر پہنچے
کہ ناگہان چار پٹہان سپاہی لپک کر دوڑے جگت سنگ نے کہا بالا ابہی بہت دیر ہے اپنی
پیٹہہ سے اوتار کر میرے پیچہے بٹہا دو اپنا شکار سامنے دیکہکر اون لوگون نے اللہ اکبر کا نعرہ
مارا اور شیرون کیطرح جہپٹ کر زینون پر چڑہنے لگے تو وہ ہتیار جو اونکی کمرونمین لٹک رہے تہے
اون سے جہنجہناہٹ کی آواز نکلی۔ جگت سنگ کی تلوار جو اونمین سے ایک کے سینہ پر بہرپور
پڑی تو اون لوگون نے بمشکل نعرہ زنی کو موقوف کیا وہ شخص ایک دہشت زدگی کے
ساتہ چلا چلا کر ٹہنڈا ہو گیا اس سے پہلے کہ کنورجی اسکے سینہ سے تلوار نکالین دوسرے
پٹہان کی برچہی کا پہل اونکی گردن تک آیا۔ مگر قبل اسکے کہ وار پڑے کنورجی نے بجلی کی
طرح تڑپ کر پہرتی سے بائین ہاتہہ سے بیچ مین روک دیا اور ایک اچک لیکر اسی برچہی کی ضرب
سے دشمن کو گرا دیا جو پٹہان باقی رہ گئے تہے دونون نے ایک وقت اور ایک ہی ساعت
مین جگت سنگ کے سر پر وار کئے مگر بغیر اسکے کہ جگت سنگ سانس لینے کیلئے ذرا بہی تامل کرے
اوسنے ایک کا ہاتہہ تو پہنچے پر سے کاٹ ڈالا لیکن دوسرے کا وار نہ بچا سکے اس دوسرے
شخص نے بخلاف اسکے کہ سر پر حملہ کرے جگت سنگ کے شانہ پر ایک سخت وار کیا جسطرح شیر
شکاری کے تیر سے زخمی ہو اسیطرح زخم کہا کر کنورجی کا جوش دونا ہو گیا جیسے ہی پٹہان نے
بمشکل دوسرا وار کرنیکی کوشش کی ویسے ہی اونہون نے ہمت و جرأت کرکے اپنی خون

آلود تلوار دونون ہاتہون سے پکڑی اور آگے جہپٹکر دشمن کا سر گرہی سمیت کاٹکر پہینکدیا۔
اوسیوقت اوس شخص نے جسکا ہاتہ کٹ گیا تہا بائین ہاتہ سے اپنا تیز خنجر نکالکر کنورجی پر
وار کرنیکا قصد کیا جیسے ہی کنورجی جہپٹکر نیچے اوترنے لگے انکے تیار بازو مین خنجر بہت گہرا اوتر گیا
اس زخم کی سوئی سے چہید جانے سے بہی زیادہ وقعت نہ سمجہکر اس شخص کی کمر پر انہون نے ایسا
دہکا دیا کہ بڑی خوبصورتی کیساتہ اوسے دور پہینکدیا کنور نے پہرتی سے اسکا سر کاٹنے کا قصد
کیا تہا کہ بیشمار پٹہانون نے الا اللہ کے نعرے بلند کرکے کمرہ مین گہسنے کیو سے ریلا کیا اب وہ
سمجہ گئے کہ اور زیادہ لڑنیکا انجام یقیناً اپنا قتل ہوتا ہے اونکے جسم سے خون ٹپک رہا تہا۔
اور خون کے کم ہونے سے ناتوان ہوتے جاتے تہے تاوتنا ابتک بالاکی کو دمین ہہوشی جی
ہی اور بحال اور ہی تہی۔ تلوتنا کے کپڑے کنورجی کے خون مین تربتر ہورہے تہے اب کمرہ
پٹہانون سے بہرا ہوا تہا کنورجی نے تلوار پر زور دیکر گہڑی بہر دم لیا ایک سپاہی نے شور کرکے
کہا اے غلام تو اپنے آپکو ہمارے حوالے کردے ہم تیری جان نہ لینگے اس جملہ نے گویا بہڑکتی ہوئی
آگ مین لکڑیان اور ڈالدین کنورجی شعلہ کیطرح آگے جہپٹے اور اوس شخص کا سر کاٹکر پیرون کے
نیچے ڈالدیا اسکے بعد اپنی تلوار کو ہوا مین جنبش دیکر کہا اچہا انون دیکہلو کسطرح ایک راجپوت
جان دیتا ہے اونکی تلوار بجلی کیطرح چمکی یہ خیال کرکے کہ باقاعدہ جنگجوئی دیر تک ممکن نہین
ہے انہون نے قصد کیا کہ دشمن کے جتنے زیادہ آدمی مارے جاسکین اونکو مارکر مر جاؤن
اس نظر سے مخالف کی فوج کثیر مین اونہون نے غوطہ لگایا اور تلوار کو دونون ہاتہون سے
بڑی مضبوطی سے پکڑکر بغیر اسکے کہ اپنی جان کا کچہہ بہی خیال کرین تابڑتوڑ وار پر وار کرنا شروع کئے
ایک دو تین ہر وار مین یا تو کسی پٹہان کو گرادیا یا زخمی کیا۔ اب کنورجی پر مخالفون کے وار اولون
کیطرح بکثرت پڑنے لگے خون جاری ہونیکے سبب سے بازو ساعت بساعت سست پڑتے گئے سر تیورا
اونکی آنکہون کے نیچے اندہیرا آگیا اونکے کانون مین فقط ایک آواز آئی جو ایسی صاف نہین سنائی
دیتی تہی خبردار کوئی کنورجی کی جان نہ لے شیر کو زندہ کٹہرے مین بند کرلینا چاہئے کنورجی
اس سے زیادہ نہ سن سکے یہ الفاظ عثمان خان نے کہے تہے کنورجی کے بازو سستا گئے اور ڈہیلے
ہوکر لٹک پڑے تہے تلوار نے اونکے پنجے سے زمین پر گرکر ایک جہنکار کی آواز دی۔

ایک پٹھان کی لاش پر جو انہین کے ہاتھ سے مارا گیا تھا خود بیہوش ہوکر گر پڑے کوئی بیس پٹھان اوس ہیرے کو لینے جھپٹے جو کنور جی کی پگڑی مین لگا تھا مگر عثمان خان نے لڑک کر کہا خبردار کنور جی کو ہاتھ نہ لگانا۔ ورنہ تمہاری خیر نہین سب لوگ ڈرک گئے۔ عثمان خان اور سپاہیون نے ملکر کنور جی کو اوٹھایا اور پلنگ پر لٹا دیا اسوقت سے ایک گھڑی پیشتر کا ذکر ہے کہ جگت سنگھ شادی کے بعد اس چارپائی پر تلوتما لیٹا تھا پیٹھنے کی امید مین سراپا شوق ہو رہا تھا وہی چارپائی اب اسکے لئے تیر و نشتر بچھونا ہی جگت سنگھ کو لٹا کر عثمان خان نے پوچھا تو تین لہان ہین عثمان خان نے تلوتما اور بمالا کو نہین دیکھا سپاہی جب کمرہ مین دوبارہ گسے تھے تو بمالا آیندہ کا حال سمجھکر اور یہی ذریعہ بچا کر تلوتما کو لیکر چارپائی کے نیچے چھپ گئی تھی عثمان خان نے کہا کہ قلعہ مین عورتون کو تلاش کرو نخادملہ ایسی چالاک ہوکہ اس سے خوف کرنا چاہئے اور اگر وہ سہولت سے بھاگ گئی تو مین نہایت ہی برہم ہونگا مگر خبردار دیکھو زندہ ہر سنگھ کی بیٹی کے ہاتھ کوئی گستاخی نہو کچھ سپاہی قلعہ کے اوطراف مین گئے دو ایک نے اس کمرہ مین ڈھونڈھنا شروع کیا سب طرف ڈھونڈھنے کے بعد ایک سپاہی نے چراغ لیکر چارپائی کے نیچے دیکھا جسکی تلاش مین تھا اوسے پاکر کہنے لگا "حضور وہ یہان ہین" عثمان خان نے شوق کیساتھ پوچھا "وہ ہین"

جواب۔ حضور وہان ہین۔

عثمان خان کا چہرہ چمکنے لگا اور کہا باہر نکلو ڈرو نہین۔ پہلے بمالا نکلی اور سہارا تلوتما کو لاکر بٹھا دیا تلوتما اب ہوش مین آچکی تھی اسی سبب سے بیٹھ سکی۔ تلوتما نے آہستہ بمالا سے پوچھا ہم کہان ہین۔ بمالا نے کان مین کہا تم ڈرو نہین جلدی اپنا گھونگھٹ نکال لو۔ جس شخص نے عورتون کو پایا تھا کہنے لگا حضور عالی کو اس سے خوشی حاصل ہوئی عورتون کو مینے ہی پایا ہے۔

عثمان خان ۔ تم انعام کے لئے کہتے ہو تمہارا کیا نام ہے۔

میرا نام کریم بخش ہے مگر اس نام سے مجھے کوئی نہین جانتا اگلے زمانہ مین مین مغلوں کی فوج مین تھا۔ دل لگی کی راہ سے لوگ مجھے مغل سردار کہتے ہین۔ بمالا کانپ اوٹھی ابھی رام سوامی نے علم نجوم سے جو بات دریافت کی تھی وہ اسے یاد آگئی۔

عثمان خان ۔ بہت اچھا مین یاد رکھونگا۔

جلد ثانی

پہلا باب

عائشہ

جگت سنگہ نے جب آنکھین کھولین ایک نہایت خوبصورت کمرہ مین اپنے تئین ایک پلنگ پر پڑا پایا اسنے غور کیا کہ پہلے بھی کبھی اس کمرہ مین آیا ہون مگر کچھ یاد نہ آیا اس کمرہ کو نہایت ہی شان و شوکت اور دولتمندی کیساتھ آراستہ کیا تھا سنگ مرمر کی زمین تھی اور اوسپر ایک نرم اور گدگدا فرش بچھا ہوا تھا فرش پر برابر خوبصورتی کیساتھ گلاب پاش اور بہت سے چاندی سونیکے اور ہاتھی دانت اور بہت سی بیش قیمت ظروف چنے ہوئے تھے اور دروازہ کے سامنے نیلے پردے پڑے ہوئے تھے اور یہ پردے قبل اسکے کہ کمرے مین لگائے جائین نہایت نرم بنائے گئے تھے کمرہ عمدہ عمدہ خوشبو سے معطر کیا گیا تھا کمرہ مین بالکل موت کا ایسا سکوت تھا ایک خادمہ چپ چاپ کھڑی پنکھا جھل رہی تھی پنکھا خوشبودار عرق چھڑک چھڑک کر معطر کیا گیا تھا اور ایک خادمہ کچھ فاصلہ پر ایک سکوت کے عالم مین بیحس و حرکت بت بنی کھڑی تھی پلنگ مین ہاتھی دانت کی پچیکاری کا کام تھا اور اوسپر کنور جی کے پہلو مین ایک عورت انکے زخمون کی دیکھہ بھال کے لئے کچھ سہیلیون کو ہمراہ لئے بیٹھی تھی پلنگ کے نیچے فرش پر ایک خوش پوشاک پٹھان پان چباتا جاتا تھا اور کوئی فارسی کی کتاب پڑھتا جاتا تھا مگر وہ کچھ بات نہین کرتا تھا کہ اس کمرہ کی خاموشی کا عالم درہم ہو کنور جی نے چارون طرف دیکھکر کروٹ بدلنا چاہی مگر چونکہ زخمون کیوجہ سے بدن مین سخت درد ہو رہا تھا نہ بدل سکے جو عورت پہلو مین بیٹھی تھی اوسنے نہایت شیرین اور نرم آواز سے کہا جناب آپ چپکے آرام سے

رہیئے حرکت نہ کیجئے کنور جی نے غفلت کے عالم مین پوچہا مین کہان ہون "اوس عورت نے اپنی سریلی آواز سے کہا حضرت ازراہ عنایت خاطر جمع رہیئے جناب آپ حفظ وامن کے مقام مین ہین تشویش نہ کیجئے اور کچہ بولئے چالئے نہین۔ پہر اوسی غفلت کے عالم مین کنور جی نے دریافت کیا کیا وقت ہوگا۔

عورت۔ دوپہر بجی ہے۔ بس اب کچہ بات نہ کیجئے مین آپ سے منتین کرکے عرض کرتی ہون۔ آپ بات چیت کئے جاینگے تو اچہے نہونگے پہر ہم کو کمرہ خالی چہوڑ کر چلا جانا پڑیگا۔ کنور جی نے ذرا اپنے تئین سنبہالکر کہا ایک بات اور ہے آپ کون ہین۔ عورت بولی عائشہ۔ کنور جی نے خوشی کیساتہہ عائشہ کے چہرہ کو بغور دیکہا اسکو کبہی پہلے بہی دیکہا تہا؟ نہین عائشہ کو بائیسوان سال تہا اسکا حسن ایک درجہ تک نہایت دلربا تہا مگر دو ایک الفاظ مین اسکی تصویر کا خاکہ اوتارنا غیر ممکن ہے۔ تلوتما بہی نہایت ہی حسین تہی مگر اوسکا حسن اس کینڈے کا تہا اسوقت تک نوجوان بنی رہنے والی بمالا کا حسن بہی لوگون کو فریفتہ کرچکا مگر عائشہ کے بڑے پڑے ہے حسن کے آگے وہ بہی دعویٰ ہمسری نہین کرسکتی بعض معشوقہ عورتون کا حسن دلربا اس قسم کا ہوتا ہی کہ وہ موسم بہار کے گل یاسمین کیطرح بڑے جوبنون سے رنگ پر آتی ہین ہر ادا مین شرمگینی پائی جاتی ہے دلربا ہوتی ہین اور اون کا حسن ایک سنجیدگی کے ساتہہ جگمگاتا ہے اور نہایت ہی بہینی بہینی خوشبو آتی ہے تلوتما اسی قسم کی تہی۔ بعض عورتین اوس گل کیطرح جو تیسرے پہر کہلتا ہے بے خوشبو اور قریب بافسردگی اور آب وتاب کی خواستگار ہوتی ہین۔ مگر باہم۔ لچپی اور حسن کی پختگی پر پہنچ چکنے کے سبب سے حسین اور خوبصورت شگفتہ ہونیکے ساتہہ بڑے ناز و انداز سے ہوتی ہین بمالا کا حسن وجمال ایسا ہی تہا مگر عائشہ ایک نئے کنول کے پہول سے مشابہ تہی جو آفتاب صبح کی کرنون کے نازک اثر سے شگفتہ ہوا ہو بڑے حسن وجمال سے جوبنون اور امنگون پر آئی ہوئی نہایت خوشبو سے مہکی ہوئی شیرین اداؤن سے لبریز آفتاب حسن چہرہ پر چمکتا ہوا نہ غنچہ سربستہ اور نہ قریب بافسردگی اور گورا گورا رنگ بنیظیر

نورانیت سے جگمگاتا ہوا۔ آفتاب کی کرنین درختون کے ہرے ہرے پتون پر پڑی ہوئی تھین اور اوسپر عائشہ کے ہنستے وقت اسکا پیارا چہرہ شعلہ دینے لگا تہا۔

اے اس کتاب کے پڑہنے والو کبھی تم نے حسن کی آن بان کو دیکھا ہے اگر تقدیر نہ بھی دیکھا ہو تو کچھ تھوڑا بہت سن ضرور چکے ہو بہت سی صاحب جمال نازنین عورتین اپنے حسن نظر فریب سے چارو نطرف سب چیزون کو منور کردیتی ہین اکثر لوگون کی حسینہ وجمیلہ بہو اونکے گھر کو روشن کردیتی ہے سرزمین ڈراجا اور بسمبہا مین دنیا تاریک ہو رہی تہی غالباً میرے قصہ کا معزز ناظر اب سمجھ گیا ہوگا کہ حسن کی آن بان سے میری کیا مراد ہے بمالا کا حسن چمکتا تہا مگر اوسکی روشنی ویسی چراغ کی سی تہی کچھ کچھ دہندلی تیل کی کمی سے گل ہونیکے قریب جو فقط گھر کے خانگی استعمال سے کافی ہو سکتی ہے اس چراغ کی روشنی ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ تک پہنچے گی اسکی روشنی مین تم اپنا کہانا پکالوگے اپنا بچھونا بچھالوگے اور اسی قسم کے اور کام کر لوگے مگر اس ڈر سے کہین ہاتھ نہ جل جائے اسے چھو نہ سکوگے تلوتما بھی اپنے حسن کی جھلک دکہاتی تہی مگر اوسکے حسن کی کرنین ہلال کی ہلکی شعاعون کے مثل صاف نازک اور ٹھنڈی تہین لیکن اس قابل نہ تہین کہ روز استعمال مین لائی جائین وہ شعاعین تیز نہ تہین اور ایسی معلوم ہوتی تہین جیسے دور سے آگے پڑتی ہین عائشہ اپنے حسن سے جگمگاتی ہے اور اوسکے حسن سے دوپہر کے آفتاب کی پوری بجلی چمکتی تہی گویا اوسکے حسن سے لو نکلتی تہی ہزار وہی کرنین ڈالتی تہی۔ اور ایک خندہ نازکی جھلک جسپر پڑ جاتی تہی اوسپر نقش ہو جاتی تہی کنول کو باغ کیساتھ جو نسبت ہے وہی نسبت عائشہ کو اس قصہ کیساتھ ہے اور اسوجہ سے اس کی وضع اور اسکا چہرہ ناظرین کے سامنے پیش کرسکتے ہین مجھے تعجب ہے اگر کوئی اعلیٰ حکمت کا قدم میرے ہاتھ لگ جاتا تو مین وہ رنگ تیار کرسکتا جو نہ چہپاکے پہول کے

۱ور ابجاوہ مقام تہا جہان سری کشن جی حسین و نازنین عورتون سے عشق بازی کیا کرتے تہے

۲ بسمبہا ایک راجہ کا نام ہے جسے کالی نے مار ڈالا تہا۔

پہول ہے سرخ نہ شگفتہ کنول کے سفید پہول کے مانند ہے بلکہ ایک دلگیر مجموعہ ان
تینون رنگون کا ہے اور مین اسکی بے عیب گول نازک اور کہلی ہوئی پیشانی کی اصلی
تصویر کہینچ سکتا ہون پیشانی کا ہیکو تی کیوپڈ کے چلنے کا میدان تہا جسپر اوسکے بالون
کے دلربا خم ظاہر ہوتے تہے ان بالون کو بہلا اسکی چکنی اور گول پیشانی پر اسی
نفاست سے پہیلا کر مین دکہا سکتا ہون بہلا اسیطرح سے ان بالون کو اسکے گالونکی
طرف مین موڑ سکتا ہون اسی طریقہ سے بہلا مین اون بالون مین اسکی پیشانی پر مانگ
نکال سکتا ہون بہلا اون بالون کی اوسی صاف اور نازک وضع کو مین پسند کر سکتا
ہون بہلا مین اسکی لٹکی ہوئی چوٹی گندہی کی وضع دکہا سکتا ہون - بہلا مین اون سیہ
تاب ابروؤن کی تصویر کہینچ سکتا ہون ؟ بہلا مین دکہا سکتا ہون کہ وہ دونون بہوین
کس خوبصورتی سے ایک دوسرے کی چہو لینے کی کوشش کرتی تہین اور
کسطرح پیاری ترقی سے بڑہتے بڑہتے قبل اسکے کہ آدہی دور تک پہنچ جائین
اپنی چوڑان کی حد تک پہنچکر آہستہ آہستہ گہٹتے گہٹتے ایک نہایت ہی نازک
نوک پر بالون کے نزدیک ختم ہو جاتی تہین بہلا ان سب چیزون کو مین دکہا سکتا
ہون بہلا مین اون نازک شوخ پلکون کی تصویر کہینچ سکتا ہون جو ابر کیطرح بجلی گرادیتی
ہین بہلا اون بڑی آنکہون کی وسعت اون اوپر اور نیچے کی پلکون کا نازک خم اور نیلگون
رنگ کی نہایت خوشنمائی سے سرخی مارتی ہوئی جہلک وہ کالی کالی تپلیان وہ طوطے
کی چونچ کی ایسی نازک جہکے نتہنون پر نزاکت سے کچہہ کچہہ غرور نمایان ہوتا تہا وہ
لب شیرین جسے چشمہ کو ثر لینا چاہتے وہ سنگ مرمر کی ایسی گوری گردن جسپر
اوسکی چوٹی پڑی رہتی تہی وہ خوب شگفتہ جنپر اسکے جہمکے ادہر اودہر سے جہولکر
بوسے لینے کی کوشش کرتے تہے وہ کہلے ہوئے نازک بازو جنپر جواہرات اپنی
جہلک دکہاتے تہے وہ اونگلیان جو اپنے انگوٹہیون کے زردنگون کے عکس
سے کچہہ کچہہ زرد نظر آتی تہین وہ ہاتہ جو اپنے نازک رنگ کے غرور مین کنول
کے پہول کی ہمسری کرتے تہے وہ اسکے ادہرے سینہ کا اوبہار اور آن بان جو اگر

گلے کے ہار موتیونکی آب وتاب کو شرمائے دیتا تہا پہرہ وہ اوسکی سورت کا سب سے
بڑا ہوا جادو۔ بہلا ان سب چیزونکی تصویر مین کب دکہا سکتا ہون۔
اے ناظرین وہ پستہ قامت تہی اوسکا قد لمبا نہ تہا اگر یہ سب باتین مجہسے
ہو سکین تب بہی مین قلم نہین لے سکتا اس بے حقیقت دنیا مین فقط عایشہ کا
ہی حسن ایک حقیقی چیز تہا وہ خاص خدا کے ہاتہہ کی بنائی ہوئی تصویر تہی۔
اوسکی دزدیدہ نظر شام کی ہوا کے جہونکون سے ملتے ہوئے کنول کے پہول
سے مشابہ تہی افسوس جبتک خدا کی جانب سے الہام نہو مجہے اوسکی تصویر
کہینچنے کی کیونکر امید ہوسکتی ہے کنورجی نے عایشہ کیطرف دیکہا معًا ان کے
دل مین تلوتما کا خیال گذرا اور انہین معلوم ہوا کہ گویا دل پر ایک تیر پڑا۔ خون
بہت زور سے انکی رگون مین جوش مارنے لگا اور گہرے زخمون مین از سرنو
بہر آیا کنورجی نے آنکہین بند کرلین اور بیہوش ہو گئے جو نازنین پلنگ پر بیٹہی
تہی فوراً اوٹہہ کہڑی ہوئی وہ شخص جو فرش پر بیٹہا تہا اور کتاب دیکہتا جاتا تہا اور
گہڑی گہڑی کتاب سے نظر اوٹہاکر محبت کی نگاہ سے عایشہ کو دیکہہ لیتا تہا۔
جسوقت عایشہ اوٹہی اوسکے ہلتے ہوئے جہمکونکو دیر تک ایسی آنکہون سے دیکہتا
رہا جو کسیطرح سے سیری نہین ہوتی تہی عایشہ نزاکت سے اسکے قریب آئی اور
کان مین کہا عثمانخان حکیم صاحب کے پاس بہت جلد آدمی بہیجو یہ کوئی اور شخص
نہ تہا بلکہ وہی شخص تہا جسکے ہاتہہ سے قلعہ گڈہ مندران فتح ہوا تہا یہ حکم پاکر وہ باہر گیا
عایشہ نے چاندی کی تپائی پر سے ایک گلاب پاش اوٹہالیا اور کنورجی کی پیشانی
اور چہرہ پر چہڑکنے لگی عثمانخان حکیم صاحب کو ساتہہ لیکر تہوری دیر مین واپس
آیا۔ حکیم صاحب نے بہت سی تدبیرین کین تب جاکے خون رُکا۔ انہون نے
عایشہ کے ہاتہہ مین بہت سی دوائین دین اور چپکے چپکے اونکے استعمال کا طریقہ
بتایا۔ عایشہ نے حکیم صاحب کے کان مین کہا مہربانی کرکے فرمائیے کہ اس مریض
کی نسبت آپکی کیا رائے ہے حکیم صاحب نے جوابدیا بخار سے ذرا کہٹکا ہے

حکیم صاحب نے سب کو سلام کیا اور جانے لگے تو عثمان خان نے دروازہ کے قریب جا کر اون کو روکا اور آہستہ سے پوچھا جناب انکی صحت کے بارمین آپ کا کیا خیال ہے۔
حکیمصاحب۔ آپ جانتے ہین پوری امید مجھے نہین ہے مگر جب ضرورت ہو مہربانی کر کے مجھے بلا لیجیے گا۔

دوسرا باب

سنگدل نازنین

اوس رات عالیشہ اور عثمان خان کنور جگت سنگھ کے پاس بہت دیر تک بیٹھے رہے کنور جی کا یہ حال تہا کہ ابہی ہوش مین تہے اور ابہی بیہوش ہو گئے۔ حکیم صاحب بارہا آئے اور چلے گئے۔ عالیشہ جبتک وہان رہی بالکل کنور جی ہی مین مصروف رہی۔ بارہ بجے کمرہ مین ایک سہیلی آئی اور کہنے لگی حضور بیگم صاحبہ نے آپکو یاد کیا ہے۔
عالیشہ۔ چلتی ہون۔ اور اوٹہہ کہڑی ہوئی اور ساتہہ ہی عثمان خان بہی اوٹہا۔
عالیشہ۔ کیا تم بہی چلے۔
عثمان خان۔ اب دیر ہو گئی ہے مجھے اپنے ساتہہ ہی آنیدو۔
عالیشہ نے سہیلیون سے کہا دیکہو کنور جی کی خبر لیتی رہنا اور اپنی مان کی محلسرا کیطرف قدم بڑہایا۔
عثمان خان نے راستہ مین پوچھا آج رات کو تم بیگم صاحبہ ہی کے یہان رہو گی۔
عالیشہ۔ نہین مین کنور جی کے ہان پلٹ آؤنگی۔
عثمان خان۔ عالیشہ تمہاری سنگدلی کی برابری نہین کر سکتا کوئی۔ کوئی بہن اپنے بہائی کیساتہہ وہ نہ کریگی جو تم نے اپنے باپ کے اس جانی دشمن کیساتہہ کیا اسمین ذرا شک نہین کہ تم اسے موت کے منہ سے چہینے لیتی ہو۔ عالیشہ نے ایک ادا کیساتہہ مسکرا کر خندہ پیشانی سے کہا عثمان خان خدا نے مجھے ایک عورت بنایا ہے اور اسی

سبسے پہلے مجہپر فرض ہے کہ بیماروںکی خدمت کرون دراصل اگر اس معاملہ مین غفلت کرون تو بڑی گنہگار ہونگی مگر مین اسکا دعوی نہین کرتی ہون کہ اپنے فرض سے ادا کرنیکی مجہے لیاقت ہے لیکن تمہارے دل مین کیا ترس آگیا کہ اپنے جانی دشمن کی صحت کیلئے روز اوسکی خبر لیتے رہے ہو اور بڑی سخت جانفشانی کرتے ہو یہ تو میدان جنگ مین تمہارا حریف ہے اور ہمیشہ تمہارا غرور توڑنے پر آمادہ رہا اور اس شخص پر یہ سلوک کرتے ہو جو تمہارے ہی ہاتہون سے اس حال کو پہنچا ہے ایسے شخص کیساتہہ سلوک کرنے سے تمہاری نیکنامی بڑہتی ہے۔ عثمانخان کے چہرہ پر ناگہان ایک نئی کیفیت پیدا ہوگئی اور کہا عالیشہ ذرا دنیا پہ نظر تو کرو جسمین تمہارا دلربا حسن بہی شامل ہے تم یقین جانو کہ میری طبیعت ایسی نیک نہین ہے جیسے تم سمجہی ہوئی ہو تم نہین سمجہتین کہ اگر جگت سنگہ اچہے ہوگئے تو ہمین کیا فائدہ ہوگا اور اگر ابہی مرجائین تو ہمین کیا حاصل۔ میدان جنگ مین مان سنگہ اپنے بیٹے کی بہ نسبت کسی کم مرتبہ کا آدمی نہین ہے اگر ایک جنگجو نہین ہے تو ہمارے مقابلے پر دوسرا اوٹہ کہڑا ہوگا لیکن جبتک کنور جگت سنگہ اچہے ہون اگر ہم اونہین قید مین رکہین تو ہم مان سنگہ کو دبا سکینگے اوہنیا وہ مجبور ہوجاینگے کہ اپنے نازون کے پالے بیٹے کے چہڑانیکے لئے ہماری شرطین منظور کرلین نہین شہنشاہ اکبر ہی ایک ایسے لائق افسر کے واپس لینے کی غرض سے صلح کی درخواستون کو مناسب خیال کرینگے اگر ہم شریفانہ اخلاق سے پیش آکر جگت سنگہ کو ممنون بنالینگے تو وہ خود بہی اپنی احسانمندی کے سببسے اس لڑائی مین ہمارے مناسب حال نتیجہ حاصل کرانیکی کوشش کرینگے اور اونکی کوششین بیکار نجائینگی کنور جگت سنگہ کے چہوڑ دینے سے جو دولت ہاتہہ لگے گی وہ ہم اور کسیطرح نہین حاصل کرسکتے غرض تم خیال کرو کہ جگت سنگہ کی ذات ہمارے حق مین ایسی ہی مفید ہے جیسی کہ پیچ میدان مین ہم کو ایک فتح حاصل ہو جائے پیش آنا تہا مگر اسکے ساتہہ کچہہ اور بہی سبب تہا بعض لوگ اس خوف سے کہ ان کو انسانی ہمدردی کے جوش کا الزام نہ دیا جائے اپنے تئین سنگدل ظاہر کرتے ہین اور رحمدلی کیجانب ہمیشہ استہزا سے نظر کرتے ہین گویا انکے نزدیک وہ ایکدرجہ بزدلی ہے جب اونپر اظہار کا دباو ڈالا جاتا ہے

تو اس قسم کے الفاظ کی آڑ ڈھونڈھنے لگتے ہین جناب جو آپکی خوشی ہو اسبارہ مین مین آپکی
مدد کرنیکو اپنا خیال بدلدونگا عائشہ خوب سمجھی ہوئی تھی کہ عثمانخان اسی قسم کے لوگونمین سے
ہے اسنے ہنسکر کہا عثمانخان جو تمہارے ایسے خود غرض اور دور اندیش ہین وہ جنت مین
جائینگے نیکی کا بدلہ مجھ وہین ملیگا ذرا تانے کی کوشش کرکے عثمانخان نے نیچی آواز مین کہا اپنے
خود غرض ہونیکو مین کسی اور موقع پر ثابت کر دونگا۔ یہ سنکر عائشہ نے اسطرح عثمانخان پر نظر
جسطرح ابر سے بجلی چمکتی ہے عثمانخان نے پھر کہنا شروع کیا مین ایک امید مین رہتا ہون
آخر مین کبتک تمہارا آرزومند رہون عائشہ نے ایک سنجیدگی سے دیکھا عثمانخان کی نظر
اون نئی تئی اداؤن پر پڑی جو اوسکی نگاہ ناز سے پیدا ہوئی تھی اسکے بعد عائشہ کہنے لگی۔
اسبارہ مین ابا جان سے کہو کہ وہ تمہاری کسی بات سے انکار نہین کرسکتے ہین۔
عثمانخان۔ مینے اسبارہ مین کوئی تدبیر اوٹھا نہین رکھی۔
عائشہ۔ پھر اونہون نے کیا جواب دیا۔
عثمانخان۔ اونہون نے بیگم صاحبہ سے کہدیا ہے کہ تمہاری شادی اوسی کیساتھ
کرادینگے جسے تم خود منظور کرو مگر آجتک مجھے تمہاری مرضی نہین معلوم ہوئی عائشہ کا
چہرہ پھر ایک خندہ زیرلب سے چمکنے لگا اور کہنے لگی ذرا عنایت بھلا یہ تو بتائیے کہ مرد
کب اس قابل ہوئے ہین کہ عورتون کے دل کی بات دریافت کرلین۔
عثمانخان۔ اسکا کیا مطلب ہے۔
عائشہ۔ اسکا یہ مطلب کہ مجھے آپکی بڑی تعریف ہے عثمانخان کا تو سورت چہرہ
خوشی سے چمکنے لگا اسنے پوچھا یعنی تم آئندہ شوہر اپنا سمجھکر محبت کرتی ہو۔
عائشہ۔ نہین اپنا بہت ہی پیارا بھائی سمجھا عثمانخان کا چہرہ اوتر گیا اور چڑا او ٹھا خدایا یہ مشکل
کبھی حل بھی ہوگی اے پروردگار عالم ایسے گلاب کے سے چہرہ مین تو نے پتھر کا دل چھپا رکھا ہے عائشہ
کو اسکی مان کے محلسرائے مین پہنچا کر عثمانخان ایک ملدرد دل کیساتھ اپنے مقام پر چلا گیا۔

تیسرا باب

وہ کیا تم تلمو تمہا ؟ ہے ؟

دوسری رات کو اس کمرے مین جہان کنور جگت سنگ پڑے ہوئے تھے عائیشہ عثمانخان اور حکیم صاحب ایک سکوت کے عالم مین بیٹھے تھے عائیشہ پلنگ پر بیٹھی کنور جی کو پنکھا جہل رہی تھی اور اسی قسم کی اور کام مین مشغول تھی حکیم صاحب کھڑے ہوئے کنور جی کی نبض دیکھہ رہے تھے۔ اور کنور جی بیہوش پڑے تھے۔ غالبًا اب اگر بخار اوتر گیا تو ان کا کام تمام ہو جائیگا اور اگر نہ اوترا تو یقینًا اچھے ہو جائینگے بخار جلد جلد اوترتا جاتا تھا۔ اور اسی سبب سے سب تشویش مین بے حس و حرکت ہو رہے تھے حکیم صاحب بار بار کنور جی کی نبض دیکھتے تھے۔ نبض بہت سست ہے لو اور سست ہو گئی پھر ذرا تیز ہوئی پھر جو اسی کی آواز مین بار بار حکیم صاحب کی زبان سے ایسے ہی کلمات نکلتے تھے ناگہان کنور جی کا چہرہ زرد ہو گیا۔

حکیم صاحب۔ لو اب وقت آگیا عائیشہ اور عثمانخان نے ایک سکتے کے عالم مین اس جملہ کو سنا حکیم صاحب اوٹھے اور جگت سنگ کی نبض دیکھی اور کچھہ توقف کرکے کہا حالت اچھی ہے نبض ٹھیک نہین چلتی عائیشہ کا چہرہ زرد ہو گیا یکایک جگت سنگ کا چہرہ سفید پڑ گیا اور اس سے ایک غیر معمولی کیفیت ظاہر ہوئی مٹھیان جلدی سے بند ہو گئین اور آنکھین بالکل ایک غیر معمولی طور پر حرکت کرنے لگین عائیشہ سمجھی کہ قضا کا تھپیڑا پڑ نیکو کچھہ دیر نہین ہے حکیم صاحب اپنی دوا لئے ہوئے تیار بیٹھے تھے ان سے انہون کو دیکھکر اونہون نے مریض کا منہ کہولا اور دوا ڈالدی اب کنور جی کی حالت سنبھلنے لگی رفتہ رفتہ چہرہ پر پھر بحالی آگئی اور اوسکو استقلال ہو گیا سفیدی جو سارے جسم پر آگئی تھی جاتی رہی خون نے پھر اپنی حرکت شروع کی مٹھیان کہل گئین اور آرام پا کے بند ہو گئین حکیم صاحب نے بڑی توجہ کیساتھہ نبض دیکھی کچھہ دیر نبض پہ ہاتھہ رکھے رہنے کے بعد وہ خوشی سے چلا اوٹھے اب کچھہ ڈر نہین یہ اچھے ہو جائینگے عثمانخان نے پوچھا بخار تو اوتر گیا۔ عقلیپوش کے متبع نے جوابدیا ہان اوتر گیا۔ عثمانخان اور عائیشہ نے خوش ہو کر دیکھا حکیم صاحب نے کہا اب کچھہ ایسا ڈر نہین ہے اور اب میرے ٹھہر نیکی کوئی ضرورت نہین ہے مریض کو یہ دوا ابھی اسیوقت اور پھر بارہ بجے دینا یہ کہکر پھر

حکیم صاحب چلے گئے تہوڑی دیر بعد عثمان خان بہی اپنے گہر گیا عایشہ پہلے کیطرح پہر پلنگ پر بیٹھکر کنور جی کیخدمت کرنے لگی - دو پہر سے پہلے کنور جی نے آنکہہ کہولی پہلے جس چیز پر نظر پڑی وہ عایشہ کا بشاش چہرہ تہا - کنور جی کے کنکہیون کے دیکھنے سے عایشہ سمجھہ گئی کہ وہ دل ہی دل مین متحیر ہو رہے ہین کنور جی کیصورت سے معلوم ہوا کہ جیسے وہ کچھہ بولنے کی کوشش کرتے ہین مگر نہین بولا جاتا کچہہ دیر تک عایشہ کیطرف دیکھکر کہا مین کہان ہون - یہ پہلا لفظ تہا جو دو دن کے بعد انکی زبان سے نکلا - عایشہ نے جوابدیا قتلو خان کے قلعہ مین - کنور جی نے ہوش مین آنکی پہر کوشش کی - بڑی دیر تامل کرکے انہون نے کہا "مین یہان کیون ہون" عایشہ پہلے تو چپ رہی پہر بولی جناب آپ بیمار ہین - کنور جی نے سوچکر اور سر ہلاکر کہا نہین نہین - مین قیدی ہون اون کا چہرہ اب متغیر ہوگیا - عایشہ نے کچھہ جواب ندیا اسنے دیکھا کہ کنور جی کے حواس مین آنکی قوت پہر زایل ہوئی جاتی ہے پہر کچھہ تامل کرکے کنور جی نے پوچھا "ازراہ عنایت بتاؤ تم کون ہو"

عایشہ - میرا نام عایشہ ہے -

کنور جی - مین منتین کرکے پوچھتا ہون کہ عایشہ کون ہے -

عایشہ - قتلو خان کی بیٹی -

کنور جی پہر خاموش ہو گئے اسکا یہ سبب تہا کہ دیر تک اونہین باتین کرنیکی طاقت نہ تہی کچھہ توقف کرکے کنور جی نے پوچھا مین یہان کتنے دنون سے ہون -

عایشہ - چار دن سے ہو -

کنور جی - گڈہ مندران ابتک تمہارے قبضہ مین ہے -

عایشہ - ہان جناب -

کنور جی - رندہیر سنگہ کا کیا حال ہے -

عایشہ - وہ قید ہین آج اون کا مقدمہ پیش ہوگا -

جگت سنگہ کا چہرہ زرد ہوگیا -

کنورجی۔ قلعہ کے اور لوگ کیسے۔
عالیشہ نے متردد ہو کر جوابدیا مین اور کچھ نہین جانتی کنورجی آپ ہی آپ بدبدائے
ایک نام اونکے منہ سے نکل گیا عالیشہ نے سن لیا "تلوتما" عالیشہ نزاکت سے
اوٹھی اور حکیمصاحب کی دی ہوئی خوش ذائقہ دوا لینے کو گئی۔ کنورجی عالیشہ
کے بے نظیر حسن و جمال اور ادہر اودہر رخساروں پر لٹکتے ہوئے
جھکون کو دیکھنے لگے عالیشہ دوا لیکر واپس آئی کنورجی نے پی لی اور کہا بیہوشی
کے عالم مین مینے دیکہا جیسے کوئی جنت کی کوئی حور میرے سرہانے بیٹھی میری
خدمت کر رہی ہے۔ کیا وہ نہین ہو "تلوتما"
عالیشہ۔ جناب آپ نے تلوتما کو خواب مین دیکھا ہوگا۔

چوتھا باب

گھونگھٹ والی عورت

قلعہ پر قبضہ کرنیکے دوسرے دن دوپہر کیوقت قتلوخان اوسی قلعہ مین اپنا دربار
لگائے بیٹھا تہا دونطرف اہل دربار صف باندہے کھڑے تہے سامنے آدمیون
کا بہت بڑا ہجوم ایک سکوت کے عالم مین تہا اوسدن رندھیر سنگہ کا مقدمہ فیصل
ہونیوالا تہا۔ کچہہ مسلح سپاہی رندھیر سنگہ کو لائے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تہا مگر خوف
کی کوئی علامت نہین پائی جاتی تھی اسکی چمکتی ہوئی آنکھون سے آگ کی چنگاریان
نکلتی تہین نتہنے پہولے ہوئے تہے اور گویا ان سے تیر چل رہے تہے اسنے
اپنے نیچے کا ہونٹہ دانتون سے دبا لیا۔ جب وہ حاضر کیا گیا تو قتلوخان بولا رندھیر سنگہ
آج مین تمہاری نمک حرامی کو ثابت کرونگا تم نے میرطرف سے بغاوت کیون اختیار
کی رندھیر سنگہ کا چہرہ سرخ ہوگیا اسنے غصہ کو فرو کیا اور کہا پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ مینے
کیا کیا۔ دربار کے ایک آدمی نے رندھیر سنگہ سے کہا صاحب ادب سے باتین کرو۔
قتلوخان۔ تم نے آدمی اور روپے میرے پاس کیون نہین بھیجے۔
بیباک رندھیر سنگہ نے جوابدیا۔ تم باغی ہو۔ لوگ تمہین ڈاکو کہین تو بجا ہے مین تمہین

روپیہ کیون دون اور کیون تمہارے لئے فوج مہیا کرون حاضرین دربار سمجھ گئے
کہ رندھیر سنگھ اپنی موت کا سامان کر رہا ہے قتلو خان کا بدن غصہ سے کانپنے لگا۔
مگر فوراً اپنے غصہ پر غالب آجانیکا طریقہ اوسے خوب معلوم تہا ذرا متانت کیساتھ
کہنے لگا میری سلطنت مین رہ کر تم کیو مغلون سے مل گئے۔
رندھیر سنگھ۔ مین پوچھتا ہون تمہاری سلطنت کہان ہے۔
قتلو خان غضبناک ہو کر چلایا اس کافر بدذات تو اپنی حد کو پہنچ جاویگا تو اگر زندگی
کی امید رکہے تو دیوانہ ہے تیرے قصور نے تجہے کسی کام کا رکہا رندھیر سنگھ نے
تحقیر سے ہنسکر کہا اے قتلو خان جسوقت مین تمہارے سامنے آیا تو مینے تمہارے
ہاتہ سے رحم کی امید ہرگز نہین رکہی اور دنیا مین ایسی جان کی کیا ضرورت ہے
جو تم ایسے دشمن کے رحم سے بچائے گئے ہو اگر فقط میری جان لیکے تمہین
اطمینان ہو تو تمہاری مرضی کے موافق خوشی خوشی اپنی جان دیدونگا مگر تم نے
دہبہ لگا دیا ہے جسپر اور میری۔ میری جان کی جان کو تمنے رندھیر سنگھ زیادہ باتین
نہ کر سکا جسکی زبان بند ہو گئی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے بیتاب اور غصہ در
رندھیر سنگھ نے اپنا سر جہکا لیا اور بچون کیطرح رونے لگا۔ قتلو خان خلقی طور پر
سخت دل تہا ایسا سخت کہ نوع انسان کی تکلیف دیکہکر وہ خوش ہو گیا اپنے
مغرور دشمن کیحالت دیکہکر اسکے چہرہ سے خوشی ظاہر ہونے لگی۔
قتلو خان۔ رندھیر سنگھ میرے ہاتھون سے کچھہ چاہتے ہو۔ اسکا یقین کر لو کہ
تمہارا آخری وقت نزدیک ہے۔ آنسوؤن کے چلنے نے دلکی تسکین کردی
تہی۔ رندھیر سنگھ نے متانت کیساتہ جواب دیا بس اسکے سوا اور کچھہ نہین کہ میرے
قتل کو جلدی حکم دو۔
قتلو خان۔ یہ تو ہو ہی گا اور کچھہ۔
رندھیر سنگھ۔ اس زندگی مین اور کچھہ نہین۔
قتلو خان۔ آخری وقت اپنی بیٹی کو نہ دیکھو گے۔ اس جملہ پر حاضرین دربار گم گم

خاموش ہوگئے رندہیر سنگہ کی آنکہون سے چنگاریان نکلنے لگین اسنے چنجکر کہا۔ کیا اس بد نصیب دل کے پیرون کے نیچے کچلنے کی بہ نسبت کسی اور بات سے تمہاری خاطر جمع نہوگی اسکے بعد رندہیر سنگہ نے ذرا کم جوش سے کہا ایسا ہی کرو مین اس عالم مین بے دست و پا ہون لیکن دوسرے عالم مین خدا کی مسند عدالت کے سامنے تمہین جوابدہی کرنی پڑیگی یہ بات قتلو خان کے دل مین لگی کیونکہ بہلا دنیا مین کوئی بھی ایسا گنہگار ہے جسکا دل اوس منتقم حقیقی کا نام سنکر کانپ نہ اوٹہے۔

اب دیر کی ضرورت نہین جلاد تو اپنا کام کر۔

آدمیون کے بے انتہا ہجوم مین ایسا سکوت پیدا ہوگیا کہ کوئی سانس تک نہ لیتا تہا اسقدر سکوت تہا کہ سوئی بہی گرتی تو اوسکی آواز سنائی دیتی محافظ رندہیر سنگہ کو قتل گاہ کیطرف لیچلے ابہی وہ اس مقام تک پہنچا نہ تہا کہ کسی مسلمان نے آکر اسکے کان مین کچہ کہا رندہیر سنگہ سمجہ نہ سکا تو اوسنے رندہیر سنگہ کے ہاتہہ مین ایک خط دیا تفکر اور رید جواسی کے عالم مین اسنے خط کو کہولا اور دیکہا کہ بالاکے ہاتہہ کا لکہا ہوا ہے اس نے خط کو ملکر پہینکدیا اس پہینکدینے سے بڑی ناراضی حاصل ہوئی تہی جو دیا تہا اوسنے خط کو اوٹہا لیا۔ اور چلاگیا اوسوقت ایک تماشائی نے جو قریب کہڑا تہا آہستہ دوسرے سے کہا۔ جناب شاید اسکی بیٹی کا خط ہے یہ جملہ سنکر رندہیر سنگہ نے پلٹ کر کہا میری بیٹی کا ذکر کون کرتا ہے میری کوئی بیٹی نہین ہے۔ تہنا لانیوالا جاے وقت محافظون سے کہتا گیا میری واپسی تک منتظر رہنا محافظون نے کہا حضور بہت خوب! تو عثمان خان خط لایا تہا اور اسی سبب سے محافظون نے حضور کہکر اوسکی طرف خطاب کیا خط لیکر عثمان اندر کے کمرہ کی دیوار کے پاس پہنچا وہان ایک عورت گہونگہٹ نکالے کہڑی تہی عثمان خان اسکے پاس آیا اور ادہر ادہر دیکہکر ساری سرگذشت بیان کی وہ عورت بولی آپکو مینے بہت تکلیف دی مگر آپکو ضرور یاد رکہنا چاہیے یہ آپ ہی کی بدولت ہے جو ہم ان دہاڑوان تک پہنچ گئے اسلیئے آپکو موقع دینا چاہیئے کہ مین پہر اس بارے مین کوشش کرون عثمان خان کچہ نہین بولا

وہ عورت جو گھونگھٹ مین منہ چہپائے تہی ایک ایسی آواز سے جو جوش و خروش کیوجہ سے کانپ رہی تہی کہنے لگی اگر آپ اس سے انکار کیجئے تو مین بالکل بے یارو مددگار رہون مگر خدا انصاف کریگا۔

عثمانخان۔ مائی تمہین نہین معلوم کہ کیسا خطرناک کام میرے سپرد کرتی ہو اگر قتلو خان جان جائینگے تو مجہکو جان سے مارڈالین گے۔

عورت۔ عثمان خان مجہے کیون دہوکا دیتے ہو قتلو خان تو تمہارے ایک رونگٹین کو بہی ہاتہ نہین لگا سکتے۔

عثمانخان۔ تم قتلو خان کو نہین جانتین اچہا آؤ مین تمہین قتل گاہ مین لیچلون جسوقت دونون قتل گاہ مین پہنچے رندہیر سنگہ ایک برہمن سے جو فقیرون کے بہیس مین تہا باتین کر رہا تہا رندہیر سنگہ اس عورت کو نہ پہچان سکا عورت نے اپنے گہونگہٹ کے اندر سے دیکہا اور پہچانا کہ ابہی رام سوامی ہے۔

رندہیر سنگہ۔ حضرت اب مین آپ کی خدمت مین آخری سلام کرتا ہون اسکے سوا اور کیا کہون مین اس دنیا مین کسے رکہتا ہون کہ جسکے ذریعہ سے میری عبادتین مقبول ہون کس کے ذریعہ سے مین کہو نگا ابہی رام سوامی نے اپنی اونگلی سے اوس عورت کیطرف اشارہ کیا جو گہونگہٹ نکالے پیچہے کہڑی تہی۔ رندہیر سنگہ اسکی طرف پلٹا سعا اسنے گہونگہٹ اولٹ دیا اور اپنے تئین رندہیر سنگہ کے زنجیرون سے جکڑے ہوئے پیرون پر ڈالدیا رندہیر سنگہ رکتی ہوئی آواز سے چلایا۔ بمالا بمالا ایک جنون انگیز جوش کے ساتہہ چیخ اوٹہی میرے خاوند میری جان میرے وارث آج مین اس بات کو چارون طرف مشہور کردونگی مجہے کوئی نہ روکیگا میرے شوہر میری جان کی جان تم کہان چلے رندہیر سنگہ کی آنکہون سے آنسوؤن کا چشمہ بہ نکلا بمالا کو اپنے ہاتہون کو اوٹہا کر چلایا بمالا۔ میری پیاری معشوقہ ہائے تم ایسے وقت مین مجہے کیون رولاتی ہو میرے دشمن خیال کرینگے کہ مین موت سے ڈر گیا بمالا خاموش تہی رندہیر سنگہ نے آگے کہنا شروع کیا بمالا رخصت! اس راہ مین تم بہی میری پیروی کرو۔

بمالا۔ نہین کچھ عرصے کے بعد اس مقام پر بمالا ایسی آواز مین کہنے لگی جو سنی نہین جاتی تھی پہلے مین اپنے قصور کا معاوضہ کرونگی رندھیر سنگھ کا چہرہ ایک پتھر کتے ہوئے شعلے کیطرح چمک پڑا اور پوچھنے لگا خود اپنے ہاتھ سے۔ بمالا نے اپنے بائین ہاتھ کی اونگلی سے دہنے ہاتھ کیطرف اشارہ کرکے کہا خاص اسی ہاتھ سے اب مین اپنے سونے کا زیور بازوؤن سے اوتار ڈالون اب اسکی کیا ضرورت ہے یہ کہکر اسنے اپنی چوڑیان اور زیور اوتار کر الگ پھینکدئے یہ ہاتھ اب کوئی زیور نہ پہنین گے مگر اب ان کے مقام پر بسہ ہے کی کوئی بارہ دار چیز ہوگی رندھیر سنگھ نے خوش ہوکر کہا تم بیشک کامیاب ہوگی خدا تمہاری مدد کرے" جلاد چلایا "اب مین زیادہ نہین ٹھہر سکتا۔

رندھیر سنگھ بہت اچھا۔ بمالا اب تم چلی جاؤ۔

بمالا۔ نہین ایسا نہوگا مین خاص اپنی آنکھون سے اس وار کو پڑتے دیکھونگی جو مجھے بیوہ بناتا ہے مین سارے شبہے تمہارے خون مین ڈبو دونگی اتنا کہکر بمالا کی آواز بالکل رک گئی۔

رندھیر سنگھ یہی سہی اسکے بعد رندھیر سنگھ نے جلاد کیطرف اشارہ کیا بمالا نے بلند کئے ہوئے تیر کو آفتاب مین چمکتے ہوئے پایا اسکی آنکھین خود بخود جھپک گئین جب کھلین تو رندھیر سنگھ کا کٹا ہوا سر خون آلود زمین پر اسکے سامنے لوٹ رہا تھا بمالا بت بنی کھڑی کی کھڑی رہ گئی نہ تو کوئی اوسکے سر کا بال ہوا سے ہلتا تھا نہ کوئی آنکھ مین آنسو تھا بغیر جھپکے ہوئے اسنے کٹے ہوئے سر پر اپنی نظر مضبوطی سے گڑو دی۔

پانچوان باب

بیوہ

تلو تما کہان ہے۔ ہائے بے باپ کی لڑکی کہان ہے ؟ قتل گاہ مین بمالا کہان سے آگئی تھی اور وہ غیب۔ حادثہ دیکھکر کہان چلی گئی تھی رندھیر سنگھ نے آخری وقت

اپنی پیاری بیٹی کیصورت دیکھنا کیون نہ چاہی۔ فقط اسکا نام لیتے ہی زندہیر سنگہ
کی آتش غضب کیون بہڑک اوٹھی وہ کیون چلانے لگا ؛ میری کوئی بیٹی نہین
ہے بجالا کا خط اوسنے بے پڑہے کیون پہینکدیا۔ ذرا زندہیر سنگہ پر قتلو خان کی
عتاب کو یاد کرو اور دیکھو کیسا عجیب امر واقع ہوا۔ زنجیرون مین جکڑا ہوا
شیر گرجا تہا تم نے دہبہ لگایا مجہپر۔ اور میری . . . . . . تم پوچہتے ہو تلو تما اور بجالا
کہان ہین قتلو خان کے حرم سرا مین تلاش کرو۔ وہین پاؤگے زمانہ کی یہی رفتار ہے
قسمت کا پہیا ایسی بیرحمی سے پہرتا ہے! جوانی حسن۔ بہولاپن۔ صاف دلی اور
سب چیزین غرض سب کو اس بیرحمی کا دباؤ روندہ ڈالتا ہے قتلو خان نے
ایک قاعدہ مقرر کیا تھا کہ جب کبہی کسی گانون یا قلعہ کی تاخت و تاراج مین
کوئی خوبصورت عورت گرفتار ہوجائے تو وہ تو وہ اسی کی عیش و عشرت مین بہیجی
جائے گڑہ مندران کی تاخت و تاراج مین دوسرے روز وہان گیا اور قیدیون
کو بہیجنے اور وہان کچہہ فوج مقرر کرنے کی اور اسی قسم کے اور کامون مین
مشغول تھا بجالا اور تلو تما کو اپنے قیدیون مین دیکھکر اپنے محل کی رونق سمجہ
کے فوراً انہین حرم سرا مین بہیجدیا اسکے بعد اور معاملات مین مشغول ہوا۔
اسنے سنا تہا کہ راجپوتون کی فوج اپنے سردار کے قید ہونے کی خبر سنکر حملہ کرنے
کے ارادہ سے قریب آگئی ہے اور اس ارادہ سے اسکا حملہ روکنے کیواسطے
ایک فوج مرتب کرنے مین مشغول ہوا اور انہین معاملات کے سبب سے
اسے اپنی نئی حرمون کی صحبت مین بیٹہکر عیش و عشرت کی فرصت نہین ملی
بجالا اور تلو تما جدا جدا کمرون مین رکہی گئی تہین۔ اے ناظرین اسطرف نظر
ڈالنے سے کوئی فائدہ نہین جہان امنگون پر آئی ہوئی بے باپ کی دردمند
لڑکی خاک پر لوٹ رہی ہے اور اسکا جسم خاک آلودہ ہو رہا ہے ادہر دیکھنے سے
کیا حاصل ہے تلو تما پر نظر ڈالنے سے کیا فائدہ جس زمانہ مین کلیون اور پہولون
سے آراستہ کی ہوئی تر و تازہ جہاڑی موسم بہار کے استقبال کیلئے حرکت کرتی

سے اندتون ایکے ہیکنے پر کون ہے جو شوق نہین ظاہر کرتا اور گرمیون کی آندہی مین
جب وہ اوس درخت کیساتھ جس سے لپٹ کر بغلگیر ہوا کرتی ہے اوکٹرے کرے گرپڑتی
ہے تب کہڑے ہوئے درختون کو چھوڑکر اسکی طرف کون جاتا ہے لکڑہارا فقط اسکی
لکڑی کو لے لیتا ہے اور اس جہاڑی کو پیر کے نیچے روند ڈالتا ہے۔ اے ناظرین آؤ
اور کسیطرف چلین آؤ دیکھو جہان کام کا ہی۔ ہوشیاری خوش اور رنگین طبع بالا کے
عوض ایک میلی کچیلی فکر سدا اور گریہ وزاری کرنیوالی بیوہ اپنی آنکھون کو ساڑہی کے
آنچل سے بند کئے بیٹھی ہے کیا یہی بالا ہے بالا تمہارے بالون کی وہ آب وتاب
کہان گئی تمہارا سراسقدر خون آلود کیون ہو رہا ہے تمہاری عجیب وغریب بیل بوٹے دار
ساڑہی کہان ہے تمہاری کرتی جسپر جواہرات جگمگاتے تہے کیا ہوئی یہ کیا حال ہے تمہارے
کپڑے اسقدر میلے کیون ہین ازراہ عنایت بتاؤ تو یہ اتنی چھوٹی ذراسی ساڑہی کیون پہنے
ہو وہ زیور اور وہ آویزے جو ادہر ادہر لٹک کر تمہارے رخسارون کو چومتے رہتے تہے
کہان گئے تمہاری آنکھین کیون سوجی ہوئی ہین ہائے وہ دزدیدہ نگاہ کہان ہے
یہ تمہاری پیشانی پر زخم کہان سے آگیا یہ خون کہان سے آگیا ان سب کا فقط ایک
جواب ہے بالا اب بیوہ ہے وہ عثمان خان کا انتظار کرہی تہی عثمان خان ایک
ایسا شخص تہا جسپر دراصل پٹہان ناز کرتے تہے وہ لڑائی کے کام مین پڑگیا تہا گویا
یہی اسکا پیشہ ہوگیا تہا اور اسی بناء پر جب کبہی اسنے پوری کامیابی حاصل کرنے
پر عہد کرلیا تو اسکے متعلق کسی کام مین پس وپیش نہین کیا مگر جب لڑائی کی احتیاج
نہین باقی رہتی تہی وہ غیر ضروری مغلوب پر غصہ کرنے کا ذرا بہی روادار نہوتا تہا خود
قتادہ خان نے بالا اور تلوقا کو اسحالت تک نہین پہنچایا تہا کہ وہ عثمان خان کے
ہاتہہ مین کچہہ نہ رہ سکین یہ عثمان خان کی مہربانی سے تہا کہ بالا اپنے شوہر کے
مرتے دم تک اوسے دیکہہ سکی۔ بعد ازان جب عثمان خان کو معلوم ہوا کہ وہ خود
دشمن کی بیوی ہے اسکا تہر بن دل یک بیک نرم ہوگیا وہ قتادہ خان
کا بھتیجہ تہا اور اسے اجازت تہی کہ اندر کے کمرون مین جہان چاہے جا سکے

یہ تو دیکہا ہی جا چکا ہے مگر قتلو خان کی حرم سرا کی ڈیوڑہی کے بعد آگے کوئی نہین جا سکتا تہا خود اسکے بیٹے تک نہین۔ عثمانخان تک نہین۔ مگر عثمانخان قتلو خان کا دہنا بازو تہا یہ صرف اسکے بازو کی قوت سے تہا کہ قتلو خان کی حکومت دریائے امودر اکے کنارے تک پہنچ گئی انہین وجہ سے قلعہ کے سب لوگ عثمانخان کی ویسی اطاعت کرتے تہے جیسے قتلو خان کی۔ اور اسی سبب سے صبح کو بمالا اپنے شوہر کو اسکے قتل ہونے کے پہلے دیکہنے گئی تو کسی نے نہین روکا تہا اس ماجرے کے دو روز بعد بمالا نے اپنی باقی زیور اوس لونڈی کو دئے جو اسپر مامور تہی وہ پوچہنے لگی "بیوی آپ کا کیا حکم ہے"

بمالا۔ عثمانخان کے پاس جسطرح سے کل گئی تہین اسیطرح مہربانی کرکے آج چلی جاؤ اور کہو بمالا عرض کرتی ہے کہ ایک مرتبہ اور میرے پاس ہو جائیے اور کہنا یہ میری پچہلی درخواست ہے اس قسم کی مہربانی کی مین کبہی درخواست نہ کرونگی لونڈی گئی۔ عثمانخان کہنے لگا میرے وہان جانے مین میرے اور اون کے دونون کے لئے خطرہ ہے کہنا مجہسے ملنے کو خود ہی میرے یہان چلی آئین۔ بمالا نے لونڈی سے پوچہا "مین کیسے جا سکونگی"

خادمہ۔ اونہون نے کہا کہ اسکی تدبیر مین خود کرلونگا۔

جب کچہہ رات گزر گئی عایشہ کی ایک لونڈی اندر آئی اور اس خواجہ سرا سے جو محلسرا کا نگہبان تہا اوس سے کچہہ کہکے بمالا کو عثمانخان کے پاس لے گئی۔

عثمانخان۔ فرمائیے اور آپ مجہسے کیا چاہتی ہین۔

بمالا۔ ایک چہوٹا کام۔ قوم راجپوت کے کنور جگت سنگہ زندہ ہین۔

عثمانخان۔ ہان زندہ ہین۔

بمالا۔ قید ہین۔

عثمانخان۔ ہان وہ قید ہین مگر قیدخانے مین نہین ہین وہ اپنے زخمون کے مارے صاحب فراش ہو گئے ہین۔

بمالا نے پہچکر کہا ان بدنصیب عورتون مین جو کوئی شامل ہوگیا اوسکی قسمت مین یہی بری حالت بہی لکہی ہوئی ہے۔ یہ سب پرمیشر کے ہاتہ ہے جب وہ ہوش مین آئین تو ازراہ عنایت اونہین یہ خط دیدیجئے گا۔ ابہی اسکو اپنے ہی پاس رکہئے بس یہی میری درخواست ہے۔ عثمانخان نے خط واپس دیکر کہا مجہے معاف رکہئے یہ کام مین نہین کرسکتا۔ یون تو کنورجی چاہے جسطرح رکہے جاتے ہون مگر اب وہ قیدی ہی سمجہے جائینگے ایسے شخص کے پاس کوئی خط بے اوسکا مضمون دیکہے پہنچادینا خلاف قاعدہ ہے علاوہ برین یہ امر اپنے حاکم کے حکم کے بہی خلاف ہے۔

بمالا۔ جناب میرا یقین کیجئے اسمین کوئی ایسی بات نہین ہے جسکی وجہ سے یہ روک رکہا جائے آپ بغیر کسی قسم کا تردد کئے اسے پہنچا سکتے ہین اور جناب جو اپنے حاکم کا ذکر کرتے ہین تو یہ فقط کہنے کی بات ہے خود آپ ہی اپنے حاکم ہین۔

عثمانخان۔ اور باتون مین چچا کی مرضی کے خلاف کرسکتا ہون مگر اس معاملہ مین نہین۔ جب آپ نے کہدیا کہ خط مین کوئی خدشہ نہین ہے تو مین اسبات کا اتنا ہی زیادہ یقین کرسکتا ہون۔ جسقدر کہ مجہے آپ سے ربط ضبط ہوگیا ہے مگر اس بنا پر کسی قانون کو نہین توڑ سکتا۔ اس معاملہ مین آپ کی خدمت کرنیکے متعلق مین بالکل بے اختیار ہون بمالا نے غمگین ہو کر کہا۔ بہتر تو آپ اسے پڑہ سکتے ہین۔ عثمان خان نے خط لیا اور پڑہنا شروع کیا۔

چہٹا باب

بمالا کا خط

"کنورجی کا ایکدن پہلے وعدہ کیا تہا کہ اپنی سوانح عمری ظاہر کرونگی اوسکا وقت آگیا مجہے تو امید تہی کہ جسوقت تلوتما تخت امیر پر بیٹہے گی اسوقت اپنی خاص سرگذشت بیان کرونگی۔ افسوس وہ امید خاک مین مل گئی آپ غالباً چندروز

مین سن لینگے کہ دنیا مین نہ تلوتما ہے نہ بمالا ہے ہماری زندگی کے دن گئے ہوئے
ہین اسی سبب سے مین آپکو یہ خط لکھتی ہون مین بڑی گنہگار ہون اور اپنی زندگی
مین بہت گناہون کی مرتکب ہوئی ہون جب مین نہ باقی رہونگی لوگ میری
برائی کرینگے۔ میری یادگار پر بدنامیون کا کیا بڑا لوجہہ ہوگا اسوقت کون ہوگا جو
میرے نام سے بدنامی کا دہبہ دہوئیگا ایسا کون دوست ہے؟ ایک دوست
ہے جو عنقریب دنیا چھوڑدیگا اور ریاضتون مین مشغول ہوجائیگا ابہی رام سوامی
سے میرا مقصد نہ حاصل ہوگا کنورجی اسلیئے مین نے آخر مین ہمت باندہی تہی کہ
آپ کے عزیزون مین شمار کیئے جانیکی امیدون مین غرق ہوجاؤن از راہ عنایت
آپ ایسا ہی کیجیئے جیسا کہ ایک عزیز کرتا ہے مگر مین یہ کس سے کہہ رہی ہون
ہم بکمبخت عورتون کی قسمتین شعلون کے مثل ہین انہون نے ان دوستون کو بہی
بلا دیا جو ہمارے پاس تہے جناب جہانتک ہو سکے اپنی اس ذلیل لونڈی کی
التجا پوری کردیجیگا۔ لوگ جب کہنے لگین بمالا شہوت پرست تہی بمالا لونڈی کے
بہیس مین ایک وہی تہی تو از راہ عنایت آپ فرمادیجیگا کہ بمالا ذلیل خاندان
مین پیدا ہوئی تہی۔ بمالا کمبخت تہی وہ نفس کی پر زور خواہشون مین پڑگئی تہی اور وہ
ہزارون گناہون کی مرتکب ہوئی مگر بمالا شہوت پرست نہ تہی وہ جواب جنت
مین ہے میری خوش نصیبی سے خاص مروجہ طریقہ پر میری شادی کی میری خاوند
نے اس سے بہی میری نسبت یہ بات کہی کہ بیوی ہوکر لونڈی کے بہیس مین رہا
کی۔ سنئے ایک خالص برہمن ساسی سکہارا ایک دولتمند برہمن کا بیٹا تہا۔ اپنی
جوانی کی عمر مین اوسنے پوری تعلیم پائی۔ مگر وہ تعلیم اوسکے چال چلن کے گناہ کو
نہ دفع کرسکی۔ باوجودیکہ بہگوان نے سب وصف اسکو مرحمت کیئے تہے مگر اسکے
مزاج مین ایک سخت غصہ پیدا کردیا تہا معمول ہے کہ جوانی مین بہت غصہ ہوا کرتا
ہے اندلون گرہ مندران مین ایک عورت رہا کرتی تہی وہ عورت اپنے گہر بہجلانے
سے جو گجادہر سنگہ کے ہمراہیون مین تہا پژمردہ ہوگئی وہ معمول سے متین تہی

اسکا شوہر شہنشاہ دہلی کی فوج مین سپاہیون مین نوکر تہا اور گہر سے بہت دور تہا اسکی عورت اور ساسی سکہارا مین باہم محبت پیدا ہو گئی تہوڑے دنون مین وہ عورت حاملہ ہوئی آگ اور گناہ زیادہ چپ نہین سکتے ساسی سکہارا کی اس نالائقی کی خبر اسکے باپ کے کانون تک پہنچی اسکے بیٹے نے جو دوسرے خاندان پر دہبہ لگایا تہا اسکے مٹانیکی غرض سے ساسی سکہارا کے باپنے اس عورت کے شوہر کو خط لکہکر جلدی وطن مین بلا لیا اسنے اپنے نالائق بیٹے کو سخت ملامت کی ماں باپ کے ہاتہ سے اسطرح بے غیرت ہو کر ساسی سکہارا نے وطن چہوڑ دیا اور بنارس گیا وہان ایک ڈنڈی* کا شہرہ سنا کہ وہ عجیب و غریب علم و فضل کا آدمی ہے اور اوس سے پڑہنا شروع کیا چونکہ نہایت ہی ذہین شخص تہا اسنے درشنا مین کمال حاصل کرلیا اور علم نجوم مین بہت کچہ مہارت پیدا کرلی اوستاد نے بڑے شوق سے پڑہایا ساسی سکہارا نے گہر مین ایک شودر عورت کو دہر لیا تہا اس عورت کی ایک نظر فریب لڑکی تہی برہمن کی تعظیم و تکریم کی غرض سے وہ نوجوان عورت اسکا کہانا پکا دیا کرتی تہی اور گہر کے اور کام بہی کر دیا کرتی تہی اولاد کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ کے شرمناک واقعات کی پردہ پوشی کرے اب مین اور زیادہ کیا بیان کرون اس سودر عورت سے یہ کمبخت لڑکی پیدا ہوئی یہ حال سنکر اوستاد نے اپنے شاگرد سے کہا بیٹا مین پاپی اور بدکار لوگون کو نہین پڑہاتا ہون کچہ شرم ہے تو بنارس مین اپنا منہ مت دکہا ساسی سکہارا نے شرم کے مارے بنارس کو چہوڑ دیا جب میرے نانا نے میری بے عزتی کا خیال تو اوسے اپنے گہر سے نکالدیا میری غریب ماں مجہے لیکر ایک جہونپڑے مین آئی وہ محنت اور مزدوری کرکے اپنی اور میری زندگی بسر کرنے لگی چند برس بعد جاڑے کے موسم مین ایک دولتمند پٹھان بنگالے سے دہلی جاتا تہا وہ ٹہرنیکے لئے بنارس مین جانا چاہتا تہا جب وہ شہر مین پہنچا زیادہ رات ہو چکی تہی اسنے ٹہرنیکی کہین جگہہ نپائی اسکے بال بچے ہمراہ تہے ہمارے جہونپڑے کے قریب آکر اسنے رات بسر کرنیکی اجازت مانگی کہنے لگا کوئی ہندو مجہے پناہ دینے پر راضی نہین ہوتا اس بچے کو لیکر ہم کہان جائین یہ زیادہ سردی کی

* ڈنڈی اوس پوجاری کو کہتے ہین جو شیوجی کی پوجا کیا کرتا ہو۔

ما ہندوؤن کا فلسفیانہ قانون۔

تاب نہین لاسکتا میرے ساتھ بہت آدمی نہین ہین اور اس جھونپڑے مین ہمارے لئے کافی جگہہ نکل آئیگی مین تمہین خاطرخواہ انعام دونگا پٹھان کسی ضروری کام کو عجلت کیساتھ دہلی جاتا تہا صرف ایک نوکر ساتھ تہا میری مان جیسی غریب تہی ویسی ورحمدل تہی خواہ روپیہ کے لالچ سے یا اس بچے کے حال پر ترس کھاکر اسنے پٹھان کو اپنے جھونپڑے مین رہنے کی اجازت دی۔ پٹھان چراغ جلاکر اپنے بال بچے سمیت ایکطرف سو رہا دوسری طرف ہم پڑ رہے۔ ہمارے بستی کے باشندون کو اندنون لڑکون کے چرانیوالون کا خوف سمایا ہوا تہا مین اوس زمانہ مین چھہ برس کی تہی تمام ماجرا تو نہین بیان کرسکتی اتنا ہی بیان کرسکتی ہون جتنا اپنی مان کی زبانی سناہے آدھی رات کا وقت تہا چراغ جل رہا تہا ایک چور سینہ دیکر اندر گہس آیا اور پٹھان کے لڑکے کو چرا کرلیگیا۔ مین اوسوقت جاگ پڑی اور اس حادثہ کو دیکھکر ایک چیخ ماری کہ سب کو جگا دیا پٹھان کی جورو نے اپنے بچے کو اپنے پہلو مین نپایا تو چلا اوٹھی چور اوسیوقت باہر لڑکے کو لئے جاتا تہا پٹھان اوس شخص پر جھپٹ پڑا بال پکڑکر اوسکو کھینچا اور لڑکا چھین لیا۔ مجرم نے چونکہ نہایت زاری سے رحم کی درخواست کی لہذا پٹھان نے اوسکا ایک کان کاٹکر چھوڑ دیا یہان پہنچکر عثمانخان خیالات مین ڈوب گیا بمالا سے کہا پہلے تمہارا کچھہ اور نام تہا نہ؟

بمالا۔ ہان میرا ایک اور نام تہا وہ مسلمان کا ایسا نام تہا اسیلئے میرے باپ نے بدلدیا

عثمانخان۔ وہ کیا نام تہا۔ ماہرو؟

بمالا نے متحیر ہوکر پوچھا جناب آپ کو کیونکر معلوم ہوگیا۔

عثمانخان۔ وہ لڑکا مین ہی ہون۔

بمالا متحیر ہوگئی اور عثمانخان نے پھر خط پڑھنا شروع کیا صبح کو جو پٹھان کوچ کرنے لگا اوسنے میری مان سے کہا تمہاری بیٹی نے جو احسان مجھپر کیا ہے مین اوسکا معاوضہ نہین کرسکتا مگر تمہاری جو خواہش ہو مجھے بتادو مین دہلی جاتا ہون تم جو کہدوگی وہان سے بھیجدونگا اگر روپیہ چاہتی ہو مین وہی بھیجدونگا۔ میری مان بولی

مین روپیہ نہین چاہتی مین محنت مزدوری کرکے اپنے دن اچھی طرح کاٹ لیتی ہون
لیکن شہنشاہ پر تمہارا کچھ بھی اثر۔ پٹھان نے بات کاٹکر کہا ہان میرا اثر ہے
شہنشاہی دربار مین تمہارا جو کام ہو مین کرسکتا ہون میری مان نے کہا تو آپ
مہربانی کرکے کوشش کر دیجیگا کہ اس لڑکی کے باپ کی کچھ خبر معلوم ہو اور
جو خبر معلوم ہو میرے پاس بھیجدیجیگا۔ پٹھان نے اس امر کا وعدہ کیا میری مان کو
اوسنے کچھ نقد دینا چاہا مگر اوسنے انکار کیا اس وعدہ کے موافق پٹھان نے
کچھ شہنشاہی عہدہ دارون کو میرے باپ کی خبر دریافت کرنیکے لئے مقرر کیا
مگر کچھ فائدہ نہوا اس واقعہ کے چودہ برس بعد لوگون کو میرے باپ کی خبر ملی اور
میری مان کو اوسکی اطلاع کردی گئی میرے باپ دہلی مین تھے اونہون نے
اپنا نام ساسی سکھارا ابہشٹا چار چایدنگر ابھی رام سوامی رکھہ لیا تھا جب یہ خبر ہمارے
پاس پہنچی میری مان اس دنیا سے کوچ کرچکی تھی اگر جنت اس عورت کے حصہ
مین آسکتی ہے جسنے بغیر متبرک طریقہ اور مبارک رسمون کے شادی کرلی ہو
تو میری مان ضرور جنت مین جائیگی جب مینے اپنے باپ کی خبر پائی بنارس۔ مجھے
اچھا نمعلوم ہوا اب مان بھی زندہ نہ تھی یہ خیال کرکے روئے زمین پر باپ کے سوا
کوئی نہین ہے اور جب وہ دہلی مین ہے تو مین کیون بنارس مین رہون اپنے
باپ سے ملنے کو تنہا روانہ ہوئی۔ پہلے تو مجھے دیکھکر ناراض ہوئے مگر جب مین درد دل
سے روئی تو اونہون نے اپنی خدمت مین رہنے کی اجازت دی اونہون نے میرا
پہلا نام ماہرو بدلکر بالا رکھدیا مین بڑی جانفشانی سے باپ کی خدمت کرنے لگی
اس کام مین متواتر استقلال سے مین مصروف رہی اسکی محبت قایم رکھنے کی کوشش
مین یہ سب خدمتین بجالانے سے کوئی خود غرضی مقصود نتھی اصل مین اونکی
خدمت کرنے سے میرے دل کو خوشی حاصل ہوئی تھی مینے جان لیا تھا کہ اون
کے سو میرا کوئی نہین ہے مینے خیال کیا کہ اونکی خدمتگزاری کے سوا روئے زمین
پر میرے لئے کسی بات مین خوشی ہی نہین ہے خواہ میرے تعظیم و تکریم کرنے سے

یہ انسانی طبیعت کے کسی اور خاصے سے انکے دل مین بھی میری طرف سے محبت پیدا ہوگئی محبت بہتے دریا کے مثل ہے جتنا زیادہ بہتا ہے اوتنا ہی زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے جسوقت میرے پیارے شوہر قتل گاہ کی زمین پر قتل کا صدمہ اوٹھانے کو تھے اوسوقت مجھے معلوم ہوا کہ ان کو میری محبت سمندر کی تھاہ سے بھی زیادہ گہری تھی۔

ساتوان باب

بمالا کا باقی خط

کنورجی صاحب مین آپ سے ابھی عرض کرچکی کہ گڑھ مندران کی رہنے والی ایک غریب عورت میرے باپ سے حاملہ ہوگئی تھی اوسکی قسمت میری مان کی قسمت سے ایسی مشابہ تھی کہ گویا دونون کی ایک ہی قسمت تھی اسکے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی اور تھوڑے دنون کے بعد بیوہ ہو جانیکے سبب سے وہ بھی میری مان کیطرح مزدوری کرکے بسر کرنے لگی یہ کچھ فرض نہین کہ جو چیز پیدا ہو وہ اپنی اصل کے مشابہ بھی ہو نازک درخت پہاڑون پر پایا جاتا ہے تیرہ و تار کان مین سے جگمگاتے ہوئے جواہرات نکلتے ہین زمین پر شعاعین ڈالتے والا تارہ غریب عورت کے جھونپڑے پر بھی چمکتا ہے وہ بیوہ گڑھ مندران مین اعلیٰ عزتون کا نمونہ خیال کی گئی زمانہ عجیب وغریب امور پیدا کیا کرتا ہے اس بیوہ کی بدنامی کا داغ زمانہ سے مٹادیا اکثر لوگ یہ بات بھول گئے کہ اسکی لڑکی بالدامتی سے نہین پیدا ہوئی تھی بعض لوگون نے تو جانا ہی نہ تھا چند لوگون کے سوا غالباً قلعہ کا کوئی آدمی نہین جانتا تھا اور مین کیا بیان کرون وہ حسینہ وجمیلہ لڑکی تلوتما کی مان ہوئی جب تلوتما اپنی مان کے پیٹ تھی اوسی زمانہ مین میری زندگی کا وہ خاص ماجرا واقع ہوا جو تلوتما کی شادی ہی سے پیدا ہوا تھا انہین دنون مین ایک روز تمہارے باپ اپنے داماد کو جھونپڑے پاس [illegible] اوتھون نے اپنے کسی چیلے کیطرح داماد کو باہر ہی [illegible] ل مجھے اس والی زبانی معلوم

ہوا ہے جس روز سے میری شادی ہوئی تو جیسے ہی اوسپر میری نگاہ پڑی میرا دل میرے قابو مین نہ رہا وہ ہر روز میرے باپ کے پاس آتا تہا اور دیر تک ٹہرتا تہا بہت سے امور کے متعلق باتین کیا کرتا تہا میرے وجد مین آجانے والے کانون نے اون شیرین نغمون کو یاد کر لیا مینے اپنے تئین دل وجان سے اسکے ہاتہ بیچ ڈالا اپنا جسم اور اپنی جان دونون چیزین فروخت کر ڈالین اسنے بہی مجہے حقارت کی نگاہ سے نہین دیکہا خلاصہ یہ کہ ہم دونون ایک دوسرے کا خیال دل مین رکہنے لگے مینے اپنے دل کا حال اس سے بیان کر دیا اسکے چپکے چپکے باتین کرنے کا لہجہ چرخے کی آواز کیطرح ابتک میرے کانون مین بہرا ہوا ہے اگرچہ مینے اپنے دل کو سستا بیچ ڈالا مگر ماں کی کمبخت قسمت ابتک میرے دل کے لئے بہی موجود تہی مینے اس نا سفتہ موتی کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا جو میرے جہیز مین تہا یعنی اپنی بکارت نذر کرنا چاہے مگر اس طریقہ سے بہی اسکی آتش شوق سرد نہوئی جو ماجرا پیش آیا اوسکو میرے باپ بہی سمجھ گئے تہے مینے ایک روز اپنے باپ اور اپنے مالک کو آپس مین یہ باتین کرتے سن لیا میرے باپنے کہا بہلا اکو چہوڑ کر مین کہین نہین رہ سکتا لیکن اگر ہان وہ تمہاری بیاہتا بیوی ہوجائے تو مین تمہارے ساتہہ ہی رہونگا مگر تمہارا کچھ اور ارادہ ہو تو میری مالک نے بات کاٹکر کسیقدر برافروختگی کے ساتہہ کہا! حضرت بہلا مین شودر عورت کے ساتہہ کیسے شادی کر سکتا ہون میرے باپ نے طنز کی راہ سے کہا اور تم حرامی لڑکے کیساتہہ کیونکر شادی کر سکے۔ میرے مالک نے ذرا افسوس کر کے کہا جسوقت مینے اس سے شادی کی تہی اوسوقت یہ جانتا ہی نہ تہا کہ وہ ایسی ہے مگر اب اصل وحقیقت جان بوجہکر بہلا مین کیسے ایک شودر عورت کیساتہہ شادی کر سکتا ہون! علاوہ برین آپکی بڑی بیٹی کی ولادت اگرچہ ناجائز طور پر ہوئی مگر شودر نہ تہی میرے باپنے کہا غرض شادی سے انکار کرتے ہو اچہا تو اب میری ملاقات کو تمہارا یہان آنا نامناسب ہے تم کو جہونپڑے مین آنیکی ضرورت

تمہین ملاقات کے لئے مین خود تمہارے گھر پر چلا آیا کرونگا اوس روز سے اونہون
نے یکبارگی آنا چھوڑ دیا مین روز اونکے آنے کا بڑے شوق سے انتظار کیا کرتی تہی
مگر بیفائدہ شاید زیادہ صدمۂ مفارقت نہ اوٹہا سکنے کے باعث اونہون نے پیر آنا
شروع کیا اونکی مفارقت کے زمانہ مین مجھے معلوم ہوا کہ عاشق کسے کہتے ہین
اسیوجہ سے انکی پچھلی ملاقاتون کے زمانہ مین مینے قصد کرلیا کہ سابق کیطرح اب شرمناک
نہ رہا کرونگی۔ اسبات کو میرے باپ سمجھ گئے ایکدن مجھے بلایا اور کہا دیکھو مینے جوگیون
کیطرح زندگی بسر کرنا اختیار کرلیا ہے یہ نہین ہو سکتا کہ ہمیشہ تمہارے ہی ساتھ رہا
کرون مین سفر کو جانا چاہتا ہون جب مین تم کو چھوڑ جاؤن تو کہان جاؤگی اپنے
والد کی مفارقت کے خیال سے مین نے روکر کہا کہ آپ کیساتھ چلونگی اور یہ کہتے
ہی مجھے اپنے مالک کا خیال آگیا تو کہا یا اکیلی رہونگی جسطرح پہلے بنارس مین رہا
کرتی تہی میرے باپ نے جوابدیا نہین بالا مینے ایک عمدہ ترکیب سوچی ہے
جب مین جاؤنگا تو تمہارے لئے ایک بہت اچھی حفاظت کی جگہہ مہیا کردونگا
تم مہاراجہ مان سنگہ کی خادمہ بنکر رہنا مین چلا ہی صاحب مجھے چھوڑ نہ دیجئے
انہون نے جوابدیا نہین نہین ابہی تو مین کہین نہین جاتا ہون تم مان سنگہ
کے محل مین ابہی چلی جاؤ فی الحال مین یہین رہونگا اور ہر روز تم سے ملاکرونگا
گا تمہارے وہان رہنے کی طرف سے جب خاطر جمع کرلونگا تب اپنی ضرورت
کو کہین جاؤنگا اے کنور جی مین آپ کے گھر مین رہ چکی ہون اس طریقہ سے
میرے باپ نے مجھے اپنے داد اکے سامنے بیٹھا دیا۔ کیا اے کنور جی مین بہت
دنون تک آپ کے والد کے محل مین رہ چکی ہون مگر آپ اسبات کو نہین جانتے
ہین آپ اون دنون دس برس کے تہے اور اپنے محل مین اپنی والدہ کیپاس
رہا کرتے تہے یہ اوسی زمانہ کا ذکر ہے جب مین دہلی مین آپکی نئی سوتیلی ماں کی خدمت
مین مصروف تہی بیشمار عورتین پہولون کے ہار کیطرح مہارانی مان سنگہ کے گرد
رہا کرتی تہین آپ اپنی سوتیلی ماؤن کو جانتے ہین آپکو راجہ جودہپور کی رانی

ارمیلا یاد ہین مجہپر اونکی جو مہربانیان تہین اونہین کسطرح بیان کرون اونہون نے
مجہے سہیلی یا خادمہ نہین سمجہا اونہون نے مجہے ایک پیاری نگاہ سے دیکہا اونہین
کی پرورش سے مینے عمدہ تعلیم پائی یہ اونہین کی مہربانی تہی کہ مجہے کاڑہنا اور سینا
پرونا آگیا یہ اونہین سے خوش کرنیکے لیے مینے ناچنا اور گانا سیکہا لکہنا خود اونہون
نے مجہے سکہایا جو آپکی خدمتمین یہ چند سطرین لکہنے کے قابل ہوئی یہ ارمیلا رانی ہی
کی عنایتون کا صدقہ ہے ارمیلا رانی کے مہربانی کے ہاتہون سے مینے بہت اچہی
قسمت پائی اونہون نے مجہے راجہ صاحب سے ملایا اور اونکی نگاہ مین بہی ویسا
ہی پیار اپنا دیا جیسی کہ مین خود اونکی نگاہ مین تہی مینے گانے اور ناچنے مین کچھ
لیاقت پیدا کی تہی مہاراجہ میرا گانا اور ناچنا دیکہکر خوش ہوئے چاہے اسکا سبب
کچہہ ہو مگر وہ مجہے اس نظر سے دیکہتے تہے گویا مین اونکے خاص خاندان سے
تعلق رکہتی ہون میرے باپ اکثر مہاراجہ صاحب کی ملاقات کو آیا کرتے تہے
اور مہاراجہ صاحب انکی تعظیم کرتے تہے رانی صاحبہ کیا تہین بہت خوش تہی
فقط اسباب کا مجہے البتہ غم تہا کہ وہ شخص جسکے لئے اپنی عزت کے سوا ہر چیز
دینے کے لئے راضی تہی اوسکو ایک مدت سے نہین دیکہا تہا اسنے اپنے دل کو
کیا مجہے بہلا دیا تہا نہین کنورجی! آپ اوس سہیلی کو جانتے ہین جسکا نام اشمنی
تہا بیشک جانتے ہونگے مینے اشمنی سے دوستی پیدا کی اپنے شوہر کی خبر لانیکے
لئے مینے اشمنی کے ہاتہ انہین خط بہیجا اونہون نے جواب لکہا یونہی دن
دن گذرے جدائی کے زمانہ مین اسطرح ہمنے آپسمین ملاقاتین کین۔
اس طریقہ پر تین برس گذر گئے اتنی بڑی مفارقت کے بعد بہی جب ہم مین سے
ایک دوسرے کو بہی نہ بہولا تو ہم سمجہ گئے کہ ہمارا عشق ہوا کے مثل نہین ہے
بلکہ کنول کیطرح اسکی جڑ بہت گہری ہے مجہے یہ نہین معلوم کہ کیون مگر آخر یہ ہوا کہ
میرے مالک کے ہاتہ سے میرا بیاہ رہا اسنے ایکروز ساری باتین ہاتہ سے لکہ دین مین
اپنے کمرہ مین اکیلی سو رہی تہی ناگہان چونک کر دہندلی روشنی مین کیا دیکہتی ہون

کہ میرے سرہانے کوئی شخص کھڑا ہوا ہے یہ شیرین آواز میرے کان مین آئی میری جان ڈرو نہین
مین ہی تمہارا عاشق ہون مین کیا جواب دیتی۔ تین برس کے بعد ملکر مین سب باتین بھول
گئی تہی مینے گلے مین ہاتہہ ڈالدئے اور رونے لگی جب بولنے کی طاقت آئی مینے پوچہا محل مین
تم کیونکر آئے اونہون نے کہا اشمنی سے پوچہو بہشتی کا بہیس بدلکر اسکے ساتہہ مین محل مین
داخل ہوا مینے پوچہا تو اب کیا کرین اونہون نے کہا کیون تمہارا کیا مطلب ہے مینے دل مین
سوچا کہ مجہے کیا کرنا چاہئے کیا تدبیر کرون میرا خیال اسطرف گیا کہ اگر کوئی راجپوت مل جائے
یہی خیال مین تہی کہ ناگہان کمرہ کا دروازہ کہلا اور مہاراجہ مان سنگہ سامنے آکر کہڑے ہو گئے
اب تفصیل کی کیا ضرورت ہے میرے مالک قید کرلئے گئے مہاراجہ مان سنگہ نے ارادہ ظاہر
کیا کہ مین انہین قانونی سزا دونگا شاید آپ سمجہ سکتے ہین کہ اس سے مجہپر کیا گذری مین مہارانی
امیلا کے قدمون پر گرپڑی تکلیف وہ امر کہدیا جو کہنے کے لائق نہ تہا سارے گناہون کا بوجہ
مینے اپنے سر پر لیلیا اپنے باپ سے ملکر مین اونکے قدمون پر بہی گری مہاراجہ انکی تعظیم کرتے
تہے وہ اپنا گرو سمجہکر اپنا ادب کرتے تہے مینے خیال کیا کہ ان کے کہنے سے وہ بیشک راضی
ہوجائینگے مینے یاد دلایا کہ اپنی بڑی بیٹی کی تقدیر کا خیال کیجئے مین خیال کرتی ہون کہ مہاراجہ
سے وہ کچہہ مشورہ کرچکے تہے میری درخواستون کیجانب سے انہون نے اپنے کان بہرے
کرلئے اور غضبناک ہوکر کہا کہ کمبخت تو نے یکبارگی شرم کو خیرباد کہدیا مہارانی ارمیلا نے
مہاراجہ کیخدمت مین میری حمایت کی نظر بہت سفارش کی اونہون نے جوابدیا مین چور کو معاف
کرسکتا ہون اگر بالا کیساتہہ شادی کرنیکو راضی ہوجائے جب مین مہاراجہ کی غرض سمجہی تو مینے
اپنے تئین تسلی دی اس امر کی خواہش کی گئی تو میرے مالک نے نہایت غصہ مین
آکر کہا مین ہمیشہ قید کی حالت مین رہونگا مین اپنی جان دونگا اور شودر کی لڑکی کے
ساتہہ ہرگز شادی کرونگا آپ ہندو ہوکر کیون ایسی درخواست کرتے ہین مہاراجہ نے
جوابدیا جب مینے خود اپنی بہن شہزادہ سلیم کے نکاح مین دیدی تو کون تعجب کی بات ہے
اگر ایک برہمن کی بیٹی کیساتہہ شادی کرلینے کی تم سے خواہش کرونگی میرے مالک نہین ہوئے
اونہون نے کہا مہاراج جو کچہہ ہونا تہا ہوا براہ عنایت مجہے چہوڑ دیجئے مین پہر کبہی بالا کا نام

بھی نہ ہوگا مہاراجہ نے جواب دیا تم اپنے گناہ کا کیا کفارہ دیتے ہو تم چنچلا کو چھوڑ دوگے تو
دوسرا بھی اوسے بعزت سمجھکر نہ قبول کریگا اسپر بھی وہ مستقل رہے آخر کار جب قید مین
رہنے کی ذلت کی مصیبتین نہ برداشت کیجا سکین وہ ہم سے راضی ہوگئے اور کہا اگر
بالا سہیلیون کیطرح رہنے پر راضی ہو وہ اگر زندگی بہر اس شادی کی مجھے یاد نہ دلائے
اگر وہ میری بیاہتا بی بی بننے کی کبھی کوشش نکرے تو مین ایک شودر لڑکی کیساتھ
شادی کرسکتا ہون اور جو نہین تو ہرگز نہین فوراً ان سب باتون پر مین راضی ہوگئی
مینے دولت اور نام مین سے ذرا بھی خواہش نہین کی مین تو فقط اپنے مالک کے
نام کی دیوانی تھی میرے والد اور مہاراجہ دونون راضی ہوگئے اور مین ایک سہیلی
کی وضع مین اپنے شوہر کے گھر آئی میرے شوہر نے مجبور ہوکر میرے ساتھ شادی کی
تھی کون ہے جو اسطرح شادی کرینگے بعد اپنی بیوی کو محبت کیساتھ رکھیگا مین شادی
کے بعد اپنے شوہر کی آنکھہ مین کھٹکنے لگی اور اونکی ساگلی محبت یکبارگی جاتی رہی وہ تمام
بیعزتیان یاد کرکے جو مان سنگ کے ہاتھہ سے انہین اوٹھانی پڑی تھین وہ میری طرف
بہت کم متوجہ ہوئے انکی اہانت کرنیکو بھی مینے محبت خیال کیا اسیطرح زمانہ گذر گیا مگر
ان سب باتون کے بیان کرنے سے کیا حاصل مینے خاص اپنی سرگذشت کے سوا
اور کچھہ بیان نہین کیا کچھہ دنون بعد اپنے شوہر کے دل مین مینے پہر محبت پیدا کرلی مگر اب
تک انبیر کے راجہ کیطرف سے کچھہ کدورت ان کے دل مین باقی تھی تقدیر مین یہی لکھا
تھا ورنہ سب معاملات کیون واقع ہوتے مگر جو مجھے کرنا تھا کرچکی یہ جو کچھہ لکھا ہے
صرف وعدہ پورا کرنیکے لئے نہین ہے بہت لوگون کا خیال ہے کہ مین والی گڑہ مندران
کے گھر مین رہی اور اپنی عزت برباد کی جب مین باقی نہ رہونگی آپ میری عزت سے
بدنامی کا دھبہ دہوئینگے اسی خیال نے مجھے اس خط کے لکھنے کی تحریک کی اس خط مین
مینے وہی سرگذشت بیان کی جو خاص مجھسے متعلق تھی مینے اسکا حال ایک جگہہ بہی
نہین بیان کیا جسکے لئے آپ پریشان ہو رہے ہین آپ یہ خیال کرلیجئے کہ اوسکا نام صفحہ
دنیا سے اوٹھا دیا گیا مہربانی کرکے اس بات کو بھول جائیے کہ تلوتما نے دنیا مین کبھی

سانس ہی لی تہی اس خط کو پڑہکر عثمانخان نے کہا مائی تم نے میری جان بچائی ہے مین اوسکا معاوضہ کرونگا بمالا نے ایک آہ سرد بہر کر کہا! افسوس اب آپ میرے لیئے کیا کر سکتے ہین ؟ ہان فقط ایک امر۔

عثمانخان ۔ مین بسروچشم بجالاؤن گا۔

بمالا کی آنکہین روشن ہو گئین اور بولی عثمانخان آپ کیا کہتے ہین اس جلے ہوئے دل کو آپ کیون دہوکے مین ڈالتے ہین عثمانخان نے اپنی اونگلی سے ایک انگوٹہی اوتار کر کہا اسکو لو دو ایکدن مین تو کچہہ نہین ہو سکتا قتلوخان کی سالگرہ ہونیوالی ہے وہ عیش و عشرت کا دن ہوگا دربان خوشی مین مست ہو جائینگے اوس رات کو مین تمہین آزاد کر دونگا آدہی رات کو محلسرا کے پہاٹک پر آنا وہان اگر کوئی شخص اس انگوٹہی کی ایسی دوسری انگوٹہی دکہائے تو اوسکے ہمراہ باہر چلی آنا مجہے امید ہے کہ بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے بہاگ سکوگی مگر یہ سب خدا کی مرضی پر منحصر ہے بمالا نے چیخکر کہا ایشور تم پر دیا کرے بس اور مین کیا کہون اسکی آواز بلند ہو گئی اس سے زیادہ اور کچہہ نہ کہا گیا بمالا دعا دیکر رخصت ہونیکو تہی کہ عثمانخان نے کہا ایک بات مین تمہین سمجہائے دیتا ہون اکیلی آنا اگر کسی اور کو ساتہہ لوگی تو تمہارا کام نہین نکلیگا بلکہ تمہین خطرہ ہے بمالا سمجہہ گئی کہ عثمانخان تلوتما کو ساتہہ لینے سے منع کرتا ہے اسنے اپنے دل مین خیال کیا اچہا اگر ہم دونون نجائینگے تو تلوتما اکیلی چلی جائیگی اسکے بعد عثمانخان سے رخصت ہوئی

آٹہوان باب

صحت

زمانہ بہاگا جاتا ہے تمہین جو کچہہ کرنا ہو کرلو زمانہ بہاگے جائیگا اور نہ زمانہ ٹہرنیگا چاہے تم جس حال مین ہو زمانہ بہاگے جائیگا اور اسکے لیجانیوالے نہ ٹہرینگے اے دہرتوان غربت کیا تمہین آندہی پانی سے بڑا سابقہ پڑا ہے کیا بادل تمہارے سر پر زور شور سے گرج رہے ہین کیا تم پانی مین تر بتر ہو رہے ہو کیا تمہارے آفت رسیدہ بدن کو اولون نے بیدم کر دیا ہے

اپنا نشانہ بنا لیا ہے اے دوست ذرا صبر کرو یہ دن بھی چلا جائیگا اور نہین ٹھہریگا تھوڑا
انتظار کرو یہ منحوس دن بھی گذر جائیگا ایک اچھا دن آنیوالا ہے آفتاب پھر طلوع
کریگا تم منتظر رہو کس کے دن نہین جاتے ہین کسکے دن ہمیشہ اسکی عیش و عشرت
قایم رکھنے کے لیئے ٹھہر گئے پھر شیخی نکالنیکے دن نہین جاتے ہین تلوتما خاک ہو رہی
رہی ہے اس حال مین بھی دن چلے جائینگے اپنے شوہر کے خون کا بدلہ لینے کے
خیال نے بملا کے دل مین گھر کر لیا ہے اور اس خیال کے سانپ نے اپنی ذات
سے اوسکے رگ و ریشے مین اپنا زہر پلا دیا ہے اس سانپ کے کاٹنے کے بعد کی ایک
گھڑی بھی برداشت کے قابل نہین ہوتی ہے خیال کرو کہ کتنی گھڑیون کا ایک دن
ہوتا ہے ابھی تک بملا کے برے دن نہین گئے فتحمند قتلو خان عیش و عشرت کی گود
مین آرام کر رہا ہے اسکے دن خوشی مین گذر رہے ہین مگر وہ بھی گذرتے جاتے ہین
اور ٹھہرنیوالے نہین ہین جگت سنگھ بستر بیماری پر پڑا ہوا ہے کون نہین جانتا کہ
بیمارون کا زمانہ کسقدر سست قدم اوٹھا کر چلتا ہے مگر اس حال مین بھی کچھ دن
گذر گئے ہین رفتہ رفتہ جگت سنگھ اچھا ہونے لگا کنور جی موت کے پنجون سے
چھوٹکر روز بروز سنبھلنے لگے پہلے اونکے بدن کے زخم اچھے ہو گئے اسکے بعد طاقت
آگئی اور جو جو طاقت آتی گئی وہ وہ فکر بڑھتی گئی اون کا پہلا خیال تو تلوتما کیطرف سے
بو جو زیادہ سنبھلے وہ وہ پھر آنے جانیوالے سے بیتاب دل کیساتھ تلوتما کے حالات
پوچھنے لگے مگر کسی نے قابل اطمینان جواب نہین دیا عایشہ جانتی نہین ہے عثمان خان
کہتا نہین ہے نوکر اور سہیلیان یا تو جانتی نہین ہین یا ممانعت کے باعث کہتی نہین
ہین کچھو نا کنور جی کے حق مین کانٹون کا بچھونا تھا کنور جی کو جو دوسرا خیال آیا اس
نے انہین آیندہ حالات کیطرف متوجہ کیا ہوگا اس سوال کا ٹھیک جواب کون
دے سکتا ہے کنور جی نے دیکھا کہ وہ قیدی ہین عایشہ اور عثمان خان کی مہربانی
سے قیدخانہ کے عوض وہ ایک خوب آراستہ اور خوشبو سے مہکتے ہوئے کمرہ مین
رہتے تھے نوکر اور سہیلیان انکی خدمت کرتی تھین مانگنے سے پہلے ہی انکے لئے ہر چیز

تیار رہتی تہی۔ کسی بہن سے بہی زیادہ انکی خدمت گذاری کرتی تہی باوجود اسکے دروازہ
پر ایک دربان بہرے کو معین تہا کنورجی کی یہ حالت نظر آتی تہی جیسے کوئی پنچہ یا سونے کے
پنجہرے مین بند کی گئی ہو اور اوسے بہت عمدہ دانہ اور نہایت شیرین پانی دیا جاتا ہو
کب وہ رہائی پاینگے و رہائی پانیکی ابتک کیا صورت تہی انکی خوبی ان دلون کہان تہی
اپنے افسر سے مایوس ہوکر وہ کس حال مین رہتی ہے کنورجی کا خیال عایشہ کی قدر
منزلت کے متعلق بتایہ دلفریب اور دلربا عورت یہ مجسم مہربانی کیصورت اور نیکی کی
صورت کیونکہ اس کرہ خاک پر اوتر آئی جگت سنگہ تے دیکہا کہ عایشہ نہ آرام جانتی ہی
نہ تہکنا جانتی ہے اور نہ غفلت جانتی ہے وہ برابر انہین کی خدمتگذاری مین مشغول رہتی
ہے اوس زمانہ تک جبتک کنورجی بیمار رہے روز صبح کیوقت نئے طلوع کئے ہوئے
آفتاب کیطرح اسے وہ ایک گلدستہ ہاتہہ مین لئے ہوئے پیارے چال سے آتے ہوئے
دیکہتے رہے کنورجی روز دیکہتے تہے اسوقت سے غسل کرنے اور ناشتہ کرنیکے معمولی وقت
تک وہ انہین کے کمرہ مین رہتی تہی اور بعد کو چلی جاتی اور ضروریات کے کامون سے
فراغت کرکے چلی آتی تہی اور اسوقت سے سوا تہوڑی دیر کے لئے بعض ضروری
کامون مین مشغول ہوجانے کے جبتک بیگم صاحب کسی سہیلی کے ہاتہہ بلا نہ بہیجین انہین
کی خدمت مین رہتی تہی کون شخص بستر بیماری پر نہین پڑا ہے لیکن اگر کسیکی قسمت مین ہو
کہ ایک نورانی صورت کی لڑکی سرہانے بیٹہکر اسکی خدمت کرے اور اپنے سوسن کے ایسے
نازک ہاتہون سے پنکہا جہلے تو وہ اقرار کریگا کہ بیماری کوئی ناگوار چیز نہین ہے رہی اس قصہ
کے ناظرین جگت سنگہ کیطرح آپ اپنی صورت کو بشاش بنانا چاہتے ہین اچہا تو اپنے خیال
مین آپ انکے بستر بیماری پر لیٹ جائیے آپکا دل سخت مصیبت کی تکلیف اوٹہا رہا ہو
دشمنون کے ہاتہہ مین اپنے تئین مقید خیال کرکے اسکے بعد خیال کیجئے کہ بڑی دولتمندی
سے آراستہ کیا نہایت نازک طور پر ٹہنڈا اور مہکتا ہوا کمرہ ہے اپنی نگاہ دروازہ کیطرف
لگائیے ناگہان آپ کے چہرہ سے خوشی کے آثار نمایان ہونے لگتے ہین اسطرف سے
کوئی آتا ہے جو اوس دشمنی کے مکان مین آپکو اس نگاہ سے دیکہتا ہے جیسے کوئی

بھائی کو دیکھے وہ ایک عورت ہے نوجوان عورت نہین ایک خوب اچھی طرح کنول کا پھول دور پڑے ہوئے آپ نظر جمائے اسے دیکھ رہے ہین۔ دیکھئے اس صورت مین کیا حسن و جمال ہے قد کچھ یون ہی لمبا اور سب عضو اسی کے مناسب بالکل ایک دیوی حسین دیویون کے سب اوصاف موجود ہین بالکل ایک بادشاہزادی جسمین دیبی تقدس کی پوری آب و تاب موجود ہے دیکھئے اپنی رفتار مین کیسی صاحب جمال معلوم ہوتی ہے آپنے ہاتھی کی چال کا تذکرہ سنا ہے وہ کیا چیز ہاں ہنس کے چلنے کا حال آپ سن چلے ہین اس لڑکی کی چال کو دیکھئے آواز کے نغمے سے موسیقی کی کتنین نکلتی ہین آپ کا دل اوسکی رفتار کی آواز کو یاد کرلیتا ہے دیکھئے اسکے ہاتھ مین گلدستہ ہے آپ دیکھتے ہین کہ اسکے ہاتھون کی بے انتہا چمک کے آگے ماند پڑگئی ہے آپ کی آنکھین پلک جھپکانا کیون بھول گئین آپ اسکے گلے کا دلربا انداز دیکھتے ہین! آپ دیکھتے ہین کہ اسکی سنگ مرمر کی ایسی گردن پر کالے بالون کی پیچدار لٹین کس خوبصورتی سے پڑی ہوئی ہین آپ دیکھتے ہین کہ کس پیاری ادا سے اسکے جھمکے جھول رہی ہین نہایت ہی خوشنمائی سے اسکے سر کا جھکانا آپنے دیکھا یہ فقط اسکے قد کی ایک خفیف درازی کے باعث سے ہے آپ اسقدر گھور کے کیون دیکھتے ہین عائشہ اپنے دل مین کیا خیال کریگی جتنے دنون تک جگت سنگھ کی بیماری کی خدمت اور خبرگیری کی محتاج تھی روز بلا ناغہ اسکی تیمارداری مین مشغول رہی جوجو کنور جی اچھے ہوتے گئے وہ وہ عائشہ کا ملاقات کے لئے آنا کم ہوتا گیا اور جب وہ بالکل اچھے ہوگئے تو کبھی اتفاقاً ہی اوسکے پاس آگئی ایک بہت بڑے وقفے کے بعد صرف دو تین مرتبہ ملنے کو آجاتی تھی اور جب آتی عثمان خان کو ہمراہ لئے آتی جسطرح جاڑے کے موسم مین کسی کانپتے شخص کے بدن پر سے آفتاب آہستہ ہٹاتا ہے اور دیر لگاتا ہے اسیطرح جب جگت سنگھ اچھا ہوگیا تب عائشہ غائب ہوگئی ایک رات شام کیوقت کنور جی برجی کی راہ سے قلعہ کے اسطرف دیکھ رہے تھے لوگ اپنے کام یا خوشی مین مشغول ہوکر اپنے رہنے ٹھکانے کو جارہے تھے کنور جی غمگینی کیساتھ اپنی اور اون کی قسمتون

کا مقابلہ کرنے لگے ایک مقام پر کچھ لوگ کسی شخص یا کسی چیز کے گرد حلقہ باندہے کہڑے تہے کنور جی کی تدا اودہر جا پڑی اونہون نے خیال کیا کہ یہ لوگ کسی کہیل تماشے مین مشغول ہین اور بڑی توجہ سے کچھ سن رہے ہین جو شخص یا چیز بیچ مین تہی اسے کنور جی نہ دیکہہ سکے پہلے انہین تعجب معلوم ہوا تہوڑی دیر بعد سننے والے چلے گئے اور کنور جی کی حیرت جاتی رہی انہون نے دیکہا کہ ایک شخص چند پتون سے جو پوتہی کے مشابہ تہے کچھ پڑہکر لوگون کو سنا رہا ہے پڑہنے والے کی صورت دیکہکر کنور جی کو بہر حیرت ہوگئی اسکا قد انسان کے قد کے برابر یا کسی متوسط درجہ کی بلندی کے اُس تاڑ کے درخت کی برابر ہوگا جسکو آسمان کی آگ نے نقصان پہنچا دیا ہو اور پتے کٹ کر گر گئے ہون وہ شخص اتنا ہی لمبا اور چوڑا تہا مگر تاڑ کے درخت پر اسکی ہی بڑی بہادری سونڈ کے برابر ناک۔ نہین لدی ہوئی تہی۔ اسکی شکل اس وضع کی واقع ہوئی تہی جیسے ایک لمبے ٹکڑے پر اسکی صورت بنی ہوئی تہی کنور جی اسکے ہاتہہ اور سر اور لمبی ناک کی طرح طرح کی وضع جن چیزون کو پڑہنے کیساتہہ حرکت ہوتی تہی دیکہنے لگے اور عثمانخان نے کہا کنور جی صاحب کہڑکی مین سے کس چیز کو غور کی ساتہہ دیکہہ رہے ہین کنور جی بولے بوا بدبا الکہی کے کندے کی ایسی چیز ہے اسکا جی چاہے تو آپ بہی دیکہیے عثمانخان [illegible] شخص کو دیکہکر کہا کنور جی صاحب کیا اس شخص کو آپ نے پہلے نہین دیکہا ہے۔

کنور جی۔ نہین۔

عثمانخان۔ جناب یہ آپ کے برہمنون مین کا ایک شخص ہے اسکی باتین بڑے مزے کی ہوتی ہین مینے اسکو گڑہ مندران مین دیکہا تہا کنور جی کو زیادہ فکر ہوگئی یہ گڑہ مندران مین تہا؟ یہ کیا تلوتما کا کچھ حال بیان نہ کرسکیگا ذرا گہبراہٹ کیساتہہ اونہون نے پوچہا صاحب اسکا نام کیا ہے عثمان خان نے تہوڑی دیر تک غور کرکے کہا اسکا نام زبان پر لانا ذرا مشکل ہے وہ آسانی سے ذہن مین نہین آتا۔ گنا پت نہین۔ گنا پتی۔؟ گیاپت گیا پتی؟ اور کیا۔

کنورجی ۔ گیاپتی یہ تو بنگالی نام نہین ہے۔ حالانکہ مین دیکھتا ہون وہ اسی ملک کا باشندہ ہے۔
عثمانخان ۔ صحیح ا یہ بنگالی ہی ہے۔ بھٹاچارجیا ہے۔ اسنے کچھہ خطاب پایا ہے۔ علم ۔ علم ۔ اور کیا ۔
کنورجی۔ نہین صاحب بنگالی خطابون مین علم کا لفظ کبھی نہین ہوتا ہے علم کی بنگالی ودیا ہے اسکا خطاب ودیا بھوشن یا ودیا بگشن ہوگا ۔
عثمانخان ۔ ہان ہان ودیا۔ اور کچھہ اور ٹہیرو ۔ بنگالی زبان مین ہاتی کو کیا کہتے ہین
کنورجی۔ ہستی ۔
عثمانخان ۔ اور کیا ۔
کنورجی۔ کری ۔ ونتی ۔ درنا۔ ناگا۔ گیا ۔
عثمانخان ۔ ہان یہی ہے اس شخص کا نام گیاپتی ودیا وگیا ہے ۔
کنورجی ۔ ودیا دگیا۔ عمر بہر مین جتنے خطاب سنے ہین اون سب سے عجیب! سوا اسکے نام کی کوئی چیز اس خطاب کے مقابل نہین ہوسکتی حیرت کی سبب اس شخص سے بات کرنیکو میرا دل نہین چاہتا ہے ۔ عثمانخان نے گیاپتی کی گفتگو بہی کچھہ تھوڑی دیر سنی تہی اور اسمین کچھہ مضائقہ نہ دیکھا کہ کنورجی اسکے ساتھہ باتین کرین اسوجہ سے اسنے جواب دیا کچھہ مضائقہ نہین ۔ اسکے بعد دونون ایک کمرہ مین چلے گئے اور ایک نوکر کے ہاتھہ گیاپتی کو بلا بہیجا ۔

نوان باب

دگیا کی زبانی خبرین

نوکر گیاپتی ودیا دگیا کو ہمراہ لیکر آیا تو کنورجی نے پوچھا صاحب آپ برہمن ہین دگیا نے اپنے ہاتہہ کو ہلا کر کہا ۔ (عبارت شاستری) جس زمانہ دراز سے دیوتاؤن نے اپنے رہنے کیلئے ہمالیہ پہاڑ کو منتخب کرلیا جس مدت مدید سے دنیاوی کرتے کو دریائے گنگا شاداب کرتا ہے اس عالم ناپائیدار مین کوئی حقیقی امر ہے

تو سسریکا گہر ہے جگت سنگہ کو بے اختیار ہنسی آنا چاہتی تہی مگر انہون نے
ضبط کر لیا اور سر جہکا لیا گیا پتی نے دعا دی کہ مہابت بابو پرخان دیا کرے کنور جی
نے کہا مین مسلمان نہین ہون مین تو ہندو ہون دگیا نے دل مین کہا دغاباز
بیشک یہ مسلمان ہے فقط مجہے دہوکا دینا چاہتا ہے اسمین اسکی کچہہ غرض ہے
ورنہ مجہے بلاتا ہی کیون اسنے غمگین ہوکر اور کانپ کر کہا مہابت خان بابو
مین آپ کو جانتا ہون آپ کی روٹیون پر جیتا ہون میرے ساتہہ برا سلوک
نہ کیجیئے مین بڑی عاجزی سے عرض کرتا ہون صاحب مین آپ کا زرخرید
غلام ہون جگت سنگہ ذرا تامل کرکے بولا مہاراج آپ برہمن ہین اور مین
راجپوت ہون میرے ساتہہ یہ باتین مناسب نہین ہین آپ کا نام گیا پتی وِدیا دگیا
ہے برہمن نے دل مین کہا ہان دیکہو یہ میرا نام جاننا چاہتا ہے پرمیشر جانے کہ یہ
مجہپر کیا مصیبت ڈالیگا اور پہر دونون ہاتہہ جوڑکر چلایا مہابت شیخ جی مجہپر رحم
کیجیئے مین غریب آدمی ہون اور ہاتہہ جوڑکر آپ کے سامنے التجا کرتا ہون۔
برہمن کو نہایت خوفزدہ دیکہکر جگت سنگہ سمجہہ گیا کہ ممکن ہی نہین کہ میری
غرض کے مطابق یہ پوریطرح جواب دے اس خیال سے اوسکو اور باتون
مین لگا نیکے لیئے اوسنے پوچہا یہ آپ کے ہاتہہ مین کونسی پوتہی ہے۔
برہمن۔ مانک پیر تصنیف ہے جو آپکی خوشی ہو سرکار۔
جگت سنگہ۔ تم برہمن ہوکر مانک پیر کی تصنیف لائے ہو۔
برہمن۔ ہان ہان کسی زمانہ مین مین برہمن تہا مگر اب نہین ہون۔
جگت سنگہ۔ ہان۔
کنور جی یک بیک متعجب اور برافروختہ ہوگئے اور کہا تم کیا کہتے ہو کیا تم گڑہ مندارن
مین رہتے ہو۔ دگیا نے دل مین کہا ارے موت آئی۔ عذاب!! اسے یہی
معلوم ہوگیا کہ مین رندہیر سنگہ کے قلعہ مین رہتا تہا! یہ میرے ساتہہ کبہی وہی
کریگا جو رندہیر سنگہ کے ساتہہ کیا تہا برہمن کے آنسو جاری ہوگئے دگیا نے زور

زور سے اپنے ہاتھہ ملکر چلاکر کہا مہابت خان صاحب مجھپر رحم کیجیے مین منت کرکے کہتا ہون مجھے مارئے نہین مین آپ کا غلام ہون۔

کنورجی۔ تم اپنے ہوش و حواس مین رہو۔

برہمن۔ ہان سرکار مین آپکا غلام ہون حضور مین بالکل آپکا بندہ ہون مگر نگت سنگرلی دگیا کی دلجمعی کیلئے کہا مہاراج ڈرئے نہین براہ عنایت اپنی کتاب مین سے ہمین کچھہ پڑھکر سنائیے برہمن گانے کے طریقہ پر اپنی پوتھی کو پڑھنے لگا اسکی آنکھین آنسوؤن سے نم آواز تھمانے کے قابل نہتی اسیطرح چلانے کے قابل نہتی جسطرح نانک کا دو لڑکا گاتا ہو جبکی تھوڑی دیر ہوئی ماںک نے گوشمالی کی ہو جب تھوڑی دیر پڑھ چکا کنورجی نے کہا برہمن ہوکر تم مانک پیر کی کتاب کیون پڑھتے ہو برہمن نے گانے سے ٹہر کر کہا مین ابہی نیا مرید ہوا ہون

کنورجی نے پوچھا اسکا کیا مطلب ہے۔

گیاپتی۔ جب مسلمان بالو قلعہ مین داخل ہوئے تب اونہون نے مجھے کہا آؤ برہمن ہم تمہاری ذات خراب کرینگے اسکے بعد مجھے کھینچ لے گئے اور مرغ پلاؤ کھانے پر مجبور کیا۔

کنورجی۔ پلاؤ کیا۔

گیاپتی۔ دھوپ مین سکھائے اور گھی مین پکائے ہوئے چانول۔

کنورجی دگیا کا مطلب سمجھ گئے کہ پلاؤ کو کہتا ہے۔ اور کہا۔ ہان آگے بیان کرو۔

دگیا۔ تب اونہون نے مجھسے کہا پڑھو کلمہ۔

کنورجی کلمہ ہان پھر۔

دگیا۔ تب اونہون نے کہا قسم ہے تم مسلمان ہوگئے جب سے مین مسلمان ہون کنورجی نے یہان پر اٹھ کر پوچھا قلعہ کے اور لوگون کا کیا حال ہے۔

دگیا۔ اور سب برہمنون کا حال بہی میرا سا ہے۔

کنورجی نے اپنی نظر عثمان خان پر گاڑدی اون کے اس سکوت اور برتاؤ کو سمجھکر عثمان خان نے کنورجی سے کہا اسمین مضائقہ ہی کیا ہے گو یقین ہے کہ اسلام ہی ایک سچا دین ہے اور اس کو پہیلانا چاہیے کسی طریقہ سے ہوگو دنہین سمجھتے ہین بلکہ اوسمین ثواب کے امیدوار ہوتے ہین

مسلمانون کا مذہبی کلمہ ہے دگیا اسکو کلمہ کہتا ہے بنگالی اردو ان دونون کا نام مروج ہے۔

بے اسکے کہ کنورجی عثمانخان کو کچھ جواب دے کہنے لگے مہاراج ودیادگیا۔

دگیا۔ آپ کی مرضی ہو تو اب شیخ دگیا کہئے

کنورجی۔ بہت اچھا مہاراج شیخ دگیا قلعہ کے کسی اور رہنے والے کا حال کچھ آپ جانتے ہین کنورجی کی غرض سمجھکر عثمانخان تشویش میں پڑگیا۔

دگیا۔ ابھی رام سوامی بھاگ گئے ہین۔

کنورجی دل مین سوچے کہ اگر مین کچھ دریافت کرنا چاہونگا تو ضرور یہ ٹھیک ٹھیک بتادیگا۔ انہون نے پوچھا رنبیر سنگھ کا کیا حال ہوا برہمن نے جوابدیا نواب صاحب نے اونہین مروادیا کنورجی کا چہرہ سرخ ہو گیا انہون نے عثمانخان سے کہا مجھے آپسے ایک بات دریافت کرنیکی اجازت ہے یہ امر آپ کی رائے سے کیا گیا تھا۔

عثمانخان۔ نہین میری رائے کے خلاف تھا۔

کنورجی نے کچھ دیر تامل کیا عثمانخان نے موقع پاکر دگیا سے کہا اب تم جاؤ دگیا اوٹھکر جانیکو تھا کہ کنورجی نے اسکا ہاتھ پکڑکر روک لیا اور کہا ایک بات اور ہے بالا کہان ہے برہمن ایک آہ بھرکر چلایا اور کہا وہ نواب صاحب کی حرم ہے کنورجی نے برہمن کا ہاتھ اس مضبوطی سے پکڑا کہ اوسکو سوا ٹھیرنیکے کچھ چارہ نہ تھا اونہون نے کہا تھوڑی دیر اور ٹھیرو ایک بات اور باقی ہے جو کچھ پوچھنا تھا پوچھ چکا اسوقت کنورجی کی آنکھین شعلے کیطرح بھڑکنے لگین ایک بات اور تلوتما برہمن نے جوابدیا تلوتما بھی اب نواب صاحب کی حرم ہے اور وہ دونون امن وامان مین ہین اور بڑی دلجمعی سے رہتی ہین برہمن کا ہاتھ کنورجی نے جھٹک کر چھوڑدیا وہ اپنی خوش قسمتی سمجھکر سر پر پانون رکھکر بھاگا عثمانخان شرمندہ تھا اسنے نیچی آواز سے کہا مین فقط ایک افسر ہون کنورجی نے کہا آپ شیطانون کے افسر ہین۔

دسوان باب

اے پیاری صورت دل سے نکلجا

اس امر کے بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہین کہ اس رات جگت سنگھ کی آنکھ تک نہین جھپکی اسکا بچھونا پھولون سے بھرا ہوا تھا اسکا دل رنج اور تکلیف سے جلا کیا وہ تلوتما جسکا بیشتر یہ

تال رہا کہ اسکے مر جانے سے جگت سنگھ پر ناقابل برداشت مصیبت پڑ جاتی وہی تلوتما ابتک زندہ بچ گئی بس صرف یہ بات تھی جسکا جگت سنگھ کو افسوس ہوا ایسا کیون ہوا تلوتما ابتک زندہ رہی۔ وہ نازک پھول وہ پریوش شیرین ادا وہ نازنین وہ صورت جو جگت سنگھ جسطرف دیکھتا ہے نظر آجاتی ہے ایسی صورت کو قبر چھپا لیگی یہ دنیا۔ یہ وسیع دنیا اس صورت کا کچھ نشان بہی باقی رکھیگی اسے جانکر ناقابل برداشت کئے جانیکے قابل گھڑی۔ جگت سنگھ کی آنکھین اشک برساتی ہین جسطرح اشجار عرب گوند برساتے ہین جو دوا مین پڑتا ہی اسوقت ناخدا ترس قتلو خان کے عیش و عشرت کے کمرے کا خیال اسکے سینہ مین مشتعل ہو جاتا ہے وہ اس نازک صورت کو اس بدکردار کی گود مین دیکھتا ہے اور پھر اسکا دل جوالا مکھی پہاڑ کیطرح جل اٹھتا ہے وہ تلوتما جسکی صورت اسکے دل مین محفوظ تھی وہ اب ایک پٹھان کے مکان مین ہے ہائے وہی تلوتما اب قتلو خان کی حرم ہے بھلا کوئی راجپوت ایسی صورت کو خود اپنے ہاتھون دل سے نکالنے مین پس و پیش کرتا ہو وہ اپنی ذات مین لایق سمجھا جائیگا اس صورت نے جگت سنگھ کے دل مین خوب گہری جگہ پکڑ لی تھی۔ اور اسکا نکالنا گویا خود دل کا نکال دینا تھا ہائے وہ پیاری صورت کیسے ہمیشہ کے لئے دل سے مٹا دیجائے بھلا یہ ممکن ہے جبتک کہ اسکے پریشان دماغ مین حافظہ موجود ہے جبتک کہ گوشت اور خون باقی ہے اوسوقت تک وہ صورت اوسکے اور اوسکی جان پر قایم رہیگی دل کی بھڑاس نہ نکلنے دی اور انہین پریشان خیالات نے کنور جی کی عقل زایل کر دی اونکی قوت حافظہ بیکار ہونے لگی رات تمام ہونیکو تھی اور کنور جی ابتک اپنے ہاتھ پر سر رکھے تھے اور سر پھر رہا تھا۔ اور خیال کرنیکی قوت بالکل ہاتھ سے جاتی رہی تھی اس وضع پر بیٹھے تھے بدن درد کرنے لگا دل کے بے اضطراب نے جسم مین حرارت پیدا کر دی وہ کھڑکی کے پاس چلے آئے موسم گرما کی ٹھنڈی ہوا پیشانی مین لگی چارونطرف اندھیرا چھایا ہوا تھا آسمان پر ہلکا ہلکا ابر چھایا ہوا تھا تارے نہین نظر آتے تھے صرف ایک جھلملاتا ہوا تارہ بھاگے جاتے ہوئے ابر کی آڑ سے جہانک رہا تھا اندھیرے کے باعث ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فاصلہ کے درختون نے اپنے تئین ایکدوسرے مین ملا دیا ہے

نزدیک سے درختون کی پھنگون پر بے انتہا جگنو جواہرات کیطرح چمک رہے تھے سامنے کے ایک تالاب مین درختون اور آسمان کیصورت اندہیرے کے باعث آپسمین ملی ہوئی معلوم ہوتی تہی رات کی ہوا نے جو ابرون سے ٹھنڈک ہو رہا لائی تہی جگت سنگ کی جسمانی حرارت کو کچھہ تسکین دیتی تہی وہ اپنا ہاتھ سر پر رکھے کہڑکی مین کہڑے رہے آنکھہ نہ لگنے کے باعث دل کے بے انتہا اضطراب مین وہ مبتلا ہو گئے تھے علی الاتصال ہوا کے خوشگوار جہوکون نے تہوڑی دیر کے لئے انہین فکر سے نجات دی اور خیالات کو پھر کچھہ سکون ہوا جو چہری ابتک اسکے دل کو چاک کر رہی تہی بہ نسبت اسکے کم تکلیف دینے والی مایوسی کی چہری سے بدل گئی امید کے چہوٹنے مین تکلیف ہوتی ہے لیکن ایک دل مین مایوسی قایم ہو جاتی ہے اتنی تکلیف نہین پاتی رہتی ہے۔ ناامیدی کی نصیحت اور مرہم لگنے کے مثل ہے جو نہایت تکلیف دیتا ہو مگر زخم سے ویسی تکلیف نہین ہوتی اگرچہ وہ کام تمام کر دیا کرتا ہے ناامیدی سے جو کم درد ہوتا ہے جگت سنگ اب اوسکو برداشت کر رہا تہا اپنے سینے تارون کے آسمان کی تیرہ و تار صورت دیکھی اور چشم پر آب سے اپنے بے نور دل کی تاریکی کو دیکھا گذشتہ حالات نے یاد آکر آہستہ آہستہ اسکے دل کو چونکانا شروع کیا بچپن نوجوانی تمام خوشیوں کیساتھہ اسکی نظر کے سامنے پہر گئی وہ اپنے خیالات مین گم تہا رفتہ رفتہ بہت زیادہ غرق ہو گیا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا ان مصیبتون کی تکان مین وہ آناً فاناً مین بدحواس ہونے لگا اوسے نیند معلوم ہوئی اور ویسے ہی کہڑکی مین سے چلا آیا کہ تہوڑی سے سونے مین ایک خواب دیکہا وہ نہایت ہی اپنا اور مضطرب کرنیوالی حالت تہی خواب مین بہین بہ جبین ہو گئے چہرہ سے جانکنی کی آثار نمایان ہوئے ہونٹھہ جلدی جلدی چلنے لگے پیشانی پر پسینہ آگیا مٹہیان کس گئین چونک کر جاگ پڑے اور جلدی جلدی کمرہ مین ٹہلنے لگے اسکا بیان کرنا مشکل ہے اس حالت مین انہون نے کیسی مصیبت اوٹہائی کمرہ کی دیوارین صبح کے آفتاب کی دہوپ سے ہنس رہی تہین جگت سنگ نیچے بے بچہونے اور بے تکئے کے نیم پڑا سو رہا تہا۔ شمشیر خان نے آکر جگایا جب وہ اوٹھا تو شمشیر خان نے سلام کیا اور ایک خط دیا سے میں دیا۔

کنورجی نے خط لیلیا اور سب کچھ لیے عثمان خان کی صورت دیکھنے لگے عثمان خان سمجھ گئے
کہ کنورجی دل مین متحیر ہین خیال کرکے کہ اسوقت کسی ضروری امر کے ظاہر کرنیکا موقع نہین
ہے اسنے کہا کنورجی آپ نئے نیچے پڑے ہونیکا سبب دریافت کرنیکے لیے ہین متحیر
نہین ہون مجھے اسبات پر کچھ حیرت نہین ہے اسکے لکھنے والے سے پہنے وعدہ کیا تھا
کہ اس خط کو آپکے پاس پہنچادونگا جس سبب سے اسکو اب تک آپکے پاس پہنچانے
سے باز رہا وہ سبب اب نہین باقی ہے جناب آپکو بہت باتین معلوم ہی ہونگی
خط کو آپکے پاس چھوڑے جاتا ہون فرصت کے وقت پڑھ لیجیے گا شام کو پھر
مزاج پرسی کو آونگا اگر آپ کچھ جواب بھیجنا چاہینگے تو مین راقم کے پاس پہنچادونگا
یہ کہکر عثمان خان نے خط کنورجی کے پاس چھوڑدیا اور چلا گیا تنہائی مین جب کنورجی
کے ہوش وحواس بجا ہوئے تو اونہون نے بالا لاخط پڑھنا شروع کیا جب اول سے
آخر تک پڑھ چکا تو آگ جلائی اور خط کو اوسمین ڈالدیا جبتک خط جلا کیا کنورجی اپنی نظر
اوسیطرف لگائے رہے جب بالکل خاک ہوگیا انہون نے اپنے دل سے کہا آگ
مین یہانتک کہ اس یادگار کے نیست ونابود کرنے پر تو مجھے کامیابی ہوئی حافظہ کی
بڑی اذیت کیساتھ جل رہا ہے مگر وہ کیون نہین خاک ہوجاتا اسکے بعد کنورجی نے اپنے
صبح کے فرائض ادا کیے پوجا کرکے اپنے محافظ دیوتا کیطرف نہایت ادب سے سر
جھکا دیا اور ہاتھ جوڑ کر اوسیکیطرف دیکھکر کہا اے پتا اپنے غلام کو چھوڑ نہ دے مین
وہی کام کرونگا جو کوئی لڑکا کرتا ہے مین فقط تیری دیا چاہتا ہون مین اپنے دل کی
کم ذاتی کی حرم کو بھلا دونگا اس کوشش مین میری جان جاتی رہیگی مگر مین دوسرے
عالم مین تجھے پاؤنگا یہ تنہ وہی کیا جو انسان کرسکتا ہے اور وہی کرونگا اے دلون کے
بھید جاننے والے میرے دل کے سب کونون مین دیکھ کہ مین اب مجھے تلوتما کا
خیال ہے اسکے دیکھنے کی اور خواہش ہے فقط اسکی یاد مجھے بے انتہا عذاب کررہی ہے
اسکی آرزو کو چھوڑنا مگر گیا اسکی یاد سے پیچھا چھڑا دینے کے قابل نہی ہونگا اے پتا مجھپر
رحم کر ورنہ یہ ظالم یاد مجھے کہین کا نہ رکھیگی یہ صورت دل سے مٹا دیجیے اے تلوتما ہائے

لڑکی! زمین پر پڑی ہوئی تم کیا خواب دیکھہ رہی ہو وہ اکیلا تارہ جسکی طرف ہولناک تاریکی
مین تم دیکھہ رہی تہین اب اپنی روشنی تم پر نہ ڈالیگا وہ بیڑہ جسکو اس زور شور سے
طوفان مین جان بچا نیکے لیئے تم نے پکڑ لیا تہا تمہارا ہاتہ اسپر سے پہسل گیا وہ بیڑہ
جسپر سمندر سے پار ہونیکے لیے تم نے اپنی قسمتین لاد دی تہین تہ سے لگ گیا۔

گیارہوان باب

نقل مکان

عثمانخان حسب وعدہ شام کو آیا اور کہنے لگا کنور جی صاحب آپ اوس خط کا جواب
بہیجنا چاہتے ہین کنور جی نے جواب لکھہ رکہا تہا جسکو اب عثمانخان کے حوالے کیا
عثمانخان اوس خط کو لیکر کہنے لگا جناب ازراہ عنایت مجھے معاف فرمایئے ہم نے یہ
قاعدہ مقرر کر رکہا ہے کہ قلعہ کے کسی رہنے والے کا خط جبتک پہلے خود اوسکا مضمون
دیکہکر اپنی دلجمعی نہ کرلین اوسوقت تک کسی دوسرے کے پاس پہنچانیکی ہرگز اجازت
نہ دین کنور جی نے ذرا غمگینی سے جوابدیا اس امر کے کہنے کی کوئی ضرورت نہ تہی
جناب آپ خط کو پڑہ سکتے ہین عثمانخان نے خط کو کہولا اور پڑہا اوسمین فقط ذیل
کی چند سطرین تہین۔ بے عیب عورت تمہاری درخواست کو مین نہ بہولونگا۔
لیکن حقیقت مین اگر تمہین اپنے شوہر سے محبت تہی تو تم کو ضرور اوسکا ساتہہ
دینا چاہیئے اور اسیطرح اس داغ کو مٹاؤ جو تمہارے نام پر لگا ہے۔ رنجیت سنگہہ
عثمانخان نے اس خط کو پڑہکر کہا کنور جی تم بڑے سنگدل ہو کنور جی نے رکہائی سے
جوابدیا ہان صاحب مگر یقیناً پٹہانون سے کم عثمانخان کا چہرہ سرخ ہوگیا اور ترشروئی
سے بولا جناب باوجود ان سب باتون کے پٹہانون نے آپ کیساتہہ کوئی ایسا
کمینہ سلوک نہین کیا۔ کنور جی ساتہہ ہی برہم اور شرمندہ ہوگئے انہون نے کہا نہین
صاحب مین اپنا تذکرہ نہین کرتا ہون یقیناً آپ نے میرے ساتہہ نہایت مہربانی
سے سلوک کیا اور اگرچہ آپنے مجھے قید کرلیا ہے مگر میری جان مجھے بخشدی۔
آپنے اس شخص کے کاری زخمون کو اچہا کیا ہے جو آپکی فوج کو ہلاک کررہا تہا

جسے زنجیرون مین جکڑا جانا چاہیئے تہا اور قید خانہ مین محبوس ہونا چاہیئے تہا آپکی مہربانی سے ایک جہلکتے ہوئے کرہ مین رہتا ہے صاحب اس سے زیادہ آپ کیا کر سکتے ہین مگر میری یہ غرض ہے کہ آپ مجھے ایسے احسانون کی حالت مین رکھتے ہین جس سے مین گہبرایا جاتا ہون کچھ میری سمجھ مین نہین آتا کہ ان تسلیون کی کیا غایت ہے جناب اگر مین قیدی ہون تو مجھے قید خانہ مین بہیجئے اور اس مہربانی کے جال سے نجات دیجئے اور اگر قیدی نہین ہون تو فرمائیے اس سونگر پنجرے مین رکھنے سے کیا فائدہ ہے عثمانخان نے اطمینان کیساتہہ جوابدیا کنورجی نجری ساعت کیلئے اسقدر بے صبر کیون ہو رہے ہو مبارک وقت کسی کی درخواست پر منحصر نہین رہتا وہ خود بخود آجاتا ہے کنورجی نے بے پروائی کیساتہہ جوابدیا اس تمہارے پہولون کے بچہونے کا پتہر کے بچہونیکے ساتہہ بدلجانا راجپوت لوگ کوئی برائی نہین خیال کرتے ہین ۔

عثمانخان ۔ مصیبت اگر پتہر کے بچہونے سے زیادہ خرابیان نہ رکہتی ہوتی تو اوس مین کچھ مضائقہ نہ تہا ۔

کنورجی نے عثمانخان کیطرف تیزی سے دیکہا اور کہا جب مجھے قتلوخان کی سزا دینے مین ناکامی ہوئی تو جلاد کا تیر مجھے کوئی ایسی مصیبت مین نہین معلوم ہوتا ۔

عثمانخان ۔ جناب سنبہلے رہیئے پٹہان لوگ فضول بک بک نہین کرتے کنورجی نے توہین کیساتہہ ہنسکر کہا رسالدار صاحب اگر آپ اسلئے آئے ہین کہ مجھے دبالین تو آپ کی غرض نہ نکلیگی ۔

عثمانخان ۔ نہین صاحب ہم دونون ایک دوسرے کی فضول گوئی بخوبی جانتے ہین مین کسی خاص ضرورت سے آپ کے پاس آیا ہون ۔

کنورجی پہلے متحیر ہوئے پہر کہا جناب فرمائیے ۔

عثمانخان ۔ جو درخواست مین کرتا ہون وہ خاص قتلوخان کے حکم سے ہے ازراہ عنایت اسے دل لگا کر سنیئے ۔

کنورجی ۔ بہت خوب ۔
عثمانخان ۔ پٹھانون اور راجپوتون کے درمیان جو جھگڑا ہے وہ دونون جانب نقصان پہنچا رہا ہے ۔
کنورجی ۔ ہماری غرض تو یہ ہے کہ پٹھانون کو بیخ و بن سے اوکھاڑ دین ۔
عثمانخان ۔ یہ بجا ہے مگر جناب یہ خیال کر لیجئے کہ ہم لوگ اوسیوقت تباہ و برباد ہونگے جب آپ پر تباہی آجائیگی خود آپ ہی کہئے گڑہ منڈ ان کے فتح کرنیوالے کیا ایسے بالکل ضعیف ہین کنورجی کے ہونٹون پر ایک خفیف مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور کہنے لگے مین اونکو ہوشیار تسلیم کرتا ہون عثمانخان نے پھر اپنی تقریر شروع کی وہ لوگ چاہے جیسے ہون اس سے میری یہ غرض نہین ہے کہ خود اپنی تعریف کرون ۔ پٹھان اگر شہنشاہ کے مقابلہ مین تلوارین کھینچے رہینگے تو اون کو اڑیسہ مین رہنا کبھی آسان نہوگا مگر جناب اسبات کو آپ سمجھے رہیگا کہ اون کے رعایا بنا لینے مین شہنشاہ کو بھی کبھی کامیابی نہوگی مجھے اپنی قوم پر شیخی کرنے کا الزام نہ دیجیگا ۔ ملکی معاملات مین آپ بخوبی بحث کر سکتے ہین خیال تو کیجیے کہ اڑیسہ دہلی سے کتنی دور دراز مسافت سے ہے فرض کیجیے کہ مان سنگہ کے قوت بازو سے پٹھانون کے مطیع کر لینے مین شہنشاہ کو کامیابی ہوئی مگر کتنے دنون تک اڑیسہ مین اسکا پھریرا اڑتا رہیگا جیسے ہی مان سنگہ واپس جائینگے شہنشاہ کا اڑیسہ مین جن جن مقامات پر قبضہ ہوگا وہ انکے پیچھے سے نکل جائینگے شہنشاہ اکبر نے پہلے اس مقام پر قبضہ نہین کر لیا تھا مگر کتنے دنون وس ملک نے محصول ادا کیا ؟ اور اگر وہ پھر اس ملک کے فتح کر لینے پر کامیاب ہوگئے تو اوسکا بھی وہی نتیجہ ہوگا وہ پھر ایک مرتبہ اپنی فوجین بھیج سکتے ہین اور اس صوبہ کو فتح کر سکتے ہین مگر پٹھان لوگ پھر آزاد ہو جائینگے اسبات کو یاد رکھیے پٹھان لوگ بنگالی نہین ہین انہون نے کبھی کسی کے آگے سر نہین جھکایا ۔ جبتک ایک پٹھان کا بھی دم مین دم ہے وہ ہرگز ایسا کام نہ کرے گا

یہ یقینی بات ہے پہر اسکی کیا ضرورت ہے کہ راجپوتون اور پٹھانون کے خون کے دریا بہائے جائینگے جگت سنگہ نے پوچہا صاحب آخر آپ کیا چاہتے ہین۔

عثمان خان۔ مین کچہ نہین چاہتا ہون مگر نواب صاحب صلح چاہتے ہین۔

کنور جی۔ کس قسم کی صلح۔

عثمان خان۔ تہوڑی تہوڑی بات پر ہم دونون کو راضی ہونا چاہئے نواب قتلو خان اسبات پر تیار ہین کہ بنگالے کے جن جن مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور اون کو چہوڑ دین اور شہنشاہ اکبر کو ملک اڑلیسہ کے دعوون سے دست بردار ہونا چاہئے اور اپنی فوجون کو ہٹا کر اب لڑائی سے باز آنا چاہئے اپنی تجارت مین شہنشاہ کا ایک ذرہ برابر بہی نقصان نہوگا پہاڑون کا البتہ ایک حد تک نقصان خیال کیا جاسکتا ہے ہم بیشک وہ ملک چہوڑنا پڑتا ہے جسپر ہم خود اپنی کوششون سے حاکم ہوئے ہین شہنشاہ اکبر کو فقط وہ ملک چہوڑ دینا پڑتا ہے جسکو وہ یون بہی کبہی اپنا نہ کر سکے۔

کنور جی۔ بہت بہتر بہت مناسب مگر آپ یہ مجہسے کیون کہتے ہین صلح یا جنگ جس شخص کے اختیار مین ہے وہ مہاراجہ مان سنگہ ہین آپ کو ان کے پاس کوئی ایلچی بہیجنا چاہئے۔

عثمان خان۔ کنور جی صاحب ہم نے ایسا ہی کیا ہماری بدقسمتی ہے کچہ لوگون نے صلح کی درخواست کو بالکل نہین سنا ہمارے ایلچی کی باتون کا بالکل یقین نہین کیا لیکن اگر آپ جاکر ان شرائط کی منظوری کے خواستگار ہون تو وہ راضی ہو سکتے ہین کنور جی نے عثمان خان پر نظر ڈالی اور کہا جناب مین صفائی سے التجا کرتا ہون جب مہاراجہ مان سنگہ میرا دستخطی خط دیکہکر یقین کر سکتے ہین تو آپ اسکی کیون خواہش کرتے ہین کہ خود چلا جاؤن۔

عثمان خان۔ بات یہ ہے کہ مہاراجہ کو ہماری قوت کو اچہی طرح خبر نہین ہے آپ اس بارے مین خوب واضح طور پر بیان کر سکین گے اور آپ کے پیچ

مین پڑھنے سے ہمین بہت کچھ امید ہے خط سے ایسا کچھ نہین ہو سکتا صلح کے
نتایج مین پہلا نتیجہ آپکی رہائی ہوگی نواب صاحب نے اسی بات پر خیال کیا ہے
کہ آپ اس معاملہ کے پورا کرانیکی کوشش کرینگے۔
کنور جی۔ مین اپنے باپ کے پاس جانے سے انکار نہین کرتا ہون۔
عثمان خان۔ جناب مین اسمین خوش ہون مگر ایک شرط البتہ چاہتا ہون جسطرح
صلح ہم چاہتے ہین اجرا پاتے مین اگر آپکو کامیابی نہو تو آپ مہربانی کرکے
قلعہ مین واپس چلے آنے کا اقرار کرتے جائیے۔
کنور جی۔ اور آپ کیونکر یقین کر سکتے ہین کہ اگر مین اقرار کرونگا تو واپس ہی
چلا جاؤنگا۔ عثمان خان نے ہنسکر جواب دیا جناب مجھے یقین ہے یہ بات کہ
ہر ایک راجپوت اپنے قول کا سچا ہوتا ہے۔ کنور جی نے خوش طبعی سے
کہا بہت خوب جناب اپنے باپ سے ملتے ہی قلعہ مین تنہا چلا آؤنگا۔
عثمان خان۔ مہربانی سے ایک امر کا اور اقرار کرکے ہمین ممنون کیجئے جو شرائط
ہم نے پیش کئے ہین ان کو مہاراجہ سے ملاقات کرنیکے بعد آپ لے آئیگا۔
کنور جی۔ لایق رسالدار صاحب مجھے معاف کیجئے جناب مین اسکا اقرار نہین
کر سکتا شہنشاہ نے پہاڑون کے مغلوب کرنیکے لئے ہمین مقرر کیا ہے اور ان
کا مغلوب کرنا ہی ہمارا فرض ہے اونہون نے ہمین صلح کرنیکے لئے نہین بہیجا ہے
اور صلح ہم ہرگز نہ کرینگے نہ مین کسی امر کی درخواست کرونگا۔ عثمان خان کے
چہرہ سے اطمینان اور افسوس دونون باتون کے آثار ظاہر ہوئے اسنے
کہا کنور جی آپ نے ویسا ہی جواب دیا جیسا ایک راجپوت کو چاہئے تھا۔ مگر
خیال کیجئے کہ آپ کسی اور طرح رہائی نہین پا سکتے
کنور جی۔ اور آپ ہی فرمائیے میری رہائی سے شہنشاہ کا کیا فائدہ ہے راجپوت
کی قوم مین میرے ایسے بہت سے شہزادے پڑے ہین عثمان خان نے غمگینی
کے شوق سے کہا کنور جی میری صلاح کو مان لیجئے اپنے اس ارادے سے باز آئیے۔

کنورجی۔ کنورجی!!
عثمانخان۔ صاف صاف یہ سنو کہ عالی نواب صاحب نے جو آپکی ابتک یہ عزت
کی وہ صرف اسی امید سے تہی کہ آپ کو اس نتیجے کے پیدا کرانیکی ترغیب دلائین اگر
آپ اونکی غرض سے انحراف کرینگے تو جناب وہ آپ پر بہت سختی کرینگے۔
کنورجی۔ پہر وہی بات ابہی ایک گہڑی پیشتر مینے آپسے نہین کہا تہا کہ مجھے قیدخانہ مین
لیچلئیے۔
عثمانخان۔ نوجوان کنورجی اگر فقط اتنی بات ہو کہ نواب صاحب کو اطمینان ہوجائے
تو آپ کے لئے بڑی خوش نصیبی کا باعث ہے۔
کنورجی چین بہ جبین ہوئے اور کہا اگر یہ نہوگا تو رندہیر سنگہ کے خون کے سیلاب کو بڑہا
دونگا یہ کہتے وقت کنورجی کی آنکہون سے آگ برسنے لگی۔
عثمانخان۔ تو مین جاتا ہون اور اپنا فرض ادا کرچکا قتلوخان کا حکم آپکو اور آدمی سے
معلوم ہوگا تہوڑی دیر بعد ایک آدمی آیا وہ سپاہیونکی ایسی وردی پہنے ہوئے تہا
پلٹن کے کسی عہدہ کا آدمی معلوم ہوتا تہا اسکے ساتہہ چار پیادے مسلح اور بہی تہے کنورجی
نے پوچہا تم کیا حکم لائے ہو۔
شخص۔ جناب آپ یہان سے تشریف لیچلئے۔
صاحب مین تیار ہون چلئے!!
کنورجی یہ کہکر اور اوٹہکر اوسکے ساتہہ ہولئے۔

بارہوان باب

ایک ہی زیور

ایک بڑی تقریب سر پر آئی تہی قتلوخان کی سالگرہ کا جلسہ تہا ناچ رنگ شراب کباب
عیش و عشرت اور کہیل تماشے اور دعوتین اور خیرات دن بہر جاری رہی رات اس سے
بہی زیادہ خوشی کی تہی آفتاب غروب ہونیکا وقت ابہی گذرا تہا قلعہ روشنی سے جگمگا رہا
تہا ہر گوشہ ہر کونہ افسرون سپاہیون دربانون فقیرون مسکینون نقالون اور نقلی

کرنیوالیون اور ناچنیوالون اور ناچنے والیون بازیگرنیون میوہ فروشون پہول
والون تنبولیون نانبائیون اور بہت سے پیشہ ورون سے بہرا ہوا تہا آپ جسطرف
گذرئیے وہان روشنی گانا بجانا گلاب اور کیوڑہ پان پہول شعبدہ بازی اور کیبان
ہی پائیگا اور یہی سب محلسراؤن کے اندر بہی تہا۔ نواب صاحب کی حرم سراءین بہ نسبت
اسکے شور و ہنگامہ کم تہا مگر خوشی ہر جگہ سے زیادہ تہی ہر کمرہ مین چاندی کے چراغون اور
بلور کے گلاسون کی دھیمی دھیمی روشنی تہی گلدستہ تکئے بچہونے مسند اور محلسرا کے
تمام آدمی پہولون سے آراستہ تہے ہوا گلاب کی خوشبو سے بہیا رتہی نوجوان پیش
خدمتین جو سنہری زربفت کے یا نیلے زرد سیاہ یا نارنجی چینی کے کپڑے پہنے ادہر ادہر
جاتی تہین اور جنکے سنہری زیور روشنی پڑنے سے جہلکتے تہے انکی کچہ انتہا ہی نہ تہی انکی
نازنین بیگمین اپنے اپنے کمرہ مین بیٹہی پوری توجہ سے اپنے سنگہار مین مصروف تہین
اس روز نوابصاحب عشرتکدہ مین ہر ایک کیساتہہ جشن کرینگے وہان ناچ رنگ ہوگا
اس رات ہر ایک کی آرزو پوری ہوگی کوئی ماہوش اپنے بہائی کو عہدہ دلانیکی وجہ
سے خوب اچہی طرح اپنے بالون مین کنگہی کر رہی تہی دوسری نے اپنی سہیلیان ٹہانکی
آرزو مین اپنی گہونگر والی زلفین عین سینہ پر ڈالی تہین تیسری نے اس امید مین کہ
اپنے نوزائیدہ بچے کیواسطے کچہ سامان حاصل کرے اپنی گردن گوری کرنیکے لئے یہانتک
تک رگڑی کہ آخر خون نکلنے لگا ایک اور ماہوش زیورون کے ایک جوڑے کے حسد مین جو
نوابصاحب نے اپنی کسی محبوبہ کو عنایت فرمایا تہا آنکہون مین کاجل لگا رہی تہی کسی
سہیلی نے اپنی بیگم کو کپڑے پہناتے وقت بے احتیاطی سے اوسکی پشواز پیر کے نیچے
دبائی اور اس دلربا نازنین نے اسکے گال پہ پیاری ادا سے ایک طمانچہ مارا کسی نازنین
کے بال جو بہت گہنے تہے بے ترس زمانے کے ہاتہون کنگہی کرتے وقت کچہ تہوڑے سے
کہنچ گئے اونکو دیکہکر رونا شروع کیا اور آنسو اوسکے رخسارون پر بہنے لگے جسطرح کنول کے پہول
مین اور موتی شبنم کے اوسیطرح ایک نازنین اپنا سنگہار کر چکنے کے بعد کمرہ کمرہ گہومتی پہرتی
تہی اس رات کو ہر عورت کمرہ مین جا سکتی تہی قدرت نے اوس عورت کو اپنی شیرین

اداؤن کا طرفہ بنایا تہا قتلوخان نے اس عورت کو اسکے ہر عضو کے مناسب زیور دیا تہا تو بہی اسکی
چہرہ سے اپنے حسن یا اپنے زیورون پر ناز کرنیکی کوئی علامت نہین ظاہر ہوتی تہی وہ منقوشی
جانتی ہے نہ ہنسنا اسکا چہرہ سنجیدہ اور متین تہا اوسکی آنکہون سے وہ آگ ظاہر ہوتی تہی جو
اسکے دل مین بہڑک رہی تہی ادہر ادہر پہر کر بالا ایک خوبصورت کمرہ مین داخل ہوئی اور
دروازہ بند کر لیا اس تقریب کیدن یہان فقط ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ اپنی زرد زرد شعاعین
چارونطرف ڈال رہا تہا اسطرف ایک پلنگ بچہا تہا اور اوسپر سر سے پانون تک کمبل لپیٹے
کوئی پڑا تہا بالا اوس شخص کے پہلو پر آکر کہڑی ہوئی اور ناتوانی کی آواز سے بولی مین آئی
وہ شخص چارپائی پر چونک پڑا اور کمبل ہٹا کر منہ کہولا یہ تلوتما تہی بالا کو دیکہکر اسنے کمبل اوتار
ڈالا اور اوٹہکر بیٹہہ گئی مگر زبان سے کچہہ نہ کہا بالا نے پہر کہا تلوتما مین آئی ہون تلوتما چپکی
ہو رہی اور بالا کا منہ ایک استقلال کیساتہہ دیکہتی رہی یہ اب وہ شرمیلی لڑکی نہ تہی جو پہلے
تہی افسوس زرد زرد روشنی مین اگر اسکی صورت دیکہو تو تم کہو گے کہ جتنا اسکا سن تہا اوس
سے دس برس بڑی ہے بدن جہکا ہوا اور دبلا تہا چہرہ زرد تہا ایک چہوٹی اور میلی کچیلی ساڑہی
پہنے تہی بال خاک آلودہ تہے بدنپر زیور کی قسم سے ایک چیز نہ تہی ہان جو پہلے زیور پہنا کرتی تہی اسکے نشان
باقی رہگئے تہے بالا پہر بولی بیٹی تمنے کہا تہا اوسکے موافق آئی تم بولتی کیون نہین ہو ۔

تلوتما ۔ جو مجہے کہنا تہا کہہ چکی اور کیا کہون ۔

تلوتما کی آواز سے بالا سمجہہ گئی کہ وہ رو رہی تہی بالا نے تلوتما کے سر پر ہاتہہ رکہا اور اسکا منہ اوٹہایا
تو آنسوؤن سے تر تہا بالا نے تلوتما کی ساڑہی کا آنچل دیکہا تو وہ بہی تر تہا پہر اسنے تکئے کو چہوا جسپر
تلوتما کا سر رکہا ہوا تہا اوسکو بہی تر بتر پایا بالا کہنے لگی آخر یہ لگاتار کب تک روئے جاؤگی
تلوتما نے مضطرب ہوکر جوابدیا اور کسلئے اس گریہ وزاری کو موقوف کرون مجہے اسبات کا افسوس
ہے کہ اتنی دیر تک کیون رک رہی بالا خاموش ہوگئی اور رونے لگی تہوڑی دیر توقف کرکے
ایک سرد سانس بہری آہ بہر کر بالا نے کہا کہ آجکی رات کیلئے کیا کیا ہے تلوتما نے بالا کو زیور دونا
لوٹا راضی کیساتہہ دیکہا اور کہا اس بات کے سوال کرنیکی کیا ضرورت ہے ۔

بالا ۔ بیٹی مجہے شرمندہ نہ کرو ابہی تک تم قتلوخان کو اچہی طرح نہین جانتی ہو ۔

بدذات نے کچھ تو فرصت نہونیکے باعث اور کچھ ہمارے غم سے کم ہونیکی غرض سے اتنی مدت
تک ہمین بچا دیا ہے اس سے پہلے ہی مین تم سے کہہ چکی ہون کہ آج ہماری آزادی تمام
ہو جائیگی مین نہین جانتی کہ ہم پر کیا مصیبت نازل ہوگی تاج رنگ کی محفل مین کیا
قتلو خان ہمین بھول جائیگا۔

تلوتما۔ اس سے زیادہ کونسی مصیبت ہم پر پڑ سکتی ہے

بمالا نے سنجیدگی سے کہا تلوتما تم یکبارگی کیون مایوس ہوئی جاتی ہو جبتک ہماری جان
باقی ہے اوسوقت تک ہم اپنی عصمت کو محفوظ رکھینگے تلوتما نے کہا اے مان پھر یہ سب
کیون ہے ان زیورونکو پہننیکو یہ میری آنکھون مین کھٹکتے ہین بمالا نے ہنسکر کہا بیٹی جبتک
میرے سب زیور نہ دیکھلو مجھے کچھ نہ کہو یہ کہکر بمالا نے اپنی کمر سے ایک تیز خنجر کھینچ لیا جسے وہ
اپنے کپڑون مین چھپائے ہوئے تھی اسپر روشنی جو پڑی تو بجلی کیطرح چمکا تلوتما نے چونک کر
اور مضطرب ہوکر پوچھا یہ تمہین کہان سے ہاتھ لگا۔ بتاؤ۔

بمالا۔ اس نئی سہیلی کو تم نے نہین دیکھا ہے جو کل محلسرا کے اندر آئی تھی۔

تلوتما۔ ہان مینے دیکھا ہے۔ آسمنی۔

بمالا۔ مینے آسمنی کی معرفت ابھی رام سوامی سے منگوایا تھا۔

تلوتما متحیر ہو گئی اور اسکا دل کانپ اوٹھا تھوڑی دیر کے بعد بمالا نے پوچھا تم آج رات
کو کپڑے نہ بدلوگی۔

تلوتما۔ نہین۔

بمالا۔ اور تاج رنگ کی محفل مین نہ جاؤگی۔

تلوتما۔ نہین۔

بمالا۔ تو بھی تم اکیلی نہ رہنے پاؤگی۔

تلوتما رونے لگی۔

بمالا۔ ذرا اپنے دلکو تسلی دو اور سنو تمہارے بھاگ جانیکا ذریعہ میرے ہاتھ آگیا ہے۔

تلوتما نہایت ہی شوق سے بمالا کیصورت دیکھنے لگی بمالا نے عثمان خان کی دی ہوئی انگوٹھی

اسکے ہاتھ مین دی اور کہنے لگی اسکو اپنے پاس رکھو ناچ رنگ کی محفل مین بجانا آدہی
رات کے ادہر وہ کسیطرح ختم نہو گی اسوقت تک پٹھان کو اپنی طرف مشغول رکھونگی
اسے معلوم ہے کہ مین تمہاری سوتیلی ماں ہون اور تمہارے ... کینے کا ہوگا تو جبتک
ناچ گانا رہیگا مین اسے اسی بہانہ سے روکتی رہونگی کہ تلوتما میرے سامنے نہین آسکتی
آدہی رات بسکے وقت تم اندروالی محلسرائے کے پہاٹک پر جانا وہان تمہین کوئی شخص
اسی انگوٹھی سی دوسری انگوٹھی دکہائیگا ذرا بھی پس و پیش نکرنا بس اوسکے ساتھہ چلی جانا
تم جہان کہو گی وہ تمہین پہنچا دیگا۔ اوس سے کہا بہی رام سوامی کے پاس پہنچا دے تلوتما
متحیر تہی خواہ حیرت خواہ بے انتہا خوشی کے سبب کچھہ دیر تک اسکے منہ سے بات نہ نکلی
آخر بولی یہ کیا یہ انگوٹھی تمہین کس نے دی۔

بمالا۔ یہ ایک بڑا قصہ ہے اسکو مین پہر کسیوقت تم سے بیان کرونگی ابہی بس یہی کہ
جو مین کہتی ہون اسمین پس و پیش نہ کرنا۔

تلوتما۔ اور تم کیا کروگی آخر بتاؤ توسہی۔

بمالا۔ اسکی فکر نہ کرو مین اندر ہی سے نکل آؤنگی اور کل صبح تم سے آکر ملجاؤنگی
بمالا نے اسطرح تلوتما کو چپ کیا۔ تلوتما یہ نہ سمجہ سکی کہ میری رہائی دلوا نیکے بمالا نے
خود اپنی رہائی کا دروازہ بند کیا ہے بہت دنون سے تلوتما کے چہرہ پر خوشی ظاہر نہ
ہوئی تہی یہ خوشخبری سنکر وہ نہایت بشاش نظر آنے لگی اسکو بشاش دیکھکر بمالا خوش
ہوگئی اسکے بعد بمالا رکتی ہوئی آواز سے کہنے لگی تو اب مین جاتی ہون۔ تلوتما نے
کچھہ پس و پیش کرکے کہا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ مین جو جو لوگ ہین اون سب
کو تم جانتی ہو جانے سے پہلے مجھے اتنا بتاتے جاؤ کہ ہمارے دوست اور جن لوگون
سے ہماری جان پہچان ہے وہ کہان ہین بمالا سمجہ گئی کہ اس سر پر آئی ہوئی مصیبت
مین بہی جگت سنگہ کی یاد تلوتما کے دل مین موجود ہے جگت سنگہ کا وہ بڑا خط بمالا پاچکی
تہی جسمین جگت سنگہ نے تلوتما کا نام بہی نہ لیا تہا اس خط کا اس سے بیان کرنا اسکے دل
کی مصیبت کو بڑہانا تہا جو حسرت کے بڑے بہاری بوجہہ کے نیچے دبا ہوا تہا اسلئے اس

مضمون کیطرف کچھ بھی اشارہ کئے بغیر بمالا نے کہا جگت سنگ قلعہ مین ہین اور خیریت سے
ہین تلوتما چپکی ہی رہی بمالا نے ایک بوسہ لیکر آنسو پونچھتی ہوئی کمرہ سے باہر چلی گئی۔

تیرہوان باب

انگوٹھی پیش کرنا

بمالا کے جا چکنے کے بعد تلوتما اپنے کمرہ مین اکیلی بیٹھے بیٹھے پریشان فکرون مین ڈوب
گئی اور اسکے ساتھ ہی خوشی کے خیالات بھی اسکے دل مین گزرنے لگے اس امر
مین کہ اب شیطان کے پنجے سے جلد رہائی پانیکی ایک تدبیر ہاتھ آئی ہے اسکے
خیالات کو ترقی دی بمالا مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے مجھے اپنی رہائی کی
جو امید ہوتی ہے وہ بمالا ہی کی وجہ سے ہے یہ دونون خیالات بار بار اسکے دل
مین آتے اور اسکی خوشی کو ترقی دیتے [illegible] دل بہر گیا اور جیسے مین [illegible]
سے خوشی تو کسطرف قدم اوٹھاؤنگی افسوس میرے باپ کا کوٹھا اب کہان ہے
اسوقت اسکے رخسارون پر آنسو بہ نکلے جب اور سب باتون کے تردد کم ہوئے
تب ایک اور تردد نے اسکے دل کو اذیت دی کنور جی ہین تو صحیح و سالم مگر کہان
ہین وہ کیسے ہین کیا وہ بھی مقید ہین یہ خیال بھی اوسکی آنکھون مین آنسو بھر لایا ہائے
مصیبت کے دن! کنور جی میرے لئے مقید ہین! مین اپنی جان انکے قدمون پر تصدق
کرکے اسکا معاوضہ کرنیکے قابل ہونگی! آہ مین انکے لئے کیا کرونگی پھر اسنے خیال کیا
وہ قید خانہ مین ہین قید خانہ کیسا ہوتا ہے! وہان کوئی نہین جا سکتا ہے! اپنے
قید خانہ مین بیٹھے وہ اسوقت کیا خیال کر رہے ہونگے ایسے کسی آدمی کو یاد کرتے
ہونگے جنکا نام تلوتما ہے! ان موجودہ مصیبت کا سبب مین ہی ہون نہ! مین نہین
جانتی کہ وہ کن کن خراب نامون سے مجھے یاد کرتے ہونگے پھر دل مین کہنے لگی
کیون بھلا مین کسطرح اس بات کا خیال کر سکتی ہون کیا وہ کچھ حال جانتے ہین جو نام
رکھین گے مگر اس بات کا خوف ہے کہ وہ مجھے بھول گئے ہونگے اسپر اسنے سوچا
کہ مین ایک پٹھان کے محل مین ہون مجھے اپنے دل سے بھلا دیا ہوگا تلوتما نے

خیال نے آگے یون تجاوز کیا نہین نہین وہ ایسا کیون خیال کرنے لگے مین بہی آخر
اسیطرح قلعہ مین قید ہون جسیطرح وہ ہین پہر وہ مجہے حقیر کیون جاننے لگے اگر وہ ایسا
کرینگے بہی تو مین ایسا نہ کرونگی مین اونکے قدمون پر گر کر یہ سب حال اون سے بیان
کرونگی کیا اونکی خاطر جمع نہوگی مین سب طرح سمجہاؤنگی تو ہو ہی جائیگی اور اگر اونہون
نے نمانا تو مین اونہین کے سامنے اپنی جان دیدی اگلے زمانہ مین آزمایش کے لئے لوگ
آگ مین کود پڑا کرتے تہے مگر اب اس کلجگ مین ایسا نہین ہے کچہ ہرج نہین اگر
مین انکے سامنے آگ مین کود پڑونگی تو کیا ہوگا تلوتما نے اسکے بعد دل مین کہا آ
مین اونہین کبتک دیکہونگی اونہین کب زیارت نصیب ہوگی وہ میری [illegible] کی کون
تدبیر نکلی ہے یہ انگوٹہی کہان سے میری سوتیلی مان کے ہاتہ لگی اس انگوٹہی سے
ان کو رہائی مل سکیگی اسکو اگر مین اون کے پاس بہیجدیا تو کیسا مجہہ باہر لیجانیکو
کون شخص آئیگا اسکے ذریعہ سے کوئی صورت نہین نکل سکتی مگر ایسا ہے مین اس
شخص سے کیونکر کہونگی کیا کنور جی کو ایکدفعہ اور دیکہہ لینا بہی مجہے نصیب ہوگا پہر
دل مین کہنے لگی ہائے ایکدفعہ وصل نصیب ہو تبکی مین کہونگی درخواست کرونگی ان
کے سامنے میرا پتہ کیسے کہلیگا کن الفاظ سے مین اس کمبخت دل کی ہمدردی کرونگی
تلوتما کے خیالات برابر بڑہتے چلے جاتے تہے ایکبار ایک پیش خدمت کمرہ مین آئی تلوتما
نے اوس سے پوچہا کیا بجا ہے اوسنے کہا ابہی بارہ بجگئے تلوتما اوس پیش خدمت
کے چلے جانیکی منتظر رہی جس کام کے لئے آئی تہی اوسکو پورا کرکے چلی گئی تب تلوتما نے
انگوٹہی لی اور کمرہ سے باہر نکلتے ہی خوف و دہشت کے ہاتہہ بک گئی اسکے پاؤن
کانپنے لگے دل دہڑکنے لگا چہرہ متغیر ہوگیا ایک پاؤن آگے بڑہاتی تہی اور دوسرا پیچہے
پڑتا تہا آخر رفتہ رفتہ دل کو ہمت بندہا کر وہ اندر والی محلسرا کے پہاٹک پر پہنچ گئی
محلسرا کے آدمی خواجہ سرا حبشی غلام سب عیش و عشرت مین ڈوبے ہوئے تہے
تلوتما کو کسی نے نہین دیکہا اور اگر کسی نے دیکہا تو پہچاننے کی جستجو نہ کی مگر تلوتما کو
یہی معلوم ہوا کہ جیسے ہر ایک کو اوسنے پہچان لیا بہر حال وہ اپنا دل مضبوط کرکے

پہاٹک پر پہنچی وہان دربان لوگ جو خوشی کے باعث شرابین اوڑائے ہوئے تہے
وہ سب کے سب یا تو پڑے سو رہے تہے یا تہے تو بیدار مگر بیہوش وبیحواس تہے یا کچہ
ہوشیار اور کچہ بیہوش تہے تلوتما کو کسینے نہین پہچانا فقط ایک شخص پہاٹک پر کہڑا ہوا
تہا وہ بہی دربانون کی سی وردی پہنے تہا تلوتما کو دیکہکر اوسنے کہا بی بی تمہین کوئی انگوٹہی
ملی ہے تلوتما نے بمالا کی دی ہوئی انگوٹہی اوسکے سامنے کردی اوس شخص نے اچہی
طرح سے انگوٹہی کو دیکہا بہالا اور اسیطرح کی ایک اور انگوٹہی جو اپنی اونگلی مین پہنے ہوئے
تہا اوسے دکہا کر کہا بی بی ڈروست چلی آؤ۔ تلوتما گہبرائی ہوئی اوسکے ساتہہ چلی قلعہ
کے اور مقامات کے دربان بہی اندرونی محلسرا کے دربانون کیطرح بیخود ہو رہے تہے
اور خاصکر اس سبب سے کہ اس رات قلعہ کے پہاٹک عام لوگون کے لئے کہلے ہوئے
تہے اندونون سے کسینے کچہ نہ کہا جو دربان تلوتما کے ساتہہ لئے جاتا تہا وہ بہت سی
ڈیوڑہیان بہت سے کمرے اور بہت سے صحن طے کرکے قلعہ کے آخری پہاٹک پر پہنچا
وہان جاکر پوچہا تم کہان جاؤگی تلوتما کو بمالا کی نصیحت یاد نہ آئی اوسے پہلے کنورجی یاد
آئے یہ جملہ کہنے کیلئے آتش دل نے جوش مارا مجہے کنورجی پاس پہنچادو مگر اوس کی
حیا نے دشمن شرم سے روک دیا اور یہ الفاظ اوسکے حلق مین اٹک گئے دربان نے پہر
پوچہا مین آپ کو کہان پہنچاؤن تلوتما کچہ نہ کہسکی وہ بالکل آپے سے باہر تہی کچہہ اسکی
سمجہہ مین نہین آیا کہ اسکا دل کیون دہڑکنے لگا آنکہون کے نیچے اندہیرا آگیا کانون سے
کچہہ سنائی نہ دیتا تہا اسے معلوم نہین ہوا کہ کون لفظ منہ سے نکل گیا ایک بدحواسی کی
آواز دربان کے کان مین آئی جس سے جگت سنگہ کا ساکوئی لفظ سمجہا جاتا تہا۔

دربان ۔ جگت سنگہ تو اب قیدخانہ مین ہین وہان کوئی نہین جاتا مگر مجہے حکم ہوا ہے کہ
جہان آپ جانا چاہین وہان پہنچادون آؤ بی بی۔ دربان پہر قلعہ مین داخل ہوا تلوتما جسے نہ یہ خبر
تہی کہ وہ کس چیز کے درپے ہے اور نہ یہ معلوم تہا کہ کہان جاتی ہے پلٹی اور اپنے رہبر کیساتہہ
ہوئی وہ اس بے اختیاری سے جارہی تہی جسطرح کٹہہ پتلی تار پر چلتی ہے اس شخص نے دیکہا
کہ قیدخانہ کے محافظ قلعہ کے اور مقامات کے دربانون کیطرح غافل نہین ہین یہان لوگ

اپنے کام مین ہوشیار رہتے تلوتما کے ہمراہی نے دربان سے پوچھا کنورجی کہان ہین
قیدخانہ کے محافظ نے اپنی اونگلی سے اشارہ کیا دربان نے محافظ سے پوچھا کنورجی
صاحب جاگتے ہین کہ آرام کرتے ہین محافظ پھاٹک مین گیا اور واپس آکر کہنے لگا مجھے
اونہون جوابدیا جاگ رہے ہین جو دربان انگوٹھی لایا تھا بولا مہربانی کرکے پھاٹک کھولدو
یہ بی بی کنورجی پاس جائینگی محافظ نے متوجہ ہو کر کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کیا تم کو معلوم
نہین کہ یہان اس امر کی اجازت نہین ہے دربان نے اوسے عثمان خان کی انگوٹھی
دکہائی وہ شخص تعظیم کے لیے جھکا اور پھاٹک کھولدیا کنورجی ایک معمولی چارپائی پر لیٹے
ہوئے تھے پھاٹک کھلنے کی آواز سنکر حیرت سے انھون نے دروازہ کیطرف دیکھا تلوتما
دروازہ کے پاس تک گئی مگر آگے نہ بڑھ سکی اسکے پاؤن اپنا کام نہ دے سکے دروازہ
پکڑکر وہین کھڑی ہو گئی انگوٹھی لانیوالے جوان نے تلوتما کو دیکھکر کہا یہ کیا آپ ٹھٹک
کیون رہین باوجود اس کہنے کے بھی تلوتما سے قدم نہ بڑھایا گیا اسکے ہمراہی نے کہا اگر
آپ اندر جانا نہین چاہتی ہین تو لوٹ چلئے یہان دیر لگانیکا وقت نہین ہے تلوتما پلٹنے
کو آمادہ ہوئی مگر ادہر بھی نہ جا سکی کیا کرے دربان بیقرار ہو رہا تھا جسوقت تلوتما اس در
مین تھی اسوقت بیخودی کے عالم مین تلوتما آگے قدم بڑھا کر کمرہ مین داخل ہو گئی
ہی اوسنے کنورجی کو دیکھا پھر اوسمین حس و حرکت کی طاقت نہ رہی دیوار پکڑلی اور
سر جھکا کر دروازہ کے پاس ٹھٹک رہی کنورجی پہلے تو تلوتما کو نہ پہچان سکے کسی عورت
کو دیکھکر وہ متعجب تھے اور یہ دیکھکر اونکے پاس آنیکے عوض وہ دیوار پکڑکر کھڑی ہو گئی۔
انہین اور بھی حیرت ہوئی وہ اپنے بچھونے سے اوٹھکر دروازہ کے قریب آئے وہان آکر
دیکھا اور پہچان گئے تھوڑی دیر تک دونون کی آنکھین لڑتی رہین آخر تلوتما کی آنکھ
نیچے زمین کیطرف جھک گئی اور اوسکا جسم آگے کو کچھ جھکا گویا کنورجی کے قدم چومنا
چاہتی تھی کنورجی کسیقدر پیچھے ہٹ گئے اور ویسے ہی تلوتما بیحس و حرکت اور کسی
جادو سے بندھے ہوئے شخص کیطرح بت بنکر کھڑی ہو گئی اسکا دل جو ابتک ایک
گھڑی پیشتر کنول کے پھول کیطرح شگفتہ تھا یک بیک مرجھا گیا کنورجی نے کہا زندہ ہو تا

کی بیٹی، تلوتما کو ایسا معلوم ہوا جیسے ایک چھری اسکے کلیجہ مین اوتر گئی رندہیر سنگھ
کی بیٹی اب یہ کہکر خطاب دیا جاتا ہے کیا جگت سنگھ تلوتما کا نام بالکل بھول گیا تھوڑی
دیر تک دونون خاموش رہے آخر کنور جی نے پوچھا یہان کیون آئی ہو یہ بھی کوئی
سوال ہے تلوتما کا سر پھرنے لگا چارون طرف بچھونا چراغ دیوارین سب چیزین
چکر کھانے لگین اسنے اپنا سر جھکا کر دیوار پر رکھدیا تھوڑی دیر تک کنور جی جواب کے
منتظر کھڑے رہے مگر جواب کون دے آخر جواب نپاکر اونہون نے کہا تم بہت مصیبت
اوٹھا رہی ہو اب پلٹ جاؤ اور اگلی باتین بھلا دو تلوتما کے دل سے اب تمام شبہے
مٹ گئے تھے آخر کار جسطرح کوئی پتا درخت سے ٹوٹ کر گر پڑتا ہے اسیطرح وہ
غش کھا کر زمین پر گر پڑی۔

چودھوان باب

غش

جگت سنگھ نے جھک کر دیکھا تو تلوتما بالکل بیہوش تھی اپنے دامن سے اسکو ہوا
[illegible] پھر بھی ہوش و حواس کی کوئی علامت نہ دیکھکر اسنے دربان کو پکارا
[illegible] دربان آیا۔

کنور جی۔ اس عورت کو یکایک غش آگیا اسکے ساتھ کون آیا ہے اوس سے
کہو آکر دیکھے۔

دربان۔ [illegible]

[illegible]

دربان۔ [illegible]

کنور جی۔ تو اب کیا کیا جائے [illegible]

کنور جی نے پکار کر [illegible]

[illegible] اس عورت کے [illegible]

دربان۔ یہ بہت ٹھیک ہے [illegible]

مین یہان اور کسی کے لانیکی جرأت نہ کرونگا۔
کنور جی۔ تو مین کیا کرونگا واپ صرف ایک ذریعہ ہے یہ خبر جلدی سے کسی سہیلی کی معرفت شادی پاس پہنچا دو۔
دربان کنور جی کی بتائی ہوئی تدبیر پر عمل کرنیکو فوراً روانہ ہوا جبتک تلوتما پر یہ حالت طاری رہی اوسوقت تک کنور جی اوسکی دیکھ بھال کرنے لگے۔ اوسوقت کنور جی کے دل مین کیا کیا باتین تہین کون بتا سکتا ہے اونکی آنکھون سے کوئی آنسو نکلا اسکو بھی کون بتا سکتا ہے کنور جی اس قیدخانہ مین تلوتما کیساتھ تنہا رہنے کے باعث نہایت گہبرا گئے اگر عائشہ کو خبر نہ پہنچتی اور اگر وہی کچھ تدبیر نہ کالتی تو کیا ہوتا۔ رفتہ رفتہ تلوتما ہوش مین آنے لگی ویسے ہی کنور جی نے کہلے ہوئے دروازہ سے دیکھا کہ دو عورتین (جنمین سے ایک کے چہرہ پر نقاب ہے) دربان کیساتھ آرہی ہین نقاب دار حسینہ کی پیاری وضع اور شور محشر برپا کرنیوالی چال اور خوبصورت گردن دور ہی سے دیکھکر کنور جی سمجھ گئے کہ اپنی سہیلی کیساتھ خود عائشہ آرہی ہے اور ایسا معلوم ہوا کہ اپنی سہیلی کو ساتھ لے آئی ہے جب عائشہ اور اوسکی سہیلی دربان کیساتھ پاس پہنچین پہرہ والے ... لاعلم ... شخص سے پوچھا کیا انکو بھی جانے دون۔
دربان۔ اسکا تمہین اختیار ہے مین نہین کہہ سکتا۔
عائشہ نے نقاب سرکا کر پہرہ والے مجھے جانیدو اگر تم پر کوئی الزام آئے تو تم مجھ پر چھوڑ دو مین سمجھ لونگی۔ عائشہ کو دیکھ پہرہ والا حیرت مین پڑ گیا اسنے سر جھکا دیا اور ادب سے عرض کیا حضور عالم آپنے اس ذلیل خادم کی خطا معاف فرمایئے کسی جگہ آپکی ممانعت نہین عائشہ قیدخانہ مین داخل ہوئی وہ اسوقت مسکرا نہین رہی تھی مگر خلقی طور پر اسکا چہرہ ایسا ہنس مکھ واقع ہوا تھا کہ معلوم ہوتا تھا گویا مسکرا رہی ہے کیسا ایک حسن قیدخانہ کی تاریکی مین اسوقت ظاہر ہوا وہ اب قیدخانہ نہ تھا عائشہ نے کنور جی کو سلام کرکے کہا کیا کام ہے۔ کنور جی کیا جواب دیتے انہون نے

زمین پر پڑی ہوئی تلوتما کیطرف فقط اونگلی سے اشارہ کر دیا عائشہ نے تلوتما کیطرف دیکھکر
پوچھا اوپہ کون ہے کنورجی نے بیدلی کیساتھ جواب دیا رندھیرسنگہ کی بیٹی ہے عائشہ نے تلوتما
کو اپنی گود مین اوٹھا لیا عائشہ کے مقام پر کوئی اور عورت ہوتی تو ذرا سوچتی سمجھتی پس و
پیش کرتی مگر عائشہ نے فوراً تلوتما کو اپنی گود مین اوٹھا لیا عائشہ نے جو کام کیا پہلا ہی معلوم
ہوا وہ ہر کام نہایت خوبی اور سلیقے [illegible] اسنے تلوتما کو اپنی گود مین لیا
کنورجی اور اوسکی سہیلی دونون نے دل مین کہا کیا حسن و جمال ہے عائشہ اپنے ساتھ
گلاب پاش اور شربت کا کٹورا اپنی سہیلی کے ہاتھون لائی تھی اب وہ ان چیزون سے
اوسکے ہوش مین لانیکی طرف مشغول ہوئی سہیلی پنکھا جھلنے لگی تلوتما جو اپنے ہوش و
حواس مین پہلے ہی سے آنے لگی تھی اب عائشہ کی کوششون سے بالکل اچھی ہو گئی
[illegible] اسنے چاروں طرف دیکھا اور جو کچھ گذرا تھا اوسے یاد کیا اسنے فوراً کمرہ سے نکل
جانے کا قصد کیا مگر ایک تو خود پیدائشی بدن دہان [illegible] تھا دوسرے اس رات کو جو
اضطراب اسکے دل پر گذرا تھا اس سبب سے وہ نہ جا سکی جو کچھ ہو چکا تھا اوسے یاد
کر کے سر پیٹنے لگا اور بیٹھ گئی عائشہ نے اوسکا ہاتھ پکڑ کر کہا مین تمہین کیون ہوا ابھی
تم بہت ناتوان ہو رہی ہو میرے مکان مین چلا [illegible] تا لو پھر جہان تم جاؤگی تمہین
تلوتما نے کچھ جواب نہ دیا عائشہ دریافت سے سب حال سن چکی یہ خیال کر کے تلوتما
میری جانب سے بدگمان ہوگئی کہنے لگی تم مجھے غیر معتبر کیون جانتی ہو ن تو حقیقت
مین تمہارے دشمن کی بیٹی مگر اوس کیوجہ سے یہ خیال نکرو کہ مین تمہارے اعتبار کے
قابل نہین مجھپر کسی بات کے ظاہر ہو جانے سے خوف نکرو رات کے تمام ہونے سے پہلے
ہی مین کسی سہیلی کیساتھ جہان چاہوگی وہان تمہین بھیجدونگی کسیکو کچھ معلوم بھی نہوگا
یہ بات اسی معاملات سے کہی گئی تھی کہ عائشہ کی صاف دلی پر تلوتما کچھ [illegible] لاسکی مگر نہ
تو وہ چلنے کے قابل تھی نہ جگت سنگہ کے پاس [illegible] آخرکار جانے پر راضی ہو گئی
عائشہ بولی تم چل [illegible] اس [illegible] سہیلی کے [illegible] سہارا دیا
اور آہستہ آہستہ [illegible] عائشہ بھی کنورجی سے رخصت ہوا چاہتی تھی کہ کنورجی [illegible] طرف دیکھی

لگے جس سے معلوم ہوا کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہین عائشہ اس مطلب کو سمجھ گئی اور سہیلی
سے کہا اونکو میری خوابگاہ مین پہنچادو اور پہر مجھے آکر لیجاؤ یہ عورت تلوتما کیساتھ روانہ ہوئی
جگت سنگھ نے ایک گہری آہ بہر کر اپنے دل مین کہا ہمیشہ کے لیے رخصت اجتک
تلوتما نظر آتی تہی اسکی نگاہ اوسی پر لگی رہی تلوتما بہی اپنے دل مین کہنے لگی ہمیشہ کے لیے
رخصت اجتک جگت سنگھ نظر آتا تہا اوسوقت تک اسنے پہر کر نہین دیکہا تھا کب؟
جبتک کنور جی کا سامنا تہا۔

پندرہوان باب

افشا

جب تلوتما اور سہیلی دونون چلی گئین عائشہ آگے بڑہی اور پیڑ سیالی پر بیٹھ گئی وہان بیٹھنے
کی اور کوئی چیز نہ تھی جگت سنگھ اوٹھ کہڑا ہوا عائشہ نے اپنی چوٹی سے ایک گلاب
کا پہول نکالا اور اوسکی پنکہڑیان نوچنے لگی اور کہا کنور جی آپکی صورت سے ایسا معلوم
ہوا جیسا کہ آپ مجھے کچھ کہنے کو ہین۔ اگر مین آپکی کوئی خدمت کرسکون تو جناب
ازراہ عنایت اپنے دل کی بات بیان کرنے مین پس و پیش نہ کیجیے آپکی خدمت کرنے
مین مجھے حقیقت مین خوشی ہوگی۔

کنور جی۔ شہزادی اب مجھ کوئی چیز فائدہ نہین دیسکتی نہ حضور۔ یہ اس سبب سے
نہین تہا جو مینے آپکی ملازمت کا انتظار کیا جو کچھ مین کہونگا وہ یہ ہے جس انصاف
نے مجھے اسحالت پر پہنچایا اسکی وجہ سے مین آپ کے پہر دیکہنے کی سراپا شوق آرزو نہین
کرسکتا شاید ہم یہان ایک دوسرے کو آخری وقت دیکھ رہے ہین ہائے جسقدر
انتہا سے زیادہ مین آپ کا ممنون ہون اوسکو الفاظ کیونکر ظاہر کرسکتے ہین اپنی بری
قسمت کا خیال کرینگے مجھے اس بات سے امید کرنیکی کیا جرأت ہوسکتی ہے کہ کبھی اس
احسان کا بدلا کرونگا لیکن اگر آپ کہہ سکتی ہون کہ اگر کبھی ضرورت آ پڑے الرا ... دل
کبھی کچھ چاہتا ہون تو ازراہ عنایت اپنے دل کا مقصد بیان کرنے مین آپ تامل نہ کیجیے
بشرطیکہ کوئی بہن اپنے بہائی سے صاف صاف آرزو بیان کر دیتی ہے۔ جگت سنگھ

آواز ایسی بیتابی جیسی یا امیدی کی تہی کہ عالیشہ کے دل پر اثر کر گئی۔
عالیشہ۔ جناب آپ مایوس نہ ہو جیئے آپکی پریشانیان کل جاتی رہینگی۔
جگت سنگہ۔ مین مایوس نہین ہون مگر اس زندگی مین کس بات کی امید میرے لئے باقی رہ گئی ہے اب مجھے صرف یہی آرزو ہے کہ اس زندگی کو چھوڑ دون اور یہہ نہ باقی رہتے مگر یہ مین نہین چاہتا کہ اسے قید خانہ مین چھوڑ دون کنور جی کی یہ حسرتناک آواز عالیشہ کے دل پر پہنچی کنور جی کا حال ظاہر ہونے پر وہ نہایت متحیر ہوئی شہزادی پر ہر ایک محویت کا عالم طاری تہا ایک با الفت عورت کیطرح عورتون ہی کی ایسی جگر گداز محویت کیساتہ اوسنے کنور جی کا ہاتہ پکڑ لیا اور اون کے منہ کیطرف دیکہکر چلا اوٹہی پیا جگت سنگہ!! اور تہوڑی دیر تک ٹہیری رہی اسنے کنور جی کیطرف جگت کے لفظ سے خطاب کیا تہا۔ عالیشہ نے پہر کہنا شروع کیا جگت سنگہ آپ اپنے دل پر کیون کلفت اوٹہاتے ہین مجھے غیر نہ سمجھئے آپ اجازت دیجئے تو مین پوچھون۔ رندہیر سنگہ کی بیٹی و کنور جی نے بات کاٹکر کہا۔ مین آپ سے رحم کی التجا کرتا ہون وہ خواب تہا کچہ ہو گیا تہوڑی دیر تک دونون خاموش رہے اور دونون کے ہاتہ اسطرح آپس مین ملے رہے عالیشہ نے ہاتہون پر اپنا سر جہکا دیا یکایک کنور جی چونک پڑے کیونکہ آنسو کا ایک گرم قطرہ اونکے ہاتہ پر گرا کنور جی نے اپنا سر جہکا کر عالیشہ کے پیارے چہرہ پر غور کیا اور دیکہا کہ آنسو پیہم اسکے رخسارون پر ٹپک رہے تہے کنور جی متحیر ہوئے اور چلا کر کہا۔ خدا کیواسطے عالیشہ بتاؤ کیا ہے تم کیون رو رہی ہو بغیر کچہ جواب دئے عالیشہ نے ایک پیاری ادا سے کنور جی کا ہاتہ کہینچا اور اپنے برابر چارپائی پر بٹہا لیا جب کنور جی بیٹہ گئے اسنے پہر اونکا ہاتہ اپنے ہاتہ مین لیا اور کہا کنور جی کبہی میرے خیال مین نہ تہا۔ کہ اس حال مین آپ سے رخصت ہونگی۔ آپکو اس نہایت ہی جگر گدازی کی حالت مین قیدخانہ کے اندر چہوڑ جانیکا صدمہ مجہسے ہرگز نہ اوٹہایا جائیگا۔ مین منتون سے عرض کرتی ہون کہ میرے ساتہ آئیے مین اپنے اصطبل سے آپکو ایک گہوڑا دونگی آپ آج ہی رات کو اپنے باپ کے پڑاؤ کیطرف بہاگ جائیے۔ خدا کی رحمت کا فرشتہ آپپر رحمت نازل کرینگے

لئے خود سامنے آگیا۔ کنورجی پر کبھی ایسی حیرت طاری نہین ہوئی تھی۔ انتہائے تعجب کے باعث اونکے منہ سے بات نہ نکلتی تھی عائشہ نے اصرار کیا جلت سنگھ کنورجی آپسے آپ ہے کنورجی نے کچھ تامل کرکے کہ عائشہ تم اسکو رہا کردوگی۔

عائشہ - ان اسیوقت۔

کنورجی - بے اپنے باپ کو خبر کئے ہوئے۔

عائشہ - مجھہ پرواہ نہین ہے حال مین اون پر جب ظاہر کرونگی جسوقت آپ انکی حد سے نکل جائینگا۔

کنورجی - مگر دربان مجھکو کیونکر جانے دینگے۔

عائشہ - یہ طلسم اون کو راضی کردیگا یہ کہکر اوسنے اپنا جواہرات کا ہار اوتارا اور کنورجی کے سامنے رکھدیا۔

کنورجی - جسوقت یہ امر ظاہر ہوگا تو آپکو اپنے باپ کے ہاتھ سے صدمہ پہنچیگا۔

عائشہ - کچھہ ایسا خوف نہین ہے۔

کنورجی - نہین عائشہ مین ہرگز نجاؤنگا عائشہ بھولے پن سے اوسکی طرف دیکھنے لگی اور غمگین ہوکر پوچھا ہائے کیون کنورجی نے اپنی جان کے بچنے کی بہ نسبت کسی اور معاملہ مین آپ کا احسانمند نہین ہون اور مین کوئی ایسا کام ہرگز نہ کرونگا جس سے آپکو اذیت پہنچے عائشہ نے رکتی ہوئی آواز سے کہا تو اب بھی نکالے ہوئے جائینگا۔

کنورجی - اب مہربانی کرکے آپ اکیلی ہی چلی جائیگا۔

عائشہ پھر چپ ہوئی اسنے آنسوؤن کے روکنے کی بہت کوشش کی مگر کوئی کارگر نہوئی اور پھر بہ نکلے۔

کنورجی گھبرا کر چلائے عائشہ عائشہ۔ اے نازنین تم کیون روتی ہو عائشہ خاموش تھی کنورجی نے پھر کہنا شروع کیا عائشہ مین منتین کرکے کہتا ہون اگر آپ اس ہچکیے ہچکیے رونے کا سبب بیان کرسکتی ہون تو بیان کردیجئے مین اسکے دفع کرنے مین اپنی جان تک لڑا دونگا جسے تو قدرت نہین رہتا اختیار کیا اسکی وجہ سے عائشہ کی

آنکھون سے آنسو جاری نہین ہوسکے کیا آپ کے والد کے قیدخانہ مین قیدی نہین
پڑے ہین بغیر کچھ جواب دئے عایشہ نے آنسو پوچھے کچھ تامل کے بعد وہ کہنے لگی
کنورجی اب مین نہ روؤنگی کنورجی کچھ جواب نہ پانیکے سبب سے نہایت غمگین ہو
رہے تھے دونون نے چپ ہوکر سر جھکا لیا اور کسی تیسرے شخص کی پرچھائین قیدخانہ
کی دیوار پر پڑی جسکو اون لوگون نے نہین دیکھا جو کمرہ مین بیٹھے ہوئے تھے وہ آیا
اور اون کے پاس کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر تک چپ چاپ تصویر بنے رہنے پر اسنے
ایک غصہ کی کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔ شہزادی یہ سزا کے قابل بات ہے۔
دونون نے سر اوٹھا کر دیکھا تو عثمان خان تھا۔
عثمان خان یہ تمام حالت اپنے اوپر گذری کچھ ہی لا نہونے شخص سے سن چکا تھا اور
یہان عایشہ کی تلاش مین آیا تھا عثمان خان کی صورت دیکھکر کنورجی عایشہ کی نسبت
نہایت متردد ہوئے کہ عثمان خان یا قتلو خان کے سامنے اوسکی بیعزتی ہوگی اور وہ
لعنت ملامت کرینگے اور عثمان خان نے جس آواز سے طعنہ زنی کری تھی اوس سے
اور بھی صاف طور پر ظاہر ہوا کہ اسکا بہت زیادہ احتمال ہے عایشہ اس طعنہ
کا مطلب فوراً سمجھ گئی ایک گھڑی بھر کے لئے اسکا خوبصورت چہرہ سرخ ہو گیا
اسکے سوا اسکے چہرہ سے بے صبری کی اور کوئی علامت نہین ظاہر ہوتی تھی
اسنے سنجیدگی کیساتھ پوچھا عثمان خان کون بات سزا کے قابل ہے اوس شہزادی کی
حق مین سزا کے قابل ہے جو رات کیوقت ایک قیدی کے پاس ہے ہان یہ بات بھی
اوس شہزادی کے حق مین سزا کے قابل ہے کہ وہ قانون کی بالکل توہین کرکے
قیدخانہ مین آئی یہ ایک ایسا جملہ تھا کہ عایشہ کی بے داغ عصمت نہین برداشت
کر سکی اوسنے عثمان خان کے چہرہ پر اپنی آنکھین گڑو دین اور ایک ایسی تیزی کی
لہجہ مین جسکا کبھی سنا عثمان خان کو بالکل یاد نہ تھا کہا۔ تجھے اختیار ہے کہ ایسے نازک
وقت مین قیدخانہ مین اکیلی چلی آؤن یہ میری مرضی پر ہے کہ قیدی سے بات چیت
کرون میرے چال چلن کے اچھے یا برے کا فیصلہ کرنیوالے تم نہین ہو۔ عایشہ

اسی لہجہ مین جوابدیا ابا جان جب پوچھینگے اونہین جواب دے لونگی اس معاملہ
مین تمہارے پریشان ہونیکی کچہ ضرورت نہین - عثمانخان متعجب ہوگیا تہا اب
اسے اوبہی غصہ تہا کہنے لگا - نواب صاحب کے سامنے کل صبح کو دیکہنا عثمانخان
نے اسی طعنہ بہری آوازمین کہا اور جو مین پوچہون تو کیا ہرج ہے - عائشہ پورے
دہڑسے چونک پڑی اور عثمانخان کیطرف اپنی نظر گڑوئے رہی اسکی بڑی بڑی آنکہین
اور زیادہ ہوگئین اسکا سوسن کا الپا چہرہ اور زیادہ شگفتہ ہوگیا اسکا کالے
کالے بالون کی لٹون کے ساتہہ ایک جانب کچہ جہک گیا اسکا سینہ اوٹہتے
ہوئے جوش سے اور اوبہر آیا جسطرح کالی گہٹا موجین کہیل رہی ہین صاف
طور پر غصہ کی آوازمین کہنے لگی عثمانخان جو تم پوچہتے ہو تو مین کہ سکتی ہون کہ یہ
قیدی جو ہمارے سامنے ہے میرے دل کا مالک ہے اس گہڑی جیسے بادل
گرج گیا نہ تو راجپوت نہ پٹہان کوئی اس سے زیاد کبہی نہ چونکا تہا - کنورجی کو
ایسا معلوم ہوا کہ جیسے اونکی دل کی تاریکی کو کسی نے روشن کردیا وہ عائشہ کے
چپکے چپکے رونیکا سبب اور مطلب اب سمجہے عثمانخان اس سے پہلے ہی
کسیقدر سمجہ گیا تہا اور اسی لئے اسنے عایشہ کو ایسی راہ سے روکا تہا مگر یہ بات
کہ بالکل اوسکے سامنے اپنے عشق کا اقرار کرلیگی اسکے خیال مین بہی نہین
گذرا تہا عثمانخان خاموش تہا عائشہ نے آگے کہنا شروع کیا -
سنو عثمانخان یہ قیدی میرے دل کا مالک ہے جبتک اس بدن کے گرم کرنے
کیلئے ذراسی بہی جان باقی ہے اسوقت اسمین جگہہ پانیکی اس شخص کے
سوا اور کوئی نہین امید کرسکتا اگر یہی ہوا کہ کل قتل گاہ کی زمین پر اسکا خون
بہایا گیا - اس مقام پر وہ کانپ اوٹہی - تو ضرور بالضرور تم مجہے دیکہوگے کہ اسکی
پیاری صورت اپنے دل مین محفوظ رکہونگی اور ہمیشہ روزمرہ اسکی پرستش کرتی رہونگی - اگر یہ گہڑی ایسی ہی سعد نکی گئی - کہ ہم ایکدوسرے کو پہلی دفع دیکہین اگر
یہ کل چہوڑدیا جائے اور سیکڑون میل مت جہرمٹ مین ہو تو کہنا عائشہ کے نام پہنچاکر

ہوا اور اسکو ضرب المثل کردیا تو پھر ہمیشہ اسی کی ہوکر رہونگی۔ اور اسی کی محبت
کا نقش اپنے دل مین رکھون گی۔ تم جانتے ہو مین یہان تنہائی مین اس سے
کیا کہہ رہی تھی؟ مین کہہ رہی تھی کہ مین دربانون کو میٹھی میٹھی باتون سے یا انعام سے
بہلاؤنگی اپنے اصطبل سے ایک گھوڑا کسوا دونگی اور ان سے خوشامد کیساتھ اصرار
کرتی تھی کہ اپنے باپ کے پڑاؤ مین بھاگ جاوین۔ قیدی نے بھاگنے سے خود ہی انکار
کیا ورنہ اسکا نقش قدم بھی تم اسوقت نہ پاتے یہ کہکر اوسنے اپنے آنسو پونچھے اور
تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر آواز بدلکر کہنا شروع کیا مگر عثمانخان مینے تم سے جو کچھ
کہا ہے مین منتین کرکے کہتی ہون کہ مجھے معاف کرو۔ ہم ایکدوسرے کی محبت
اپنے دل مین رکھین۔ اور میرے چال چلن سے ایسا ظاہر ہوتا ہے جیسے مین
بہت بڑی بے عمری کو پسند کرتی ہون۔ گو تمنے میری عصمت پر بدگمانی کی اور گناہ
چاہے جتنے ہون مگر بے عصمتی عائشہ مین نہین ہے۔ عائشہ جو کرتی ہے اوسکا دنیا
بھر کے سامنے اقرار کرسکتی ہے اب تمہارے سامنے اقرار کرلیا ہے اگر ضرورت
پڑے تو کل مین اپنے باپ کے سامنے بھی اسکا اقرار کرلونگی اسکے بعد جگت سنگہ کی
طرف پلٹ کر اوسنے کہا۔ کنور جی آپ بھی مجھے معاف کیجئے اگر عثمانخان اس غم
کے ظاہر کردینے پر جسنے میرے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے کردئے ہین مجھے مجبور نہ کردیتا یہ
بات آپ کے کانون تک کبھی نہ پہنچتی۔ کنور جی چپ چاپ کھڑے رہے اون
کا دل نہایت اضطراب کے باعث جل رہا تھا عثمانخان بھی چپ تھا عائشہ پھر کہنے
لگی عثمانخان مین پھر کہتی ہون اگر مینے تمہین رنج دیا ہو تو تم مجھے معاف کرو مین
ہمیشہ تمہاری محبت کرنیوالی بہن کیطرح رہونگی تم میری محبت کو اپنے دل سے کم
نہ کرنا دیکھو کم نہو۔ جیسا میری بدقسمتی نے کیا ہے مین ویسا ہی اس سمندر مین
غوطے لگاتی رہونگی دیکھو اپنے بہادرانہ دل کی ایسی نعمت کو ضائع کرکے مجھے رنج نہ
دینا یہ کہکر وہ نازنین معشوقہ اپنی سہیلی کے داخل ہونیکا انتظار کئے بغیر جھپٹ کر باہر
نکل گئی۔ عثمانخان اوس شخص کیطرح جو اپنے ہوش و حواس کھو چکا ہو کچھ دیر تک

چپ چاپ رہا اور اسکے بعد گھر واپس گیا۔

سولہوان باب

"حضور آپ کی لونڈی آپکی قدمون پر"

اس رات قتلو خان کی حرم سرا مین ناچ تھا شہنشاہان مغلیہ خاندان کیطرح اپنی سالگرہ کی تقریب کی خوشی اور جشن کو اسنے کل اہل دربار پر عام نہین کر دیا اسکی طبیعت مین نہایت ہی خود غرضی تھی اور ہمیشہ اپنے نفس کی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا اس رات وہ اپنی معشوقہ عورتون کے جھرمٹ مین تھا اور اون کیساتھ ہنسنے بولنے اور خوشی منانے مین مشغول تھا اوسکی معشوقون کے سوا وہان کوئی ناچنے والی لڑکی تھی نہ کوئی تماشا دیکھنے والا تھا۔ خواجہ سراؤن کے سوا وہان کوئی جا ہی نہین سکتا تھا۔ اسکی بعض معشوقہ عورتین ناچتی تھین اور بعض گاتی تھین اور بعض سر ملاتی تھین باقی قتلو خان کے گرد بیٹھی سن رہی تھین دل کو جو جو چیزین اچھی معلوم ہوتی تھین اونمین سے کسی چیز کی کمی نہ تھی تم کمرہ مین داخل ہوئے اور خوشگوار ٹھنڈک جو برابر چھڑکے جانے ہو قون سے پیدا ہوتی تھی تمہارے بدن پر غالب آگئی۔

چاندی ہاتھی دانت بلور کے بے انتہا ظروف کی آب و تاب سے تمہاری آنکھین چوندھیا گئین [illegible] ہو رہی تھی یہان [illegible] سے [illegible] وہان [illegible] بعض پھولون کے بال [illegible] سے آراستہ تھے [illegible] پر چمکتے نظر آتے تھے بعض پھولون کی پتیان [illegible] بعض [illegible] ہوئی تھین بعض ایک دوسرے کیطرف [illegible] اور خوشبو اور خوشبو دار چیزون کی خوشبو پیاری [illegible] کی خوشبو ہر طرف مہک رہی تھی۔ ہوا خوشبو کی کثرت سے بیار [illegible] اور فانوسون کی آب و تاب پھولون کی آب و تاب زیورون کی آب و تاب اور نازنین عورتین جو ہم اپنی آنکھون سے دزدیدہ [illegible] کر رہی تھین اونکی دزدیدہ نگاہون کی آن بان ہر طرف نظر آتی تھی ہین اور

سازون کے نغمے عورتون کی صاف اور شیرین باتون کیساتھ ملے ہوئے ہوا مین
گونج رہے تھے اور ان نغمون کے بیچ بیچ مین کسی ناچنے والی لڑکی کے گھنگھروؤن
کی آواز جادو کرکے دل کو چھین لیتی تھی ادہر دیکھو۔ اے نازنین یہ عورت کیسی
ناچ رہی تھی۔ جب موجین بڑہ جاتی ہین اوسوقت کنول کے پہول کے ایسے
سینے والا راج ہنس بہی یونہی ناچتا ہے بہت بشاش صورتین چارونطرف
حلقہ باندہے دیکہہ رہی ہین اسطرف دیکھو جہان وہ نازنین نیلی پوشاک پہنے
بیٹھی ہے اسکے کپڑے سونیکے ستارون سے جھلبگا رہے ہین۔ کیسی بڑی بڑی
آنکھین ہین!! انمین آسمان کی کیا نازک نیلگونی ہے اسکی دزدیدہ نگاہون کیوقت
کیسی بجلی کوند جاتی ہے۔ اوس دوسری مہ لقا کو دیکھو جو مانگ کے پاس ماتھے
پہ جواہرات کا ٹیکہ لگائے ہے دیکھتے ہو اسکا کیسا پیارا ماتھا ہے؟ روشن چوڑا
صاف کیا۔ جنت کی حورین ایسی ہی ہونگی۔ لواس پیاری سانولی لڑکی کو دیکھو
جو پہولون سے لدی ہوئی ہے۔ دیکھتے ہو اسکی پہول کی ایسی پوشاک اس کے
بدن پر کیا پہبتی ہے گویا پہول اس نازنین ہی کے لئے پیدا ہوئے ہین۔ اس
لڑکی کو دیکھو جسکے ہونٹہ لال لال ہین مگر اسوقت کچھ یونہی سے افسردہ ہو رہے
ہین دیکھو اسکے بدن کا چمکتا ہوا رنگ کسطرح پوشاک سے پہوٹ پہوٹکر نکل رہا ہے
بے ابر آسمان پر ماہ کامل بہی ایسا ہی نظر آتا ہے اسپر اس پریوش کو دیکھو جسکی
گردن ہنس کی ایسی ہے وہ ہنس ہنسکر باتین کرتی ہے دیکھو اسکے جھمکے کیسے
جہول رہے ہین! میری دلربا اے پیارے سر اور خوبصورت بالون والی
نازنین تم کون ہو تم نے اپنی زلف پیچان کو سینہ پر کیون چھوڑ دیا ہے کیا تم یہ دکہا
رہی ہو کہ کنول کے پہول کے گرد سانپ کیون لپٹا ہے۔ اور اے نازنین تم
کون ہو جو قتلو خان کے پہلو مین بیٹھی چاندی کے جام مین مے گلگون اونڈیل
رہی ہو تم کون ہو کہ تمہارے چلتے ہوئے کامل حسن وجمال کو قتلو خان برابر
شوق کی نگاہین ڈال رہا ہے۔ تم [illegible] دزدیدہ [illegible]

بازی سے اسکے دل مین آگ لگائے دیتی ہو؟ اس نگاہ کو مین پہچانتا ہون تم بھالا
ہو اسقدر شراب کیون اونڈیلے دیتی ہو اونڈیلو! اونڈیلو! اور تم نے خنجر کو پھر ونہین
چھپا ہی لیا ہے؟ خوب ایسی حالت مین تم سے ہنسا کیون جاتا ہے۔
ہائے یہ معمولی ہنسی ہے قتلوخان تمہاری صورت دیکھہ رہا ہے یہ کیا دزدیدہ
نگاہ؟ یہ کیا! پھر یہ کیا؟ دیکھو کہین ایسا نہو کہ اس خوشی مین پڑے ہوئے
مسلمان کو بیہوش نہ کر پاؤ۔ شاید یہ تمہاری چرتربازیون کے سبب سے ہے کہ
بس تم ہی اوسکے دل کی مالک ہوگئین اور کیون نہو یہ ہنسی یہ وضع یہ
پیاری بامذاق گفتگو یہ دزدیدہ نگاہ! پھر جام لاؤ۔ قتلوخان ہوشیار! اور
قتلوخان بیچارہ کا کیا اختیار! بھالا کس نگاہ سے گلاس دیتی ہے! اوہو ہو
کیا آواز آرہی ہے یہ آواز انسان کے گلے سے نکل رہی ہے کہ پری کے
گلے سے؟ اور گانیوالیون کے ساتھ بھالا گا رہی ہے۔ کیا آواز ہے کیا تان
ہے۔ کیسا اچھا زیروبم ہے۔ قتلوخان یہ کیا ہے۔ کس نے تمہارا دل
چھین لیا تم کس کیطرف دیکھہ رہے ہو۔
وہ کلام کے ہر لہجہ پر دزدیدہ نگاہ ڈالتی ہے خنجر بھی ایسا نہ کریگا جیسا وہ
تمہارے دل کو چاک کئے ڈالتی ہے اسے دیکھتے ہو! کیلی نگاہ ہی دلفریب
ہے اور یہان تو گانے کی باتین بھی اس نگاہ کیساتھ ملی ہوئی ہین۔ تم
دیکھتے ہو ہر نگاہ ناز سے اسکا سر کس نزاکت سے حرکت کرتا ہے دیکھتے ہو
اسکے جھمکے کسطرح جھول رہے ہین۔ اہا ہا پھر شراب اونڈیلو یہ کیا؟ بھالا اوٹھہ
کھڑی ہوئی اور ناچنے لگی ہے کیا حسن و جمال ہے کیا پیاری وضع ہے
گلاس لا! کیا صورت ہے کیا نقشہ ہے۔ قتلوخان میرے صاحب سنبھلے
رہو! تمھین نشہ زیادہ ہوا جاتا ہے! آہ قتلوخان کا جسم بہکا جاتا ہے آہ
جام! اوہوہو! ہو! پھر کیا! حضور یہ کیا! پھر خندہ بازا! پھر وہی دزدیدہ نگاہ! !
شراب! شراب!! این یہ کیا ہے؟ آنگیا! یہ کیا! حضور! یہ کیا چوٹ تین چار بطر

ہاتھ باندھے بیٹھی تھین۔ قہقہے لگا کر اوٹھ کھڑی ہوئین اور بہاگین ناگہان
چراغ گل ہو گئے قتلو خان نے پکار کر کہا اے میری دلربا تم کہان ہو! بمالا
نے ایک ہاتھ قتلو خان کے شانہ پر رکھکر کہا۔ حضور آپکی لونڈی آپ کے قدمون
پر ہے اور دوسرے ہاتھ مین خنجر لیا قتلو خان نے بمالا کو اپنے سینہ کیطرف
کھینچا اور خوب غور سے گلے مین لپٹا لیا ادھر لپٹایا اور ادھر زور سے چیخ
اوٹھا بمالا کو الگ ڈالکر آپ بچھونے پر گر پڑا بمالا نے اپنا خنجر قبضہ تک
قتلو خان کے سینہ مین اوتار دیا۔ قتلو خان یہ چیخا ناپکار قاتلہ. ملعون کمبخت!
یہ کہا اور ایکبارگی قے ہوئی۔

بمالا۔ نہ قاتلہ نہ کمبخت بلکہ رتدہیر سنگ کی رانڈ بی بی۔ اتنا کہکر جلدی سے
قتلو خان کے بولنے کی طاقت جلد جلد سلب ہوتی جاتی تہی باوجود اسکے
کہ اپنی پوری طاقت سے چلاتا رہا۔ بمالا زور سے بہاگی اور غل مچایا دوسرے
کمرہ مین پہنچکر چند آدمیون کو باتین کرتے سنا وہان سے ہوا کیطرح بہاگی اور
کمرہ مین گئی تو چند دربانون اور خواجہ سراؤن کو پایا شور کی آواز سنکر اور
اوسکو جھجکتے دیکھکر وہ پوچھنے لگے کیا ماجرا ہے ذکی الطبع بمالا نے غل
مچایا قتل اور غارت۔ لوگو جلد دوڑو محلسرا مین ڈاکہ پڑ گیا شاید ڈکیتون
نے نواب صاحب کو مار ڈالا۔

لوگ فوراً کمرہ کیطرف جھپٹے بمالا اندر والی محلسرا کے پہاٹک کیطرف بہاگی
وہان دربان کو مدہوش پڑا پایا اور بغیر اسکے کہ کچھ روک ٹوک ہو پہاٹک
سے نکل گئی سب جگہہ یہی حال تہا بمالا کو کسی نے بہی نہ روکا بہاگتی ہوئی
چلی گئی باہر کے پہاٹک پر پہنچی تو دربانون کو بیدار پایا بمالا کو دیکھکر ایک
دربان بولا کون! کہان جاتی ہو۔

بمالا۔ یہان سست بیٹھے کیا کرتے ہو یہ شور نہین سنتے ہو۔

دربان۔ یہ کیا شور ہو رہا ہے۔

بالا نے چیخکر کہا۔ گبھراہٹ اور بیتابی! نواب صاحب پر کسی نے حملہ کیا دربان پھاٹک چھوڑکر ادھر تپیٹے بالا بغیر مزاحمت کے وہان سے ہی کھسکی پھاٹک سی تہوڑی دور آگے نکل گئی تو ایک درخت کے نیچے کسی شخص کو کھڑا پایا بالا فوراً پہچان گئی کہ ابہی رام سوامی ہین! بالا آپہنچی تو ابہی رام سوامی نے کہا مجہے بڑا تردد تہا یہ شور کیسا ہو رہا ہے۔

بالا۔ بیٹے اپنی غلطی کا بدلہ لیلیا ہے یہین ٹھیرنا مناسب نہین جلد جہپر مین چلئے وہان آپ کو سب بتادونگی۔ تلوتما کہان ہے۔

ابہی رام سوامی وہ اشمنی کے ساتہہ آگے جاتی ہے ہم بہت جلد اسکو پالینگے دونون جلدی ہی جلدی قدم بڑہاکر چلے تہوڑی دیر مین جہپر مین پہنچے دیکہا کہ عایشہ کی مہربانی سے تلوتما اشمنی کے ہمراہ ابہی ابہی آگئی ہے اسنے ادب سے جہک کر ابہی رام سوامی سے پالاگن کہا اور رونے لگی۔ ابہی رام سوامی نے دلاسا دیکر کہا پرمیشر کی دعا ہے تم پاپی پلیچ کے پہندے سے نکل آئین اب یہان ایک گہڑی بہی ٹہرنا مناسب نہین ہے مسلمان لوگ آجائینگے تو ہمین قتل کرکے اپنے مقتول نواب صاحب کا انتقام لینگے آؤ ہم آج ہی رات کو یہ مقام چہوڑدین اس رائے کو سبہون نے تسلیم کیا۔

سترہوان باب

دم واپسین

بالا کے بہاگتے ہی قتلو خان کا ایک عہدہ دار دوڑتا ہوا جگت سنگہ کے قیدخانہ مین آیا اور کہنے لگا کنورجی صاحب نواب صاحب کوئی دم کے مہمان ہین اور آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہین کنورجی نے متحیر ہوکر زور سے کہا یہ کیا ہوا۔

عہدہ دار۔ کچہہ دشمن محلسرا مین گہس آئے اور نواب صاحب کو سخت زخمی کرکے بہاگ گئے ابہی تک تو زندہ ہین مگر زیادہ دیر تک زندہ رہتے معلوم نہین ہوتے۔

کنور جی- اور ایسے وقت مین وہ مجھے ملنا کیون چاہتے ہین -

عہدہ دار- اس امر کو مین نہین جانتا مین فقط پیغام لایا ہون -

کنور جی اوس شخص کے ہمراہ اندر گئے وہان دیکھا تو فی الحقیقت زندگی کا چراغ جھلملا رہا تھا اور ایک دائمی رات کی تاریکی مین غرق ہوجانے کے قریب اوقات دم توڑ نے کے گرد تھا تمام . عالیشہ اسکے نوجوان لڑکے . اسکے دست اور سرکار ہویان ملازم اہل دربار بہیڑ لگائے کھڑے تھے آوازین آہ و زاری کی ہوا مین گونج رہی تھین ایک ہجوم تھا اور ہر شخص چلا چلا کر رو رہا تھا بچے یہ سمجھتے تھے کہ کیا معاملہ ہے مگر رو رہے تھے غرض جتنے تھے سب چلا چلا کر نالہ و زاری کر رہے تھے سوا ایک کے وہ عالیشہ تھی آنسو کثرت سے اسکے رخساروں پر جاری تھے اپنے باپ کا سر لئے وہ خاموش بیٹھی تھی -

جگت سنگہ نے دیکھا کہ اوسکی وضع سے بے انتہا غم و حسرت کا سکوت پایا جاتا ہے یہ سکوت اوس چراغ کا نمونہ جسکی لو تک اتنی ہی ہوا نہ پہنچی ہو کہ وہ باقی رہ سکے کنور جی جیسے داخل ہوئے خواجہ عیسیٰ نام دربار کے ایک شخص نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور قتلو خان کے پہلو مین لیجا کر کھڑا کر دیا اور قتلو خان کیطرف خطاب کر کے اس زور سے جیسے کوئی بہرے شخص سے باتین کرتا ہے "کنور جگت سنگہ آئے ہین" قتلو خان نے ناتوانی کی آواز سے کہا تمہارا دشمن مین مرتا ہون اب وہ ساری دشمنی اور غصہ چھوڑ دو -

جگت سنگہ نے مطلب سمجھکر جواب دیا بہت خوب اب مین ایسا ہی کرونگا قتلو خان نے پہر اوسی آواز سے کہا تمہارا دشمن مین مرتا ہون اب وہ ساری دشمنی اور غصہ چھوڑ دو -

جگت سنگہ نے مطلب سمجھکر جواب دیا بہت خوب ایسا ہی کرونگا . قتلو خان نے پہر اوسی آواز سے کہا کہ مین چاہتا ہون ۰۰۰۰ ۰ و سدہ ۲

جگت سنگہ- مین کیا وعدہ کرون .

قتلو خان - اپنا ہاتھ لاؤ۔
قتلو خان کی عرض سنکر عثمان خان نے جگت سنگھ کا ہاتھ قتلو خان کے ہاتھ مین دیدیا
اسکی حرارت سے جگت سنگھ کے بدن مین آگ لگ گئی مگر اوسنے ہاتھ نہ چھوڑا
قتلو خان - سب لوگ - لڑائی - ارے مین پیاس سے مرا جاتا ہون۔
پیاری عائشہ نے منہ مین شربت ٹپکایا۔
قتلو خان - یہ بیفائدہ - لڑائی - صلح -
قتلو خان ٹھہر گیا جگت سنگھ نے کچھ جواب نہ دیا قتلو خان جواب کی امید مین کنور جی
کے چہرہ پر نظر جمائے رہا کچھ جواب نہ پایا تو کوشش کرکے کہا انکار۔
کنور جی - اگر پٹھان لوگ شہنشاہ اکبر کی بالادستی قبول کرین تو مین صلح کے کرنیکی
کوشش کا اقرار کرسکتا ہون۔
قتلو خان نے اسطرح کہا کہ آدھا لفظ زبان سے نکلا کہا اڑیسہ ۔
کنور جی نے اوسکی غرض سمجھکر کہا اگر مجھے اپنی کوششون مین ناکامی نہوئی تو آپ
کے صاحبزادے اڑیسہ سے محروم رہینگے قتلو خان کا چہرہ جسمین پہلے عالم نزع
کے سبب سے تشنج ہو رہا تھا خوشی سے چمکنے لگا قتلو خان - تم آزاد ... خدا ... بھلا
جگت سنگھ جانے ہی کو تھا کہ عائشہ نے اپنا سر جھکا کر کچھ اپنے باپ سے کہا قتلو خان
نے پہلے خواجہ عیسی کیطرف دیکھا پھر کنور جی کیطرف جو چلے جارہے تھے دیکھا
خواجہ عیسی نے کنور جی سے کہا شاید نواب صاحب کچھ اور کہنا چاہتے ہین کنور جی
پھر پلٹ آئے۔
قتلو خان نے کان لا
کنور جی سمجھ گئے دم توڑنیوالے شخص کے قریب وہ کچھ اور بڑھ آئے اور قتلو خان
کے ہونٹون پاس اپنا کان لیگئے قتلو خان نے اسطرح کہ سمجھ مین نہ آتا تھا کہا دن
تھوڑی دیر ٹھہر گیا اور کہا وہ بندھیر سنگھ ارے پیاس عائشہ نے منہ مین پھر شربت ٹپکایا۔
قتلو خان - وندھیہ سنگھ کی بیٹی ۔

کنورجی کیصورت سے معلوم ہوا جیسے اون کو سانپ ڈس گیا ہے چونک پڑے اور کچھہ یون ہی سا سر اونچا کیا۔

قتلو خان۔ یتیم مین گنہگار ہون۔ ہائے پیاس لگی ہے۔

عائشہ نے پہر منہ مین شربت ٹپکا دیا مگر اب گفتگو کرنا دشوار ہوگیا قتلو خان زیادہ جلد جلد اور تیز تیز سانسین لینے لگا اور کہا مین جلا۔ مین پہنکا۔ یا عصمت ہے تم دیکھ لو گے۔

کنورجی۔ ہو گیا۔

یہ آواز بادل کے گرجنے کیطرح قتلو خان کے کان تک گئی۔

قتلو خان۔ دیکھی تک نہین ایسی پاکدامن۔ دیکھا تک نہین ہاتہ تک نہین لگایا تم کیسے۔ پیاسا ہون۔ ارے مرا۔ پیاری عائشہ اس سے زیادہ بات نہ کی گئی۔ اپنی قوت سے زیادہ کوشش کرکے قتلو خان نے یہ الفاظ کہے تہے ہوش و حواس سے خالی سر بیجان ہوکر عائشہ کی گود مین گرپڑا۔ عائشہ کا نام پچھلا لفظ تہا جو قتلو خان کی زبان سے نکلا ویسے ہی روح کا جھلملاتا ہوا چراغ موت کی تاریکی مین پڑکر گل ہوگیا۔ اور اپنی زندگی اور دنیا دونون قتلو خان سے گزرگئے

اٹھارہوان باب

رقابت

کنور جگت سنگہ رہائی پاکر اپنے باپ کے پڑاؤ مین گئے اور حسب قاعدہ مغلون اور پٹھانون مین صلح ہو گئی۔ پٹھانون نے شہنشاہ کی عظمت اور بالادستی تسلیم کرلی اور اون کو اجازت مل گئی کہ ملک اڑیسہ پر اپنا قبضہ رکہین۔ اس صلح کے تفصیلی حالات کے لئے ناظرین کو مورخین کی کتابون کے صفحات کیطرف رجوع کرنا چاہیئے۔ ہم اون باتون مین نہ پڑینگے صلح ہوجانیکے بعد کچھ دنون تک دونون فوجین وہین پڑی رہین پٹھانون کے مدار المہام خواجہ عیسیٰ اور سپہ سالار عثمان خان اس نئے تعلق زیادہ بڑہانے کے لئے قتلو خان کے نوجوان بیٹون کو ہمراہ لیکر

مہاراجہ مان سنگہ کی فرودگاہ مین آئے ان لوگون نے پچاس ہاتہی اور بہت سے بیش قیمت تحائف پیش کرکے مہاراجہ صاحب کی نظر مصاحبت حاصل کی مہاراجہ صاحب نہایت عزت سے پیش آئے اور بہت کچہہ اعزاز و اکرام کیساتہہ رخصت کیا۔ کوچ کرنے مین کچہہ دنون تاخیر ہوئی۔ انجام کار جب راجپوتون کی فوج پٹنہ کو کوچ کرنیکو تہی اوس زمانہ مین ایکدن دوپہر کو کنور جگت سنگہ اپنے جلو کے سوارون کو ہمراہ لیکر پٹہانون کے قلعہ کیجانب روانہ ہوئے تاکہ عثمانخان اور ملاقاتیون سے رخصت ہو آئین قیصر خانہ مین ملاقات ہونیکے بعد عثمانخان نے کنورجی کی نسبت کسیقدر سرد مہری ظاہر کی تہی اوسوقت عثمانخان نے کنورجی کو چند معمولی الفاظ سے رخصت کیا۔ کنورجی غمگین دل کیساتہہ خواجہ عیسیٰ کے پاس گئے اسکے بعد عایشہ کے وہان گئے انہون نے اندرونی محلسرا کے ایک دربان کی معرفت عایشہ کے پاس کہلا بہیجا دربان سے کہا! عایشہ سے کہنا جب سے نوابصاحب نے انتقال فرمایا اوسوقت سے مین ایسی قسمت نہین رکہتا تہا کہ آپکی زیارت نصیب ہو۔ مین پٹنہ کیجانب کوچ کرنیکو ہون اور اب دوبہی ایک مرتبہ آپکی زیارت کا موقع ہاتہہ لگے گا اسلئے روانگی سے پیشتر آپ سے رخصت ہونیکے بارہین متردد ہون۔ خواجہ سرا تہوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور کہا۔ شہزادی صاحبہ مجہے یہ عرض کرنیکا حکم دیتی ہین کہ وہ آپکی ملاقات سے مجبور ہین اور کوتاہی کیوجہ سے معافی کی آرزومند ہین اور زیادہ رنجیدہ ہوکر کنورجی اپنی فرودگاہ کو روانہ ہوئے جب قلعہ کے پہاٹک پر پہنچے تو عثمانخان کو اپنا منتظر پایا کنورجی نے عثمانخان کو پہر سلام کیا اور وہان سے روانہ ہوسنے ہی کو تہے کہ عثمانخان اسکے ساتہہ ہوا۔

کنورجی۔ سالار صاحب اگر مجہسے آپکی کوئی خدمت ہوسکتی ہو تو ازراہ عنایت اس سے مطلع فرمایئے مین نہایت خوشی سے آپکا حکم بجالاؤنگا۔

عثمانخان۔ مجہے بعض ایسی نہایت ہی خاص باتین عرض کرنی ہین کہ اتنے آدمیونکے سامنے اون کو نہین عرض کرسکتا۔ مہربانی کرکے ان سب لوگون سے کہئے

چلے جائین اور آپ میرے ساتھ چلئے۔
کنورجی نے بغیر کچھ پس وپیش کئے اپنے جلو کے آدمیون کو آسکے واپس ہونیکا
حکم دیا اور عثمانخان کیساتھ جانیکے لئے سوار ہوئے اور عثمانخان بھی اپنے گھوڑے
پر سوار ہوا تھوڑی مسافت طے کرکے عثمانخان ششبھ کے ایک گھنے جنگل مین
گھسا اوس جنگل کے درمیان مین ایک ویران عمارت تھی شاید اگلے زمانہ مین
کوئی باغی اس جنگل کے اندر پناہ گزین ہوا تھا عثمانخان نے چپ چاپ گھوڑے
کو ششبھ کے ایک درخت مین باندھ دیا اور کنورجی کو ہمراہ لئے ہوئے عمارت
کے اندر داخل ہوا یہ ایک ریگستانی مقام تھا عمارت کے بیچ مین ایک کشادہ
صحن تھا صحن کے ایکطرف نئی کھدی ہوئی ایک قبر تھی قریب اوسکے دوسری طرف
ایک چتا بنی ہوئی تھی مگر وہان بھی کسی لاش کا پتہ نہ تھا صحن مین پہنچکر کنورجی
نے پوچھا یہ کس کے لئے ہے۔
عثمانخان۔ یہ میرے حکم سے تیار کئے گئے ہین آج کیدن اگر مین مارا جاؤن تو
از راہ عنایت آپ مجھے اس قبر مین دفن کر دیجئے گا کسیکو اسکی خبر بھی نہوگی اور
جو آپ تلوار سے جائین تو مین برہمنون کو بلوا کر آپکی تجہیز وتکفین کی رسمین ادا کرونگا
کسیکو کانون کان خبر نہوگی کنورجی نے متحیر ہوکر پوچھا صاحب آپکی ان باتون کا
مطلب کیا ہے۔
عثمانخان۔ مین پٹھان ہون جب ہم لوگون کا دل جلتا ہے تو ہم حق وناحق پر
فیصلہ نہین کرتے ہین عائشہ کے عشق کے لئے دنیا مین دو رقیب نہین رہ سکتے۔
ہم دونون مین سے یہان ایک کا مرجانا ضرور ہے کنورجی اب کل مطلب سمجھے
اور غمگین ہوکر پوچھا تو جناب آپکی کیا غرض ہے۔
عثمانخان۔ آپ مسلح ہین اسلئے آپ سے ہوسکے تو مجھے قتل کرکے اپنا
راستہ صاف کیجئے یا اسکے خلاف خود قتل ہوگئے تو میرا راستہ کھل جائے
یہ کہکر بغیر جواب کی مہلت دئے عثمانخان نے کنورجی پر تلوار لیکر حملہ کیا تلوار کے

کھینچ لینے پر کنورجی اپنی جان بچانے پر مجبور ہو گئے عثمانخان نے کنورجی پر وار پر وار کئے مگر کنورجی نے اپنے مقابل پر وار کرنیکی کوشش نہین کی وہ فقط اپنے اوپر سے وار بچاتے رہے دونون کے ہاتھون مین تلوارین تھین اور دیر تک لڑائی ہوتی رہی کسیطرف شکست نہین ظاہر ہوئی مگر پٹھان کے وارون نے کنورجی کے بدن کو سست کردیا کیونکہ اون کا بدن خون آلود ہورہا تھا بخلاف اسکے عثمانخان پر کہین چرکا بھی نہ آیا تھا کیونکہ کنورجی نے اسپر ایک وار لگانیکا قصد نہین کیا خون کے کم ہوجانے سے رفتہ رفتہ اپنے جسم کو ناتوان دیکھکر اور سمجھکر کہ اس لڑائی مین جسمین برابر کا مقابلہ نہین ہے یقیناً زندگی سے ہاتھ دھوتا ہے کنورجی نے التجا کرنیکے طریقہ پر کہا ٹھہرو عثمانخان ٹھہرو مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہار گیا" عثمانخان نے ہنسکر جواب دیا ہا ہا ہا اس سے پہلے مجھے کبھی نہین معلوم ہوا کہ کوئی راجپوت سردار موت سے ڈر گیا ہو لاؤ مین تمہین قتل کرونگا ہرگز زندہ نہ چھوڑونگا۔ جبتک تم زندہ ہو عائشہ میری نہوگی۔

کنورجی ۔ مین عائشہ کے لئے نہین ہون ۔

عثمانخان ۔ نے تلوار پکا کر کہا نہین تم نہین ہو مگر عائشہ تمہارے لئے ہے لڑو چھوڑنیکی ضرورت نہین ۔ کنورجی ۔ نے اپنی تلوار تھوڑی دور پھینکدی اور کہا مین ہرگز نہ لڑونگا تم میری مصیبت مین کام آئے ہو تم سے نہ لڑونگا۔ عثمانخان نے غصہ مین آپے سے گذر کر کنورجی کے سینہ پر ایک لات ماری اور شور کر کے کہا یون جنگجو لڑائی سے ڈرتا ہے اوس سے مین یون لڑتا ہون! کنورجی کا صبر جاتا رہا ہاتھ سے پھینکی ہوئی تلوار پھر اوٹھا کر اوس شیر کیطرح جسے لومڑی نے ستایا ہو آگر جھپٹے ۔ اور پٹھان پر حملہ کیا پٹھان اس تیز حملہ کی تاب نہ لا سکا اور کنورجی کے طاقتور بدن کی زور آوری سے نیچے گر کر زمین کو اپنی قد کی لمبان سے ناپنے لگا کنورجی اپنے دشمن کے سینہ پر چڑھ بیٹھے اوسکی تلوار ہاتھ سے چھوڑ کر چھین لی اور اپنی تلوار اوسکے گلے پر رکھکر کہنے لگے اب کیسا تھا ۔ بی لڑائی سے طبیعت بھر گئی ۔

عثمانخان - جبتک زندہ ہون اوسوقت تک نہ بہریگا۔

کنورجی تمہاری زندگی کو تومین اسیوقت ختم کرسکتا ہون۔

عثمانخان - یہی کرو ور نہ تمہارا جانی دشمن زندہ رہجائیگا۔

کنورجی - زندہ رہنے دو راجپوت لوگ اس سے خوف کرنا ذلت سمجھتے ہین۔ مین تمہین عمل کر چکا ہوتا مگر تم نے میری جان بچائی ہے اور مین بہی ویسا ہی کرتا ہون ایکے بعد کنورجی نے عثمانخان کے ہاتہہ پیر باندہ دیئے اور سب ہتیار چہین لئے اور چہوڑ کر کہا کہ تم نے پٹہان ہوکر ایک راجپوت کنور کے بدن کو لات مارنیکی جرأت کی اور اسی خطا کیوجہ سے مینے تم کو اسحالت مین پہنچایا ورنہ راجپوت لوگ ہرگز ایسے ناشکر نہین کہ محسن کے بدن کو ہاتہہ لگائے۔ بے جواب دئے عثمانخان گہوڑے پر سوار ہوا اور اوسکو قلعہ کیطرف سرپٹ بہگایا کنورجی نے ایک کنوئین مین جو پاس ہی تہا اپنی چیا در ڈالی اور پانی سے بدن دہویا اونہون نے گہوڑے کی لگام کہولی اور سوار ہوئے دیکہا کہ گہوڑے کی لگام مین کسی درخت کی بیل سے ایک خط بندہا ہوا تہا اس خط کو لگام سے کہولا تو نادم ہوا کہ انسان کے کچہہ بال اسمین بند ہے ہین لفافہ پر عبارت لکہی تہی جناب از راہ عنایت اس خط کو نہ کہولئے گا اگر آپ کہول ڈالینگے تو اس خط سے جو غرض ہے وہ جاتی رہیگی کنورجی نے دیر تک غور کیا آخر کاتب ہی کی مرضی پر چہوڑ دیا ویسا ہی بند خط اپنے تعویذ مین رکہہ لیا اور گہوڑے کو چابک لگا کر ڈیرا اوکیطرف پہنچے وہان پہنچنے کے دوسرے روز کسی قاصد کے ہاتہہ کنورجی کو ایک اور خط پہنچا یہ خط عائشہ کا تہا مگر اسکا حال آئندہ باب مین ہوگا۔

انیسوان باب

عائشہ کا خط

عائشہ ایک خط لکہنے بیٹہی۔ اسکے چہرہ سے سنجیدگی اور متانت ظاہر ہوتی تہی عائشہ نے جگت سنگہ کے نام خط لکہنے کو تہی کاغذ کا ایک پرزہ لیکر خط لکہنے لگی۔

کہتی تہی ... یہ لکہتے وقت اسکے رخساروں پر آنسو بہہ نکلے اور کاغذ پر ٹپکے

پڑے۔ عالیشہ نے اوس کاغذ کو پہاڑ دیا اور دوسرا کاغذ لیا ابھی زیادہ سطرین
نہ لکھنے پائی تھی کہ اس کاغذ کا بھی وہی حال ہوا جو پہلے کا ہوا تھا۔ وسے بہی عالیشہ نے
ملکر پہینکدیا اور سہ بارہ آنسوؤن کا کوئی دہبہ بغیر پڑے عالیشہ نے پورا اختیار کرلیا
ختم کرنے پر پڑہنے لگی کہ دیکہون کیا لکھا ہے۔ جسوقت وہ خط پڑہ رہی تہی آنسو کی
ڈبڈبا سے ہونے کے سبب سے نظر کام نہ کرتی تہی بوقت تمام اسنے خط
لپیٹا اور قاصد کے حوالہ کیا نامہ بر توسیدہا راجپوتون کے ڈیرا و کیطرف روانہ ہوا۔
اور عالیشہ اکیلی پلنگ پر پڑی روتے لگی۔

کنور جگت سنگہ نے خط کہول کے پڑہنا شروع کیا

کنور جی صاحب

مینے جو آپ سے ملاقات نہین کی یہ اسوجہ سے نہ تہا کہ مجھے اپنے صبر و تحمل کے
جاتے رہنے کا کچھ خوف ہے ازراہ عنایت عالیشہ پر اس امر کی تہمت نہ لگائیے
کہ اوسے صبر کی ضرورت ہے آپ نے ایسا خیال کیا تو مجھے صدمہ ہوگا آپ واقف
ہین کہ عثمان خان نے اپنے سینہ مین ایک آگ مشتعل کر رکہی ہے مینے آپ سے
اسلئے ملاقات نہین کی کہ مبادا اس امر سے میرے ہاتہون اسے کچھ صدمہ پہنچے۔
اس امر کا مینے خیال نہین کیا کہ میرے انکار سے آپ کو رنج ہوگا مینے اپنی تکلیف اور
اپنے عیش و مصیبت سب خدا کے ہاتہہ پر محول کر دئے ہین اگر بذات خود مین آپ
کو خدا حافظ کہتی تو اس صدمہ کو بآسانی اوٹہا لیتی اور جو آپ سے مین ملاقات
نہ کرسکی اسکو مینے پتہر کا کلیجہ بنا کر اوٹہایا پہر مینے یہ خط کیون لکہا میری ایک غرض
ہے اگر آپ نے سنا ہو کہ آپکو بہن سے زیادہ چاہتی ہون تو ازراہ عنایت بہلا
دیجئے میری نیت یہ نہ تہی کہ زندگی بہر اس امر کو ظاہر کرون مگر خدا کی مرضی
اسکے خلاف بہرحال اسے اب دل سے نکالڈالئے مین اس قابل نہین ہون
کہ آپ مجھسے محبت کرین آپ کیساتہ جو مجھے کرنا تہا کر چکی اسکے معاوضہ کی بہی
مین مستحق نہین ہون میرے عشق کی جز ایسی مقبوضہ نہین ہے کہ اگر آپ کو

میری محبت تو اسمین بہی خوش ہون مگر اسبارے مین اپنے کام کو مین نے
سرانجام دے لیا ملنے آپ کو ناخوشی سے عالم دیکھا جب آپ پر اچھے دن آئین
تو عایشہ کو خبر کر دیجئے مگر ایسا نہ کیجئے کہ اطلاع کرنا آپ ناپسند کرین اگر آپ
کے دل کو کبہی رنج پہنچے تو بہلا آپ عایشہ کو یاد کیجئے گا آپ کو اسوقت جو
مین خط لکھ رہی ہون یا آیندہ لکھون اسوقت اسکی نسبت لوگ مجھے
الزام دینگے امیدوار میری کوئی خطا نہین ان لوگون کے کہنے کا آپ کچھ خیال
نہ کیجئے گا ۔

آپ کبہی جی چاہے دو حرف لکھ بھیجئے گا آپ جانتے ہو مین فی الحال اس زمین کو
آپ کو چھوڑ کے جاتے ہین یہ پٹھان لوگ خاموش رہنے والے نہین ہین ۔
لہذا پھر آپ کے یہان آنے کا زیادہ احتمال ہے مگر مجھے آپ نہ پائینگے بہت
غور کرنے کے بعد مینے یہی یہ بات دل مین ٹہان لی ہے ایک عورت کے دل
مین زیادہ استقلال نہ رہنا چاہیے جسکی مزاحمت فطرتی طور پر محال ہے فقط
آپ سے ایک مرتبہ ملنے کی اور امید ہے اگر اسی ملک مین آپ کی شادی
ہو تو مجھے خبر کیجئے گا مین خود آپکی شادی مین آؤنگی جو [illegible] خوش کی قسمت
مین آپکی بیوی ہونا ہے اوسکے لئے مینے کچھ خوشنما زیور رکھ چھوڑے ہین
اگر موقع ملا تو خود اپنے ہاتہ سے ان زیورات سے اوسکے بدن کو آراستہ کرونگی
دوسری غرض سے جب عایشہ کے مرنے کی خبر آپکو پہنچے تو مہربانی کرکے ایک مرتبہ
یہان چلے آئیے گا میری خاطر سے ان چیزون کو قبول فرمائیے گا جو ایک صندوق
مین ہونگی اور اوس صندوق پر آپ کا نام لکھا ہوگا اگرچہ مین آپکی بیٹی ہونگی یا زردار
سے مین تھوڑی بہت دولت کی مالک ہوئی ہون جو ایک غریب ملک کی حیثیت
سے زیادہ ہوگی وہ ایسی نہوگی کہ آپکا خاندان اوسے قبول نہ کرے ازراہ عنایت
اسکو اپنے تصرف مین کر لیجئے گا ان ہڈیون کی ملکیت کی دستاویز بہی آپ اوسی
صندوق مین پائینگے اب اور مین کیا لکھون دل مین تو بہت سی باتین اٹہین مگر

ان کے لکھنے سے کچھ فائدہ نہیں تھا آپ کو خوش رکھے لیکن عائشہ کا ذرا خیال
کر کے ملول نہ ہو جیئے گا اس خط کو جگت سنگھ پڑھکر رونے لگا اور تھوڑی دیر بعد
عائشہ کا خط لیے ہوئے پڑاؤ میں اوپر سے نیچے ادہر ادہر ٹہلنے لگا پھر جلدی
سے ایک پرزہ کاغذ کا لیکر مندرجہ ذیل سطریں لکھ دیں اور قاصد کے
حوالے کیا -

عائشہ تمہارے ہی دم سے دنیا بھر کی تکلیفوں کی مسرت ہے شاید خدا انکی
کی ہمدردی کے لئے دنیا کو رنج و مصیبت میں مبتلا کرے میں تمہاری بات میں کسی
کسی بات کا بھی جواب دینے کے قابل نہیں ہوں تمہارے خط نے مجھے بے
اختیار کر دیا بس اتنا ہی جان لو کہ میں تمہیں نہایت ہی پیاری بہن سمجھکر ہمیشہ یاد
رکھونگا قاصد نے خط لیا اور عائشہ کے پاس پہنچا گیا -

بیسواں باب

شمع سحر

جس وقت تلوتما عائشہ سے رخصت ہو کر اشمنی کے ساتھ چلی گئی اوس وقت
سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کہاں گئی - تلوتما بیچاری اشمنی اور ابھی رام سوا
کسیکی بھی خبر نہیں معلوم ہو سکتی تھی - صلح سر انجام پا چکی تو رندھیر سنگھ کی
پر حسرت انجام اور بد نصیبی کی حالت جو اسکے خاندان پر آ پڑی تھی اسپر
ترس کھا کر طرفین آمادہ ہو گئے کہ رندھیر سنگھ کی بیوی اور بیٹی کو تلاش کر کے
اونہیں گڑھ مندران کی حکومت پر معین کریں - اس بنا پر عثمان خان خواجہ
عیسی مان سنگھ اور لوگوں نے نہایت سرگرمی سے انہیں تلاش کیا مگر سوا
اس حال کے تلوتما اشمنی کے ساتھ عائشہ کے پاس سے آئی تھی کسیکو کچھ
پتہ نہ لگا آخر کار اپنی کوششوں میں ناکامیاب ہو کر مان سنگھ نے اپنے ایک
معتبر ہمراہی کو گڑھ مندران میں متعین کر کے اوسے سمجھا دیا کہ متوفی جاگیردار
کی بیوی اور بیٹی کو تلاش کرے اور پتہ لگ جائے تو قلعہ پر اونہیں مامور کرے

چلا آئے مین انعام مین کسی جگہہ کی حکومت عطا کرونگا اور جاگیر دونگا اس امر کو طے کرکے مان سنگ نے بیٹے کیطرف کوچ کرنیکی تیاری کی قتلو خان کی زبان سے مرتے وقت جو الفاظ نکلے تھے اون سے جگت سنگ کے خیالات کچھ بدلے نہین اسبات کو کوئی نہین جانتا اصل حقیقت یہ ہے کہ جگت سنگ نے ان عورتون کی تلاش مین نہ آدمیون کی کوتاہی بھیجنے کی کی اور نہ روپیہ کے خرچ کرنے مین مگر یہ بات کہ اسکی کوششین فقط گذشتہ باتون کے یاد آنے سے یعنی انہین بھون کو نہین جنھون نے مان سنگ اور اور لوگون پہ اثر کیا تھا یا اگلی محبت کے ازسر نو زندہ ہو جانیکی وجہ سے تہین اسے کوئی نہین جان سکتا خیر جو سبب ہو اسکی کوششین بیفائدہ ہوئین مان سنگ کی فوج نے خیمے ڈیرے اوکھاڑنا شروع کئے دوسرے ہی دن کوچ کرنیکو تھی. جو خط جگت سنگ کو گھوڑے کی لگام مین بندہا ہوا ملا تہا اسکے پڑہنے کا وقت کوچ سے ایکدن پہلے آگیا. کنور جی نے شوق لیا تہہ اوسے کہولکر مندرجہ ذیل سطرین پڑہنا شروع کین اگر صدق دل سے تم گناہون سے ڈرتے ہو اور اگر تمہین برہمن کی بددعا کا خوف ہے تو مہربانی کرکے جیسے ہی اس خط کے مضمون کو پڑہو فوراً یہان تنہا چلے آؤ۔

راقم ایک برہمن

کنور جی حیرت مین پڑگئے پہلے اونہون نے دل مین کہا یہ کسی دشمن کا فریب ہے کیا جانا چاہئے ؟ دوبارہ اونہون نے غور کیا کہ خط خاص دیو ناگری کے حرفون مین لکھا ہوا ہے اور اوسمین ایسے آثار پائے جاتے ہین کہ اسکا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے کہ یہ خط کسی برہمن کے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے ایک راجپوت کے دل مین برہمن کی بددعا کا ڈر سب ڈرون سے بڑہا ہوا ہوتا ہے اس بنا پر کنور جی نے وہان جانے ہی کی ٹھان لی اونہون نے اپنے ہمراہیون سے کہدیا میرا انتظار نہ کرنا مین کوچ کرنے

سے پہلے تمھین نہ ملون۔
تم آگے نکل جاؤ تو کچھ مضائقہ نہین۔ مین بردوان یا راج محل مین تم سے مل جاؤنگا اسطرح سمجھا کر کنور جی شیشم کے درخت کیطرف تنہا روانہ ہوئے اور مسمار شدہ عمارت کے پھاٹک پر پہنچکر پیشتر کیطرح اپنا گھوڑا شیشم کے درخت مین باندہ دیا اور چارون طرف دیکھا مگر کسیکو نپایا تب وہ اس کھنڈر مین روانہ ہوئے وہان ایک جانب وہی قبر تھی اور ایک جانب وہی چتا۔ چتا کی لکڑی پہ ایک برہمن جو کہ اپنا سر لٹکائے ہوئے تھا اور رو رہا تھا۔ کنور جی نے پوچھا مہاراج کیا آپ ہی نے مجھے یہان بلایا ہے۔
برہمن نے اپنا سر اوٹھایا کنور جی نے دیکھا تو وہی رام سوامی تھے تعجب! حیرت! خوشی نے یک بیک کنور جی کے دلپر قبضہ کرنیکی کوشش کی۔ عاجزی سے برہمن کو سلام کیا اور نہایت ہی شوق سے کہا مہاراج آپ سے کیا عرض کرون کہ آپکی ملاقات کیواسطے مینے کسقدر کوششین کین۔ مہاراج فرمائیے آپ یہان کیون ہین اسی رام سوامی نے اپنی آنکھین پوچھین اور کہا۔ بالفعل مین یہین رہتا ہون۔ آپ نے میری ملاقات کی کیون خواہش کی اور مہاراج آپ رو کیون رہے تھے [illegible] رام سوامی تم کو بلانے کا بھی وہی سبب ہے جو اس رونے کا سبب ہے تمکو تما البتہ [illegible] پرہے وہ جنگجو آدمی آہستگی اور حلم و سہولت کیسا تھ زمین پر بیٹھ گیا اور یہ عالم ہوا کہ
دل مین اک درد اوٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانے کیا یاد آیا
وہ شوالہ مین پہلے پہل چار آنکھین ہونا۔ وہ سیلشوار جی کے سامنے کا عہد و پیمان۔ وہ کمرہ مین پہلی ملاقات کیوقت جانبین سے سچے عشق کے آنسوؤن کا نکلنا وہ اس تیرہ و تار رات کی سرگذشت وہ عشق کے عالم مین تلوتما کا چہرہ وہ مسلمانون کی قید مین رہنا اور مصیبتین اوٹھانا۔ وہ قید خانہ مین خود اپنی بیٹی

کی حالت اور سب کے بعد اس غربت مین تلوتا کی موت کا بہت نزدیک ہونا
ان سب باتون کی یاد نے بڑے زور شور کے طوفان کیطرح ہجوم کیا اور یہ سب
باتین اونکی پھر گئین۔ آنکھین بہل گئین تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھے رہے
ابھی رام سوامی نے آگے کہنا شروع کیا۔ جب ان مخلوقات کو قتل کرکے ہالا
ہے ... کا انتقام لیا [illegible] اونکو ... اور اوسی کو لیکر یہان بھاگ
کھڑا ہوا اور مسلمانون نے ... ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا پھرا
تلوتا کی بیماری اوس روز سے شروع ہوئی اسکے سبب تو آپ خود جانتے ہین
جگت سنگ کے دل پر گویا ایک تیر لگا ابھی رام سوامی پھر کہنے لگے اوسوقت سے
مینے اوسے بہت مقامات پر رکھا اور مختلف طریقے سے اوسکا علاج کیا ہے
بہت سی ایسی دوائین جانتا ہون جن سے لوگ ناواقف ہین مگر اس صدمہ
کے لئے طبیب کرسکتا ہے جو ایک ایسے صدمہ کی تکلیف کیا چاہتا ہے جسنے
دل مین خوب مضبوط جگہ پکڑ لی ہے۔ اس مقام کو تمنا پا کر ایک ہفتہ یا اسیقدر
زمانہ سے اسکے گوشہ مین ہم رہتے ہین آپ کو یہان نہ پایا تو مینے وہ خط آپ کے
گھوڑے کی لگام مین باندھ دیا مین ہمیشہ اسی فکر مین تہا کہ اگر مجھے تلوتا کے
علاج مین ناکامی ہو تو آخری وقت اسکی تسلی کے لئے آپکو ایک مرتبہ اور
اسکے پاس لے آؤن اسکی صحت کی کچھ امید تو تھی ہی نہین مین سمجھا کہ دو ...
مین اگر وہ اچھی ہوگی تو ضرور [illegible] اسی سبب سے مینے آپکو صلاح دی تھی
کہ ... کو دو روز بعد [illegible] اب حالت بہت نازک ہوگئی زندگی کی کچھ امید نہین
باقی ہے افسوس [illegible] رہی ہے۔
ابھی رام سوامی پھر رونے لگے کنور جگت سنگ نے بھی رونا شروع کیا سوامی
جی نے پھر کہنا شروع کیا کہ آپ تلوتا کے سامنے نہ چلئے مبادا اسکا نازک دل ایسی
بے انتہا خوشی کا متحمل نہ ہوسکے پیشتر مین یہ بات اوسکے ذہن نشین کرچکا ہون
مینے آپکو بلایا ہے اور ... آپ آئینگے اب جاؤنگا اور اوسے خبر کرونگا کہ آپ

کے گئے اسکے بعد آپ اس سے ملے گا۔
یہ کہکر ابہی رام سوامی نے کٹیر کے اندر جانے کیلئے قدم اوٹھایا تہوڑی دیر بعد
واپس آکے اور کہا آئیے۔
جوگی کیساتھ کنور جی نے اندر جاکر دیکھا کہ ایک کمرہ مین ایک چارپائی پڑی
ہوئی ہے جسپر تلوتما تہی مگر تاہم حسین تصویر پڑی ہے گذشتہ حسن وجمال
کی جھلک ابتک اسکے چہرہ پر نظر آتی ہے مانند اور دہندلی شعاعین ڈال رہی تہی جو ان تلملاتا
اپنے معشوق پر [illegible] ہوئی ہے بس بالکل جسطرح ایک نہایت خوبصورت
تارہ جو صبح صادق کو [illegible] کرنون کے عالم سے رونق دیتا ہے ہماری نگاہ سے چہپ
جاتا ہے [illegible] اسکے پہلو مین ایک بیوہ بیٹھی ہوئی آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ
اسکے بدن پر پہیر رہی ہے۔
اوسکے بدن پر لباس سفید تہا اور ایک سفید چہوٹی [illegible] بیکس بیوہ تہی کنور جی پہلی نگاہ مین
اسکو پہچان نہ سکے۔
اور کیونکر پہچانتے وہ تو اس پر دلکش جوانی سے اب ایک بڑہیا عورت تہی جب کنور جی
آئے اور تلوتما کی چارپائی کے پہلو مین کہڑے ہوئے اسوقت تلوتما کی آنکہین
بند تہین۔
ابہی رام سوامی نے پکار کر کہا تلوتما جگت سنگہ آئے ہین اوسنے آنکہین کہولدین
اور جگت سنگہ کیطرف دیکہا اسکی نگاہ کمزور اور غم آلود تہی طعن وتشنیع کی نشان بہی
نہین پائی جاتی تہی۔
کنور جی کیصورت دیکہتے ہی اسنے نگاہ نیچی کرلی رفتہ رفتہ اسکے رخساروں پر آنسو
اسطرح بہنے لگے کہ ان کا سلسلہ موقوف ہی نہوتا تہا کنور جی زیادہ ضبط نہ کرسکے
اور ساری شرمناکی اور رحم سخنی تشریف لیگئی اور خود اپنے تئین تلوتما کے پانوون پر
ڈالدیا اور اپنے آنسوون سے اسکے پہول کے ایسے پیرون کو بہگودیا۔

اکیسوان باب

خواب کے برعکس نتیجہ

بے باپ کی بیکس لڑکی بستر بیماری پر پڑی۔ ہے جگت سنگہ اسکے پہلو پر ہے دن اور رات گذر جاتے ہین پہر دن آتا ہے اور گذر جاتا ہے پہر رات ہوتی ہے راجپوت خاندان کا فخر تلوتما کے بچہونے پر ایک طرف بیٹہا ہے اور اسکی تیمار داری مین مصروف ہے برابر یاس نصیب اور تباہ حال بنا رہا ہے۔

جگت سنگہ اپنی نظر تلوتما کے چہرہ پر جمائے ہوئے بیٹہا دیکھ رہا ہے کہ آیا بیمار لڑکی اسکی طرف دیکھتی ہے اور آیا اسکا چہرہ پہر اسی اگلی خندہ تازگی سے دلفریبی کرتا ہے پڑاو کہان ہے فوج کدہر ہے اوسنے کوچ کیا اور پٹنہ مین ہے خود جگت سنگہ کے ہمراہی کہان ہین۔

وہ دریائے درکشوارہ کے کنارے اپنے مالک کی واپسی کا انتظار کر رہے ہین اون کا مالک کہان ہے وہ اپنے آنکہہ کے آنسوؤن سے اس نازک پہول کو جو دوپہر کے آفتاب کی تیز اور ظالم کرنون سے خشک ہوکر بالکل مرجھانے کے قریب پہنچ گیا تھا پہر تر و تازہ کر رہا ہے۔

وہ پہول تر و تازہ ہو گیا اس عالم مین فقط عشق ہی طبیب ہے اسکے سوا اور کون اچھا کر سکتا ہے۔

جسطرح نئے تیل کے بہم پہنچ جانے سے چراغ رفتہ رفتہ روشن ہوتا جاتا ہے اور جسطرح گرمیون کی دہوپ مین مرجہائی ہوئی بیل برسات کے تازگی بخش چھینٹون مین پہر تر و تازہ ہوکر کلیان اور پہول نکال لاتی ہے۔

اسیطرح جگت سنگہ کیساتہہ رہنے سے تلوتما کی روز بروز طبیعت بحال ہونے لگی۔

اسمین اتنی طاقت آگئی کہ چارپائی پر اوٹہکر بیٹہہ گئی۔ جس موقع پر بجالاسا منہ

نہ تھی اسنے کنورجی پر اپنا دل کا حال ظاہر کر دیا اور اکثر واقعات بیان کئے
اور کنور جی سے بہت سے حالات کے اپنی بہت سی بے اصل بدگمانیوں
کا اقرار کیا اور بہت سی غیر واقعی امیدوں کا تذکرہ کیا ۔
جو اسکے دل مین پیدا ہوئی تھین اور وہین تمام ہو گئی تھین اسنے بہت سے
اچھے اچھے خوابون کا حال بیان کیا جنھین وہ سوتے مین و نیز جاگتے مین
دیکھا کی تھی ۔
ایک دن کا اسنے یہ خواب بیان کیا جسکو اسنے بستر بیماری پر بیہوش
حواس پڑے ہونے کی حالت مین دیکھا تھا ۔
اسنے دیکھا کہ ایک پہاڑی ہے اور سبزہ پھیلا ہوا ہے وہان جگت سنگہ
کے ساتھ پھولون سے کھیل رہی ہے ۔
اسنے پھول جمع کرکے ڈھیر لگا دیئے اور ہار گوندہے اون مین سے ایک
خود پہنا اور دوسرا جگت سنگہ کے گلے مین ڈالدیا ۔
اتفاقاً کنورجی کی تلوار لگ جانے سے اون کا ہار ٹوٹ گیا تلوتما کہنے لگی اب
مین تمھین کبھی ہار نہ پہناؤنگی مین زنجیرون سے تمھارے پیر باندہ دونگی ۔
اسکے بعد اسنے پھولون کی زنجیرین بنائین اور پھولون کی بیڑیان جگت سنگہ
کے پیرون مین ڈالنے کے لئے بڑھی ۔
مگر کنورجی ذرا ہٹ گئے تلوتما ان کے پکڑنے کے لئے جھپٹی وہ ذرا اور آگے
بڑھ گئے تلوتما ان کے پیچھے دوڑی کنورجی نے جلدی پہاڑی پر سے اترنا
شروع کیا ۔
راہ مین ایک چھوٹی سی نالی تھی کنور جگت سنگہ کود گیا مگر تلوتما چونکہ
عورت تھی اسلئے کود کر پار نہ جاسکی ۔
اس امید مین کہ نالی جہان پتلی ہوگی وہان سے پار اتر جائیگی ۔ تلوتما نالی کے
کنارے کنارے پہاڑ کے نیچے اوترنے لگی اس نالی کا پتہ نہ ہو نا مگر تلوتما جو

آگے بڑہے گئی وہ وہ نالی اور چوڑی ہوتی گئی۔
رفتہ رفتہ وہ ایک نہر ہو گئی اور اسکے بعد ایک دریا ہو گئی کنور جگت سنگ اب نظر نہین آتے تہے۔
کرارے جو اونچے تہے اور ناہمواری کیوجہ سے مہیب معلوم ہوتے تہے اپر گذرنا بالکل غیر ممکن تہا۔
اسکے علاوہ تلوتما کے قریب سے کرارے پہٹ گئے اور بڑے زور کی آوازون سے نالی مین گر پڑے نیچے جو بہت زور زور سے بہنور پڑ رہا تہا اوسکی صورت دیکہکر ڈر معلوم ہوتا تہا۔
تلوتما نے قصد کیا کہ اس مقام سے بہاگ کر پہر پہاڑی پر چڑہ جائے مگر اودہر بہی جانیکے قابل راستہ نہ تہا تلوتما نے چلا چلا کر رونا شروع کیا۔
ناگہان قتلو خان کی مہیب صورت قبر سے نکلی اور اسکا راستہ روک کے کہڑی ہو گئی ویسے ہی پہولون کا ہار بڑے لوہے کی زنجیر ہو گیا پہولون کی زنجیرین اسکے پانون مین لپٹ گئین۔
تلوتما رک کر وہین کہڑی ہو گئی اور قتلو خان نے اوسکی گردن پکڑ لی اور سارا جسم گہما کر بیچ دہارا مین پہینکدیا۔
تلوتما کہنے لگی کنور جی۔ یہ کہتے وقت اوسکی آنکہون مین آنسو بہرے ہوئے تہے۔
کنور جی نے کہا یہ کوئی ایسا وقت خواب کا نہین ہے پہولون کی زنجیرین جنہین پہننے آپ کے واسطے بتائی تہین اونہون نے حقیقت مین لوہے کی زنجیرین بنکر میرے پانون مین پڑنے کا ثبوت دیدیا۔
جو پہولون کا ہار پہلے آپ کے گلے مین ڈالدیا تہا اسے آپ نے اپنی تلوار کا تلہ ڈالا۔
کنور جی ہنسے اور اپنی تلوار نکالکر تلوتما کے پیرون پر ڈالدی اور کہا تلوتما! مین

اپنی تلوار تمہین دیتا ہون مجھے پہر ایک مرتبہ بارمرحمت کرو اور ان ہی ہاتہون سے
مین تلوار کے دو ٹکڑے کر ڈالون گا۔
تلوتما کو خاموش دیکھکر کنورجی نے کہا تلوتما مین ہنستا ہون۔
تلوتما نے شرما کر سر جہکا لیا۔
ابہی رام سوامی دوسرے کمرے مین بیٹھے چراغ کے آگے ایک قلمی کتاب
پڑہ رہے تہے کنورجی ان کے پاس آئے اور نہایت ہی ادب سے کہا۔
مہاراج میری ایک عرض ہے تلوتما اتنے بڑے سفر سے مضمحل ہو گئی ہے
پھر اس سنسان مکان مین رکہنے اور کہین جانے سے روکنے کی کیا ضرورت
ہے؟
کل اگر منحوس دن نہو تو اسے گڈہ مندران لے چلئے اور اگر آپکو کچھ عار نہو
تو اپنی نواسی کی شادی خاندان امبر کے ایک شخص کیساتہ کر کے مجھے نہایت
مسرور و محظوظ کیجئے۔
ابہی رام سوامی کتاب چہوڑ کر چونک پڑے اور بڑی ہی مسرت کیساتہ کنورجی سے
لپٹ گئے اسکا بالکل ہوش نہ رہا کہ کنورجی سے بغلگیر ہوتے وقت اون کی
مقدس کتاب پاؤن کے نیچے آگئی۔
کنورجی جب ابہی رام سوامی کے پاس آئے تو بملا اور اشمنی بہی کچھ خیال کر کے
چپکے سے اونکے پیچھے چلی آئی تہین اور باہر سے سارا حال سن لیا تہا کنورجی نے
باہر آکر دیکھا کہ یک بیک بملا کا طور و طریق بالکل بدل گیا تہا وہ برابر ہنسے جاتی تہی
اور اشمنی کے بال نوچتی تہی اور جہتے بائین اوسے گہونسے لگاتی تہی اشمنی بس
مار کا برا نہ مان کر بملا سے ناچنا سیکہی تہی کنورجی نے یہ دیکھکر آنکہ چرائی۔

بائیسوان باب

انجام

پہول شگفتہ ہوتا ہے ابہی رام سوامی گڈہ مندران گئے اور اپنی بلور جگت سنگہ

ئی بڑی دہوم دہام سے شادی کی جگت سنگہ نے اپنے دوست احبابون
کو اس تقریب مین جہان آباد سے بلالیا تہا۔
تلوتما کے باپ کے دوست اور اقربا بہی آئے اور اس مبارک کام مین شریک
ہوکر محظوظ ہوئے۔
جگت سنگہ نے عایشہ کی خواہش کے بموجب اسے بہی اطلاع دی تہی وہ بہی
اپنے نوجوان بہائی اور قلعہ کے کچہ اور لوگون کے ساتہ آئی۔
عایشہ اگرچہ مسلمان عورت تہی مگر تلوتما اور جگت سنگہ کیساتہ اسے ایسا تعلق
خاطر تہی کہ وہ اور اوسکی سہیلیان بڑی تواضع اور تکریم کیساتہ قلعہ کی اندر والی محلسرا
مین اوتاری گئین۔
ناظرین خیال کرینگے کہ عایشہ جسکے دل پر غم والم کا بہت بڑا بوجہ تہا عام خوشی و
عشرت کے کام مین شریک نہو سکی ہوگی۔
مگر ایسا نہ تہا جسطرح کوئی روشن اور خوب کہلا ہوا پہول کسی نہر کے موتی ایسے
پاک وصاف پانی کی لہرون سے حرکت کرتا ہے اور برسات کی چاندنی مین
رات کو چمکتا ہے اسیطرح عایشہ نے اپنے مسرور دل سے سب کو خوش
کیا۔
عایشہ ہنسی خوشی سے جدہر چلتی تہی اودہر راہ مین اسکے خندہ نازکی شعاعین
پڑتی ہین۔ جب رسوم شادی انجام پاچکے تو چہوٹی چہوٹی بہت جلد گذرجانے
والی گہڑیان شروع ہوئین۔
عایشہ معہ اپنے ہمراہیون کے جانیکو تیار ہوئی اور ہنسکر بمالا سے رخصت
ہونے لگی۔
بمالا کو عایشہ کے دل کا کچہ حال تو معلوم تہا نہین مسکراکر کہنے لگی شہزادی صاحبہ
اب آپکی شادی کے مبارک کام مین آنا ہوگا۔
عایشہ بمالا کو چہوڑکر تلوتما کے پاس آئی اور اسے ایک خلوت کے کمرہ مین تنہا

لیگئی وہان پہنچکر تلوتما کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر کہا بہن اب مین جاتی ہون۔
عیش و عشرت اور عمر درازسے تم ہمیشہ خوش رہو بس میرے دل کی
یہی دعا ہے۔
تلوتما۔ مہربانی کرکے فرمائیے کہ اب کتنے دنون بعد تم سے ملاقات ہوگی۔
عائشہ۔ افسوس تم سے پہر ملنے کی امید مین کیونکر کرسکتی ہون۔
تلوتما غمگین ہوگئی اور دونون چپ ہوگئین۔
کچھہ دیر تامل کرکے عائشہ نے کہا ہم چاہے ملین یا نہ ملین مگر تم عائشہ کو کیا بہلا
دوگی۔
تلوتما نے ہنسکر جوابدیا۔ مین عائشہ کو بہلا دونگی تو کنورجی بہلا اس میری خطا
کو معاف کرینگے عائشہ نے سنجیدگی سے جوابدیا تمہارا جواب سنکر مین خوش ہوئی
مگر تم کنورجی کے سامنے میرا ذکر نہ کرنا۔
اثبات کا مجبنے اقرار کرو عائشہ سمجی کہ میری تمام خوشیان جو جگت سنگ کے
ہاتھ سے خاک مین ملائی گئی ہین اونکی وجہ سے کنورجی کو سخت صدمہ
پہنچا ہے۔
اگر میرا ذکر اون کے سامنے کیا جائیگا تو اون کا غم تازہ ہوگا۔ غرض تلوتما
نے اثبات کا اقرار کیا۔
عائشہ پہر کہنے لگی مگر مجہے بہولنا نہین اپنی نشانی کے طور پر مین تمہین جو چیزین
دون از راہ عنایت اون کے لینے سے انکار نہ کرنا۔
یہ کہکر عائشہ نے اپنی خادمہ کو پکارا اور اون چیزون کے لانیکا حکم دیا خادمہ
ہاتھی دانت کا ایک صندوقچہ لائی۔
اس صندوقچہ مین جواہرات تھے۔ عائشہ نے اپنی خادمہ کو ہٹا دیا اور خود
اپنے ہاتھون سے تلوتما کو وہ جواہرات پہنانے لگی۔
تلوتما اگرچہ ایک دولتمند زمیندار کی لڑکی تہی مگر اکثر زیورون کی عجیب وغریب

صناعی دیکھکر حیرت مین آگئی۔
علیٰ ہذالقیاس اور رنگون کے زیورونکی چمک اور آب وتاب پر بہی حیرت ہوئی۔
جوزیور عایشہ کے باپ نے خاص اوسے پہننے کے لئے عطا کئے تہے اونہین زیورون کے بے بہا جواہرات سے عایشہ نے تلوتما کے واسطے زیور بنوایا تہا۔
تلوتما نے ان جواہرات پر اپنی حیرت ظاہر کی۔
عایشہ بولی بہن ان جواہرات پر حیرت ظاہر نہ کرو وہ نگینہ جس سے تم نے اپنے سینہ کو آراستہ کیا ہے۔
اسکے آگے ان کی کیا اصل و حقیقت ہے اس مقام پر عایشہ بڑی مشکلون سے اپنے آنسو روک سکی۔
تلوتما کو یہ سب زیور پہنا کے عایشہ نے اوسکے دونون ہاتہ پکڑ لئے اور اوسکا منہ دیکھنے لگی۔
اور اپنے دل مین کہا مین سمجھتی ہون کہ میرا عشق بس ہمیشہ اسیطرح رہیگا اس شگفتہ پیارے چہرہ کے قبضہ مین رہے۔ اور اس مین خوش ہو۔
خدا کی یہی مرضی تہی تو اب اوسکی درگاہ مین میری یہی دعا ہے کہ کنورجی اس لڑکی کے ساتہ ہمیشہ خوش وخرم رہین۔
اسکے بعد عایشہ نے کہا تلوتما اب رخصت تمہارے شوہر کسی کام مین پہنسے ہونگے۔
اب کچہ ضرورت نہین ہے کہ مین اون سے رخصت ہونے جاؤن اور اسمین بہی کچہ دیر لگاؤن۔
خدا تمہاری عمر دراز کرے ان جواہرات کو پہنو اور میرے .... اپنے سب سے عمدہ اور بہتر نگینہ سے اپنے دل کو آراستہ کرلو۔

اپنا سب سے عمدہ اور بہتر نگینہ کہتے وقت عالیشہ کی بالکل زبان رک گئی۔
تلوتما نے دیکھا کہ آنسوؤن کے بار سے عالیشہ کے پپوٹے کانپ رہے ہین
ہمدردی مین اسکا دل بھر آیا۔
اور کہنے لگی کیون تم روتی کیون ہو۔ ناگہان یہ معلوم ہوا کہ سیلاب کا دروازہ
کھل گیا۔
بغیر اسکے کہ وہان ایک لحظہ اور ٹھہرے عالیشہ عجلت کیساتھ کمرہ سے نکلی اور
فنس مین سوار ہو کر جب گھر پہنچی تو بالکل رات تھی اسنے اپنے کپڑے
بدلے اور اپنے کمرہ کی کھڑکی کے پاس آکے کھڑی ہوئی جدہر سے ہوا
سرد کے جھونکے آ رہے تھے۔
آسمان اون کپڑون سے بھی زیادہ نیلگون تھا جو اسنے ابھی بدلے تھے
اور اس نیلگونی مین بیشمار جگمگاتے ہوئے تارے جڑے تھے۔
درختون کے پتے چونکہ ہوا کے جھونکون سے ہلتے تھے اسلئے اندھیرے
مین ان سے ایک صدا نکلتی تھی۔
قلعہ کی چوٹی پہ الّو بلند اور نیچی آواز سے بول رہا تھا شہر پناہ کے اسطرف جڑکے
پاس ہی اور قلعہ کی اس دیوار کی نیو کے پاس جو عالیشہ کے کمرہ کے نیچے
واقع تھی کھائی تھی۔
اور اسمین پانی بھرا ہوا تھا جو نہایت ہی سکوت اور سکون کیساتھ آسمان کے
عکس کو اپنے اوپر ٹھہرائے ہوئے تھا۔
عالیشہ دیر تک کھڑکی مین بیٹھی غور کیا کی آخر اوسنے اپنی اونگلی سے ایک
انگوٹھی اوتاری۔
جس نگینہ سے اوس انگوٹھی کی زیب و زینت تھی وہ ہیرا تھا عالیشہ نے اپنے
دل مین کہا اس نگینہ کو چوس کر مین ہمیشہ کیلئے اپنی پیاس بجھا سکتی ہون۔
پھر کہا خدا نے مجھے دنیا مین اس کام کے لئے بھیجا ہے اگر مین اس بار

کے اوٹہا سکنے کے قابل نہ تہی تو عورت کیون پیدا کی گئی ۔
یہ خیال کرکے انگوٹہی پہر پہن لی ۔ اور کچہہ خیال کرکے پہر انگوٹہی اوتاری
اتلمدیل مین کہا ۔
اس امتحان مین ثابت قدم رہنا ایک عورت کے امکان سے باہر ہے
مین اسے پہینکے دیتی ہوان ۔
اتنا کہکر اوسنے انگوٹہی کو کہائی مین پہینکدیا فقط

تمت

جنوری سنہ ۱۹۱۳ع

خاص رعایت

ہمارے دوست ... جنہین ایک ایسی فہرست ناولون و نیز ان قصون کی
[illegible] جسمین [illegible] لکھنؤ و بنارس کے ناول [illegible] ہوتے ہین شائع ہوئی ہے
[illegible] دیکھے گا [illegible]
[illegible] معلوم ہو جائیگا کہ ہم سے سستی کتابین کوئی اس
[illegible] کتب بینی کا شوق ہو تو آپ ہمارے یہان سے
[illegible]

[illegible] نظیرآباد لکھنؤ

[illegible]

جب [illegible] ترکیب [illegible] پس آئی
[illegible] ناخن سے [illegible] دانتون مین
[illegible] مسوڑھون کا گوشت ہوتا ہے
اور [illegible] مسوڑھون کی [illegible] گندہ ذہنی کا نام و
نشان [illegible] سے دانت سیاہ
ہوتے [illegible] کے جھیلنا اور [illegible]
[illegible]
دہ فائدہ [illegible]
[illegible]
[illegible] مسوڑھون کے
[illegible] دانت کی جڑون سے
[illegible] استعمال سے [illegible]
[illegible] قیمت [illegible] ٹکٹ [illegible]

پتہ [illegible] نظیرآباد لکھنؤ